اپنے اور پرائے کی تمیز کہاں؟

جلد ۵ نمبر ۴

دشمن ہے نشہ آبرو و جان و مال کا
بس اس بلا کو چھوڑ چھڑا کر رہیں گے ہم

رسالہ ترک مسکرات

ماہ اسفندار ۱۳۵۰ف

نرخنامہ اشتہارات

رسالہ ترک مسکرات ہر ماہ فصلی کے وسط میں ملک سرکار عالی کے چار مروجہ زبانوں میں (یعنی اردو، تلنگی، مرہٹی اور کنڑی) شایع کیا جاتا ہے۔ تعداد اشاعت (۳۰۰۰) ہے

چار زبانوں میں ایک دفعہ کیلئے

	روپیہ	آنہ	پائی
ٹائٹل کے آخری صفحہ پر پورا صفحہ	۱۵	۰	۰
" " آدھا صفحہ	۸	۰	۰
" " پاؤ صفحہ	۴	۸	۰
اندرونی صفحات پر پورا صفحہ	۱۲	۰	۰
" " " آدھا صفحہ	۶	۰	۰
" " " پاؤ صفحہ	۳	۸	۰

کسی ایک زبان میں ایک دفعہ کیلئے

	روپیہ	آنہ	پائی
ٹائٹل کے آخری صفحہ پر پورا صفحہ	۸	۰	۰
" " آدھا صفحہ	۴	۸	۰
" " پاؤ صفحہ	۲	۸	۰
اندرونی صفحات پر پورا صفحہ	۶	۰	۰
" " آدھا صفحہ	۳	۸	۰
" " پاؤ صفحہ	۲	۰	۰

نوٹ۔ پاؤ صفحہ سے کم حصہ پر اشتہار قبول نہیں کیا جائے گا

معتمد انجمن ترک مسکرات

عورتوں کے لئے ایک مکمل دوا اور ٹانک

(نِساکا)

عورتیں کنواری ہوں یا شادی شدہ، اولاد والی ہوں یا اس سے محروم ۔ بیمار ہوں یا تندرست ۔ عام حالت میں ہوں یا زچہ ہر موسم ہر مزاج ہر عمر میں عہد جدید کی یہ مکمل اور خالص دیسی دوا ان کیلئے فائدہ بخش ہے ۔ ماہواری ایام درد سے آتے ہوں یا رک رک کر بند ہوں زچگی کے بعد کوئی تکلیف ہو ۔ پیٹ بڑھ رہا ہو کمر میں درد رہتا ہو دورے اور غشی کی تکلیف ہو ۔ لکوریا کی شکایت ہو ۔ اولاد نہ ہوتی ہو یا پیدا ہو کر جلد مر جاتی ہو ۔ کمزوری لاغری چکر جسم کی زردی خون کی کمی بے رونقی عام صحت کی خرابی پیدا ہو گئی ہو تو

ان تمام حالات میں نساکا ایک مکمل علاج ثابت ہو چکا ہے

اسے صحت اور مرض ہر حالت میں پانچ سال سے ہزاروں امیر و غریب خواتین استعمال کر چکی ہیں بچوں کو دودھ پلانے کے زمانہ میں استعمال سے دودھ زیادہ پیدا ہوتا ہے ۔ بڑے بڑے معالج بیماروں کو اسی کے مشورے دیتے ہیں

ترکیب استعمال } صبح کو ناشتہ سے پہلے یا بعد اور رات کو سوتے وقت یا شام کو ایک ایک گولی آدھ پاؤ یا پاؤ سیر دودھ سے کھلائی جائے ۔ دودھ خواہ کسی قسم کا ہو تا استعمال دوا کھٹائی، انڈا مچھلی اور دیر ہضم چیزوں سے پرہیز کیا جائے قیمت پورا بکس (۹۰) گولی کا سات روپیہ آٹھ آنہ ۔ نمونہ کا بکس (۳۰) گولی کا دو روپیہ آٹھ آنہ خرچ پارسل پانچ آنہ

(صدر مخزن مساکا نساکا)

ملکی شفاخانہ یونانی ۔ قمر بلڈنگ ۔ نظام شاہی روڈ حیدرآباد دکن

(بڑے کیمسٹ بھی فروخت کرتے ہیں)

آرڈر کے وقت اس رسالہ کا حوالہ دینا بہت ضروری ہے

صدر نشین

عالیجناب نواب مرزا یار جنگ بہادر صدر نشین جوڈیشل کمیٹی

نائب صدر

عالیجناب دیوان بہادر ایس آر مدوانیگار ایم بی ای اڈوکیٹ

ارکان

جناب راجہ بہادر وینکٹ رام ریڈی صاحب او بی ای — جناب ریورنڈ ایف ۔ سی ۔ سیاکٹ
جناب سی ۔ سی ۔ یال صاحب او' بی' ای — جناب راجہ بہادر جسٹس بشیشور ناتھ
جناب نواب یٰسین جنگ بہادر — جناب نواب مہدی نواز جنگ بہادر
جناب مولوی سید محمد حسین صاحب جعفری

فہرست مضامین

رسالہ ترک مسکرات

سنہری باتیں

عورت سے خانہ آبادی ہوتی ہے۔ نشہ خانہ بربادی کا باعث ہوتی ہے
(رائٹ آنریبل سر جان سائمن)

اگر ہمارے ملک کو دائمی خوشحالی کی ضرورت ہے تو الکحل کی گندی بنیاد کو صاف کرنا چاہیئے۔

(لائڈ جارج)

نشہ بازی کی عادت قوم کی کلاہ میں ایک نہایت نجس پر ہے

(ڈی یم ٹریلے لبال ڈی بی یل جے پی)

الکحل اخلاقی طاقت کو بگاڑ دیتی ہے

(مسٹر جیمس کرسٹن براؤن - لندن)

الکحل خواہ کتنی ہی مقدار میں صرف کیجاوے۔ عقل کو کند اور انسان کو اپنے آپ سے باہر کر دیتی ہے۔ (ڈاکٹر ہیون اہیرین - امریکہ)

اہل دکن سے ایک التجا

قوموں کی بقاء و فنا کا مسئلہ توپوں گولوں اور ہوائی جہازوں کی بربادکن قوتوں سے حل نہ ہوگا۔ اس کا انحصار اون کی روحانی و اخلاقی قوتوں کے ذخیرہ پر ہے۔ جو قومیں اخلاقی حیثیت سے گر گئیں اون کا ابھرنا دشوار ہے۔ اور جو قومیں اپنی اخلاقی و روحانی قوت بڑھانے میں کوشاں ہیں اون کا گرانا دشوار ہے دنیا میں جو کشمکش بنی نوع انسان میں اس وقت جاری ہے اوس کا آخری فیصلہ انہیں اصولوں کے تحت ہوگا۔ اس مسئلہ پر دنیا کے تمام مذاہب و مدبرین متفق الآراء ہیں کہ جب شراب و نشہ کا اثر انسان پر غالب ہوتا ہے تو وہ درجہ انسانیت سے گر جاتا ہے۔ اور جب کبھی کسی قوم میں اس کی شدت ہوتی ہے تو اوس کے اخلاقی و مالی نقصان کا پیمانہ اس قدر بھر جاتا ہے۔ کہ قومی مقابلہ کے میدان میں اوس کا قدم جمنا دشوار ہے۔ تاریخ اس کی شاہد ہے۔ حیدرآباد دکن کی کتنی ہستیاں ہیں جو شراب سیندھی نوشی کی بلا میں گرفتار ہیں۔ غرباء کے کتنے گھرانے ہیں جن کے گھر میں اکثر چولہا اس لئے نہیں جلتا کہ اون کی قلیل آمدنی کا بڑا حصہ یہی بلا ہضم کر جاتی ہے۔ غرباء بچوں کی کتنی کلیاں ہیں۔ جن کو اسی شراب و سیندھی کی باد سموم قبل کھلنے کے مرجھا دیتی ہے۔

انجمن ترک مسکرات جس کی بناء ہمارے بادشاہ کا فرمان مبارک ہے۔ اسی قسم کی خرابیوں کا سد باب کرنے میں کوشاں ہے لہذا اہل دکن سے ہماری التجا ہے کہ وہ اس کی ہر طرح مدد کریں۔ اس کی مدد کرنا اہل ملک کی مدد کرنا ہے۔ جو حضرات اس اشتہار کو پڑھیں اون سے ہماری استدعا ہے کہ انجمن ترک مسکرات کی رکنیت کو منظور فرماویں۔ جس کا سالانہ چندہ صرف عہ ہے یا اوس کا ماہوار رسالہ خرید کر اپنے محلہ کے غرباء میں تقسیم کریں جس کا سالانہ چندہ صرف عاہر ہے۔ یا ٹمپرنس ہال کی تعمیر میں ہماری مدد کریں۔

ٹمپرنس ہال وہ عمارتیں ہیں جو محلہ محلہ بنائی جا رہی ہیں اور جہاں غرباء بجائے سیندھی خانہ یا شراب خانہ جانے کے آرام و آسائش سے اپنی فرصت کا وقت گزار سکتے ہیں اور ایک اجتماعی حیثیت سے زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ دو ٹمپرنس ہال ایک دبیرپورہ میں دوسرا املاپلی میں تعمیر ہو چکے ہیں۔ تیسرا خیریت آباد میں تعمیر ہونے والا ہے۔ اللہ تعالے اس کار خیر کی جزا آپ کو دے گا۔ فقط

مرزا یار جنگ

صدر نشین صدر انجمن ترک مسکرات

نشہ بازی کا بُرا نتیجہ

از مولوی سید فصیح الدین صاحب حیدرآبادی

ایک شخص کو سیندھی و شراب پینے کا بڑا شوق تھا۔ اور وہ اپنی تمام کمائی اس کام میں صرف کرتا تھا۔ اُس کا باپ بہت دولتمند تھا جب وہ مرگیا۔ تو اسکی ساری دولت اسکے ہاتھ لگی۔ اور وہ پہلے سے زیادہ سیندھی شراب پینے لگا۔ ایک زمانہ تک وہ اس پیسے سے خوب پیتا تھا جب اس کے والد کی تمام دولت سیندھی و شراب کے پینے میں صرف ہوگئی تو اس شخص نے اپنے مکان کو فروخت کر ڈالا اور اس پیسے سے چند دن اور اسی طرح پیتا گیا جب تمام دولت خرچ ہوگئی اور اب پینے کے لئے ایک پیسہ جیب میں باقی نہ رہا تو ایک دولتمند آدمی کے پاس نوکر ہوگیا۔ اور وہاں سے جو ماہوار ملتی تھی اسکو بھی اسی طرح صرف کرنا شروع کیا جب مالک مکان نے جناب کا یہ حال دیکھا تو انکو گھر سے نکال دیا۔ اب تو نوکری بھی جاتی رہی۔ اور اب انکو کوئی دوسرا ملازم نہیں رکھتا کیونکہ ان کے تمام اطوار سب شہر میں مشہور تھے تب جناب نے بازار میں کھڑے ہوکر آنے جانے والوں سے بھیک مانگنا شروع کردیا۔ اس طرح دن تمام بھیک مانگتے اور رات کو کمپونڈ جاکر سیندھی پیتے۔ جب لوگوں کو معلوم ہوا کہ یہ بھیک مانگ کر یہ تمام پیسے سیندھی شراب میں برباد کردیتے ہیں۔ تو ان لوگوں نے پیسے دینے بند کر دئے۔ تب جناب نے ایک دولتمند کے مکان میں ڈاکہ مارا اور رات میں خوب سیندھی پی لی صبح ہوتے ہی وہ بازار آیا اور چاہا کہ۔ زیورات فروخت کرے۔ پولیس نے گرفتار کرلیا۔ اور عدالت میں چالان کیا مجسٹریٹ نے ملزم کو سزائے قید دی۔ بارہ سال جیل میں رہنے کی وجہ جب وہ وہاں سے چھٹے تب کہا کہ حقیقت میں نشہ بازی کا نتیجہ برا ہوتا ہے۔

افیون

از ماسٹر میرزا محمد عسکری کاظمی المتخلص بہ رشید احمد آبادی

افیون ایک قسم کا کالا گوند ہے جو خشخاش کے پھل پر نکلتا ہے۔ اور جم کر سوکھ جاتا ہے۔ یہ ایک ایسا مشہور نشہ ہے جسکو عام طور پر ہزاروں اشخاص استعمال کرتے ہیں۔ حکومتِ ہند اس کی کاشت سرکاری طور پر مالوہ اور بہار اڑیسہ میں اپنے زیر انتظام کراتی ہے۔ کوئی شخص اس کو بغیر سرکاری صداقت نامہ کے کاشت نہیں کرسکتا نہ اس کی بغیر اجازت نامہ کے خرید فروخت کرسکتا ہے۔ اس کی زیادہ مقدار کی خرید سرکاری اجازت کی محتاج ہے۔ ورنہ خاطی کو ہر صورت میں محکمۂ آبکاری کے قانون کے مطابق جرم کی نوعیت کے لحاظ سے سزائے قید یا جرمانہ کیا جاتا ہے۔ افیون سے حکومت ہند کو کروڑوں روپیہ کی سالانہ آمدنی ہوتی ہے۔

شوقین اشخاص اس کو نیند اور اعضا کی توانائی کے واسطے استعمال کرتے ہیں۔ اور اسی لئے (Marfia) جو افیون کا ست ہوتا ہے اس کا (Injection) بھی لیا جاتا ہے۔ بعض نشہ باز افیون کو روئی میں رکھ کر چلم میں رکھتے ہیں اور حقہ کی طرح بھی پیتے ہیں

افیون کو چھان لیتے ہیں اور بانس کی نلکی میں ایک دوات نما چیز لگا دی جاتی ہے۔ اور افیون کا گاڑھا قوام تیار کرلیا جاتا ہے۔ اور اس کی گولی لوہے کی تیلی کے ذریعہ سے دوات نما چلم پر رکھی جاتی ہے نزدیک ہی ایک لیمپ رہتا ہے جس میں عموماً ارنڈی کا تیل جلایا جاتا ہے یا شمع کے نزدیک شعاع سے افیون کو جلاتے ہیں اور لیٹ کر یا بیٹھ کر نلکی کے ذریعہ افیون کا دھنواں پیتے ہیں۔

اکثر شہروں میں نشہ بازوں کے لئے ایسی نشہ گاہیں موجود ہیں جہاں صبح سے شام تک اسی کا دور چلا کرتا ہے۔ اور ایک دوسرے کے اشتراک عمل سے یہ منحوس عادت پوری کی جاتی ہے۔ اس عادتِ بد کو مدک یا بمبوجی کہتے ہیں۔

افیونیوں کا طبقہ علٰحدہ ہے۔ جہاں خوبصورت چینی یا کسی قیمتی کٹوریوں میں افیون گھولی جاتی ہے اس کے بعد روئی کے پھایہ کو تر کرکے آہستہ آہستہ اپنی زبان پر نچوڑتے ہیں اس کا قطرہ قطرہ کرکے چاٹا جاتا ہے۔ اس کی کڑواہٹ ہی افیونیوں کیلئے حلاوت ہے۔ کٹوری خالی ہونے کے بعد بھی اسکے رسیا کٹوری کو انگلیاں ڈال ڈال کر چاٹ جاتے ہیں۔ روئی کے پھائے کو بھی چوستے رہتے ہیں۔ اس

تلخی کے بعد مٹھائیوں اور دیگر شیریں اشیار کا استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ لوگ مختلف قسم کے حلوے۔ مربے مصری۔ شہد وغیرہ کھاتے ہیں اور گنا تو ہاتھی کی طرح ان کا من بھاتا چارہ ہے۔ ایسی کڑواہٹ کے بعد یہ جس قدر زیادہ میٹھی چیزوں کا استعمال کریں کم ہے۔ اس کے بعد نشہ کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ دماغ معطل ہو جاتا ہے۔ طرح طرح کی مضحک حرکتیں کرتے ہیں۔ اس وقت ان کا دماغ چوتھے آسمان پر پہنچ جاتا ہے۔ زمین اور آسمان کے قلابے ملاتے ہیں۔ ہر افیونی خود مختار اور بے تاج کا بادشاہ نظر آتا ہے۔ افیونیوں کے واقعات اور دلچسپ لطیفوں سے دنیا کی کتابیں بھری ہوئی ہیں۔ ان تمام کتابوں کے مطالعہ سے آپ یہی رائے قائم کرینگے کہ افیون کے استعمال سے انسانی عقل و سمجھ رفو چکر ہو جاتی ہے اب جب انسان کی امتیازی شئے عقل ٹھکانے نہ رہی تو اس کو پاگل خانے کے سوا اور کہاں رکھا جا سکتا ہے۔ مختصر یہ کہ یہ لوگ نقصان مایہ شماتت ہمسایہ ہوتے ہیں۔ جس وقت ان کی یہ منحوس عادت بڑھ جاتی ہے تو یہ از حد لاغر اور کمزور ہو کر لیلیٰ سیاہ افیون جس کا نام انہوں نے چینی بیگم رکھا ہے اور اسی کالی ناگن کے عشق میں مستانہ وار مجنوں کی طرح زندگی بسر کرتے ہیں اس کی عادت سے انکا خون زہریلا ہو جاتا ہے اور ان کی جھوٹی استعمال شدہ چیزیں یا اشیائے خورونوش وغیرہ صحت مند اشخاص کی تندرستی کے لئے مہلک اور مضر ہیں۔ ان کا تنفس تک ناقابل برداشت اور نقصان رساں ہوتا ہے۔ یہ لوگ دائم المرض رہتے ہیں۔ اور ان میں سے زیادہ تر صاحب اولاد نہیں ہوتے۔ اگر کوئی اولاد ہوئی تو بہت کم عرصہ زندہ رہتی ہے۔ یہ کتنے عبرت کی بات ہے کہ خدا نے انکو زبان دی ہے۔ مگر ان کی اس عادت بد کی وجہ سے یہ دنیا کے قسم قسم کے چیزوں سے باوجود زبان ہونے ہوئے بھی حقیقی ذائقہ سے محروم رہتے ہیں انواع واقسام کے رنگ کے خوش نما پھولوں کی علاوہ علیحدہ بھینی بھینی خوشبو جو مشام جان کو معطر کر کے ہمارے دماغ کو فرحت دیتی ہے۔ ان کے لئے وہ بدبودار ہے۔ جیسے حبشی کے لئے آئینہ۔ افیون تو کیا دنیا کی ہر نشیلی شئے رنگ ذائقہ اور بو میں از حد خراب ہوتی ہے۔

اس پر خرابی یہ کہ جس طرح اس کی ظاہری حالت خراب نظر آتی ہے اسی طرح استعمال کرنے کے بعد خاصیت بھی از حد بری ہوتی ہے۔ اگر ارذل المخلوقات جن کو ہم حیوان مطلق کہتے ہیں۔ اس کو ان کے سامنے ڈالا جائے تو اس کو کوئی سونگھے گا بھی نہیں۔ نباتات بھی ان کو قبول نہیں کرتے۔ اب بھلا غور فرمائیے کہ وہ چیز جو مشاہدہ ذائقے اور مزے و رنگ و بو اور خاصیت میں بھی خراب ہو۔ جو صحت دولت اور عزت برباد کرے اس کو انسان اشرف المخلوقات ہو کر کھائے اور ایسی معمولی بے کار بدبودار کڑوے گوند افیون کا غلام ہو جائے۔ یہ از حد تعجب کی بات ہے یا نہیں؟

مداری اور سرکس کے لوگ اپنا پیٹ پالنے کے لئے بے زبان بندروں، شیروں، بکروں ریچھوں، ہاتھیوں اور دیگر پرندوں جانوروں کو سدھانے کے لئے ان کی غذا میں بتدریج نشیلی اشیاء کی آمیزش کر دیتے ہیں۔ جس کی عادت سے وہ مجبور ہو کر سدھ جاتے ہیں۔ اور وقت پر افیون یا جس نشہ کے وہ عادی ہوگئے ہوں اگر اُن کو نہ دیا جائے یا اشیاء نشہ کی مقدار زیادہ ہو جائے تو دوسروں کے لئے وبال جان ہو جاتے ہیں اور تڑپ تڑپ کر مر جاتے ہیں۔ یہ بہت برا طریقہ ہے ریلوے اسٹیشنوں یا دوسری قیام گاہوں پر اکثر بدمعاش اشیاء خورونوش میں یا تمباکو سگریٹ وغیرہ میں دھتورہ، بھنگ، سنکھیا یا افیون کی آمیزش کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے لاعلم خریدار استعمال کرتے ہیں اور بے ہوش ہو جاتے ہیں اور رات کو موقع پا کر چور اور دھوکہ باز ان کا تمام سامان اڑا لاتے ہیں۔ بعض مسافرین لاعلمی کی وجہ سے بیہوش ہو کر اکثر ہمیشہ کی نیند سو جاتے ہیں۔ اس لئے ہر شخص ریلوے اسٹیشنوں کے مصدقہ بیوپاریوں یا بلدیہ کے مستند سوداگروں سے ہر چیز خریدیں اور کھانے پینے کی ہر چیز کو غور کر کے اطمینان کر لیا کریں اس کے بعد استعمال میں لاویں۔

شاید ناظرین کو یاد ہوگا کہ اب سے آٹھ سال بیشتر شہر حیدرآباد میں ملک اٹلی کا ایک شعبدہ باز پروفیسر (Bazono) نامی مع اپنے ایک کمسن لڑکے اور اہلیہ کے آیا تھا۔ جو اس وقت نظامیہ ہوٹل میں مقیم تھا۔ یہ شخص ترپ بازار میں قدیم بھارت سینما اور بہلی کمان کے اندر سینما اور عابد شاپ کے نزدیک اکسلسیر سینما میں شعبدہ بازی کیا کرتا تھا۔ مگر اس میں ایک خاص خصوصیت یہ تھی کہ وہ اور اس کا خاندان زندہ زہریلے سانپوں کے کھانے کا عادی تھا۔ اس کا سینما میں روزانہ مظاہرہ ہوا کرتا تھا۔ وہ سینما کے اندر تماشائیوں کی ایک کثیر تعداد کے روبرو زہریلے سانپ کو ہاتھ سے پکڑتا اور دم کی طرف سے گنے کی طرح اس کو چھیل کر کھا جاتا تھا۔ اس کے بعد وہ سانپ کی آنتیں دکھلا دکھلا کر حلق میں ڈال لیا کرتا تھا۔ پھر یہ مرا ہوا سانپ عوام کے مشاہدہ کے لئے سینما کے باہر کسی واضح جگہ پر ڈال دیا جاتا تھا۔ جس سے متاثر ہو کر کافی تماشائی اس خوفناک منظر کو دیکھنے کے لئے سینما جایا کرتے تھے۔

وہ زہریلا سانپ جس کے آگے چراغ نہ جلے جس کا کاٹا کبھی نہ جاگے۔ وہ اس پروفیسر اور اس کے خاندان سے اس قدر ڈرتے تھے کہ اس کو دیکھتے ہی کوسوں بھاگنے کی کوشش کرتے تھے اس مارخواری کی عادت سے تمام منھ، زبان اور جسم کے اعضاء سبز رنگت کے ہوگئے تھے اون کے چہروں سے عجیب وحشت اور خوف ظاہر ہوتا تھا۔ بالخصوص پروفیسر اپنے خاندان میں انسان

نما اثر دھا تھا۔ اس کا کمسن لڑکا بھی باپ کی طرح مار خوار تھا۔ راقم الحروف نے یہ حالت بچشم خود مشاہدہ کی ہے۔ اور اس سے گفتگو کرنے کا موقع بھی ملا ہے۔

میں نے اس سے دریافت کیا کہ آخر کس چیز کے استعمال سے وہ اس قابل ہوا کہ اب زہریلے سانپوں کے بغیر اس کی زندگی محال ہے۔ اس نے جواب دیا کہ وہ ابتداء میں مدک پیا کرتا تھا۔ اس لئے افیون ہی ایک ایسا مار سیاہ ہے۔ جسکی عادت کی بدولت وہ پکا مار خوار ہوگیا۔

اس نے یہ بھی کہا کہ اگر وہ کسی کو کاٹے یا ناخن چبھو دے یا کوئی اس کا پس خوردہ استعمال کرے تو وہ فوراً مرجائے گا۔ اس کی بیوی اور بچہ بھی افیونی تھے۔ اس خاندان کو دودھ نوشی کا بہت شوق تھا ان میں بالکل سانپ کے عادات اور خصائل پیدا ہوگئے تھے۔

ہم نے ابھی بیان کیا کہ افیون کی وجہ سے ایک اٹلی کا پروفیسر اور اس کا خاندان کس طرح مار خوار ہوگیا۔ لیکن ہمیں یہ دیکھ کر افسوس ہوتا ہے۔ کہ ہمارے ملک کی بعض کم سمجھ مائیں افیون کی عادت بچوں کو ڈال دیتی ہیں۔ اور خود بھی کھاتی ہیں۔ ان کو یہ تک نہیں معلوم کہ اس کی وجہ سے ان کے بچے ضدی اور رعیبی ہوجاتے ہیں۔ آئندہ چل کر ان کی عمر کو ایک روگ لگ جاتا ہے وہ از حد کاہل اور عیاش ہوجاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ بہت جلد مرجاتے ہیں۔

مائیں بچوں کو اس لئے افیون کھلاتی ہیں تاکہ بچہ سوجائے اور وہ اس کو سلا کر گھر کے دوسرے کاروبار انجام دے سکیں۔ اسی طرح رئیس گھرانوں کی اتائیں اور دائیں بھی کرتی ہیں۔ وہ جن بچوں کی دیکھ بھال یا دودھ پلانے کے لئے مقرر کی جاتی ہیں۔ اُن کے رونے یا پریشان کرنے سے اُکتا جاتی ہیں اور محنت سے جی چرانے کے لئے معصوم بچوں کو افیون کا عادی بنا دیتی ہیں۔ بچہ خاموش ہوکر سوجاتا ہے۔ اور وہ دوسرے کاروبار میں مشغول ہوجاتی ہیں۔ ان کے ذرا سے فائدہ کے لئے بچوں کی زندگی ہمیشہ خطرہ میں رہتی ہے۔ چنانچہ بعض مرتبہ افیون کے اضافہ سے بچوں کی قیمتی جانیں ضائع ہوجاتی ہیں۔

افیون کا عادی بچہ ہو یا بوڑھا نہ ملنے پر اس کی حالت عجیب ہوجاتی ہے۔ سر میں درد ہوتا ہے۔ آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں۔ ناک بہتی ہے۔ جمائیاں آتی ہیں۔ کوئی کام کیا نہیں جاسکتا۔ ضدی اور بدمزاج ہوجاتے ہیں۔ کھانے کے بعد کا تو نتیجہ بیان کیا جاچکا ہے۔

جب کوئی خودکشی کے لئے یا دھوکہ سے افیون کھالے تو اس کے لئے کیا کرنا چاہیئے۔ سنئے جناب! اگر آپ کو کسی کے متعلق معلوم نہیں کہ اس نے کون سا نشہ استعمال کیا ہے تو اس کی پہچان سن لیجئے آنکھوں کی رنگت پر غور کیجئے آپ کو تبدیلی معلوم دیگی۔ گلے میں درد ہوگا منھ سے کف جاری ہوگا۔

بعض وقت قے اور دست ہوں گے۔ سر چکرائیگا۔ زبان اینٹھ جائیگی۔ پیاس معلوم ہوگی۔ سانس بیہوشی جسم میں کھجلی معلوم دے گی۔ تالو سوکھ جائیگا۔ اگر زیادہ دیر ہوجائے تو سر زیادہ بھاری ہوجائے گا۔ بدن کی رنگت سیاہ پڑجائے گی۔ پیٹ میں درد کی شدت ہوجائے گی۔ خون کے دست زیادہ آنے لگیں گے۔ رفتہ رفتہ زہر سرایت کر جائیگا اور مریض مر جائیگا۔

افیونی کی پہچان یہ ہے کہ جب مریض کی آنکھوں کی پتلیاں سکڑ جائیں اور وہ نیند کی زیادتی سے گر گر پڑے تو سمجھہ لیجئے کہ افیون کھائی ہے۔

اس کا علاج بھی سن لیجئے۔ خوش قسمتی سے آپ وہاں موجود ہوں تو آپ کا اخلاقی انسانی کیا فرض ہوگا۔ مریض کو ڈاکٹر کے پاس لے جاسکتے ہوں تو جلد لیجائے۔ ورنہ

(۱) چھٹانک بھر پانی میں ہینگ ملاکر پلائیے اور مریض کو قے کرا دیجئے۔

(۲) پیسہ کو خوب گھسئے اور اس کا گھسا ہوا پلا دیجئے۔

(۳) نیسم کی چھال کو ذرا سا نمک ملاکر آدھہ پاؤ پانی میں پلا دیجئے انشاء اللہ ہر حالت میں مریض کو قے ہوگی۔ ساری پریشانی دور ہوجائیگی۔

قے رکنے کے بعد اس کو ٹھنڈے پانی سے غسل کرائیے۔ اور سکون ہونے کے بعد گائے کا گھی ۳ تولہ سہاگا چھ ماشہ دونوں کو ملاکر آگ پر بھونئیے اور جب دونوں حل ہوجائیں تو ۶ ماشہ شہد میں ملاکر کھلا دیجئے انشاء اللہ صحت ہوگی۔

(باقی سلسلہ صفحہ ۱۹) بخار پھیلتا ہے۔ ان کو سب باشندگان گاؤں مل کر تیز کر دیں۔

۹۔ غیر آباد کھلی زمین میں اور گرد کے رہنے والے ہر قسم کی گندگی وغیرہ پھینکتے رہتے ہیں۔ اسلئے مالکان کو تاکید کی جاتی ہے۔ کہ ایسے مکانات کو صاف رکھیں۔ اور ان کے اردگرد باڑ لگاکر مکان یا کھولے کو محفوظ کریں۔

۱۰۔ اپنے گاؤں کے جھونپڑیوں کو ہمیشہ صاف اور ستھرا رکھو۔ ان میں کوئی گندی چیز مت پھینکو۔ اگر ان میں کوئی گندی چیز ڈال بھی دے، تو فوراً نکال کر پھینک دو۔ جھونپڑے کے پاس روڑی مت جمع کرو۔ اور اس کے کناروں کو ہموار اور صاف رکھو۔ یاد رہے، کہ اگر جھونپڑے میں گھاس ہوگی یا لکڑی وغیرہ پڑی ہوگی۔ تو ان پر مچھر انڈے دیگا۔ اور گاؤں میں مچھر پیدا ہونے سے ملیریا جلد پھیلے گا۔ فقط (دمیر نس میگزین)

کون پی سکتا ہے؟
بالٹ
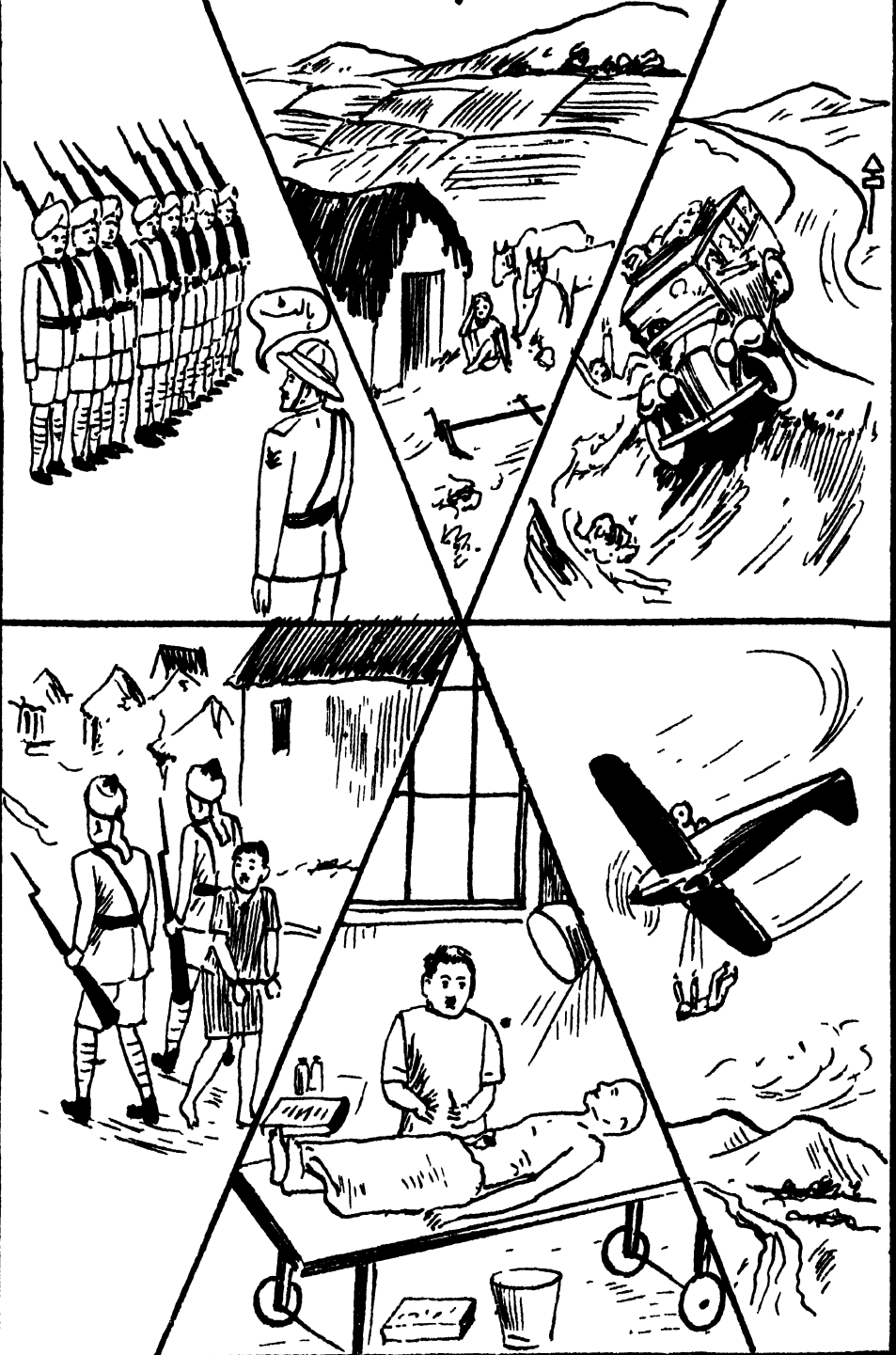
وصیت اور قدرت

از جناب مولوی عبد الحمید خان صاحب رضا اورنگ آبادی

قمر کے والد سجاد مرزا عشرت آباد کے جاگیردار تھے سخاوت اور رحمدلی میں اون کا نام بہت دور دور تک مشہور تھا۔ بیوی کے انتقال کا سجاد مرزا کے دل پر گہرا اثر ہوا۔ اون کا زیادہ وقت تنہائی یا عبادت میں بسر ہوتا تھا۔ قمر کو بچپن ہی میں انہوں نے اپنے ایک مخلص دوست عظیم بیگ کے پاس بغرض تعلیم شہر بھیج دیا تھا۔ اُن کے زمانہ میں رعایا خوشحال تھی اور چین سے زندگی بسر کر رہی تھی۔ ہر طرف عیش و عشرت کا دور دورہ تھا۔ ملازمین کو خاص طور پر ہدایت کی گئی تھی کہ وہ کسانوں پر لگان کے بارہ میں ظلم و ستم نہ ڈھائیں۔

قمر ابھی بی۔ اے کے آخری سال ہی میں تھا کہ سجاد مرزا سخت علیل ہوگئے۔ اور بذریعہ برقیہ قمر اور اپنے دوست عظیم بیگ کو اپنے ہاں بلا لیا۔ قمر آتے ہوئے شہر کے مشہور ڈاکٹر رزاق کو بھی اپنے ہمراہ لے آیا۔ مگر قسمت میں اچھا نہ ہونا تھا نہ ہوئے۔ سجاد مرزا نے مرنے سے پہلے قمر کو پاس بلالیا اور اپنے نور نظر کے چہرہ کو محبت بھری نظروں سے دیکھا۔ اوس وقت آنکھوں سے اشک حسرت رواں تھے۔ قمر سے نہ رہا گیا۔ باپ کی چھاتی سے لپٹ کر چھوٹے بچے کی طرح ہچکیاں لے لے کر رونے لگا۔ سجاد مرزا نے کہا۔ بیٹا! اب یہ میرا آخری وقت ہے۔ میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ اچھی طرح سنو۔ اس جاگیر کے تم میرے بعد تنہا مالک ہو مگر یاد رہے کہ جس طرح میں نے عزت اور نیک نامی سے گزاری ہے۔ اسی طرح تم بھی رہو۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر تم پر کوئی برا وقت آجائے تو میرے قلمدان میں جو میں نے تمہارے لئے وصیت لکھ رکھی ہے اوسکو پڑھنا اور عمل کرنا بس اتنا کہنے پائے تھے کہ فرشتہ اجل نے اون کے لبوں پر مہر خاموشی ثبت کر دی سایہ سرپرستی اٹھ جانے سے قمر بہت پریشان ہوا۔ عشرت آباد میں سجاد مرزا کا نام اونکی رحم دلی اور سخاوت کے سبب زبان زد عام تھا۔ یکایک اُن کے مرجانے سے کئی روز تک عشرت آباد میں صف ماتم بچھی رہی۔ آخر کار رفتہ رفتہ اس سانحہ کا نقش لوگوں کے دلوں سے مٹتا گیا۔ قمر کا اب کوئی سرپرست باقی نہ تھا۔ عظیم بیگ کچھ دن ٹھہرے۔ قمر کو تسلی دی اور کہا کہ "بیٹا ہر شخص کے ماں باپ مرتے آئے ہیں۔ جو مشیت ایزدی۔ خدا تم کو صبر عظیم عطا فرمائے۔ دو روز بعد عظیم بیگ شہر واپس ہوئے۔ قمر نے اپنے باپ کی جگہ سنبھالی۔ اور اپنے شفیق باپ کے قدم بہ قدم چلنے لگا۔ غنڈوں

کے راستہ کا ایک کانٹا دور ہوا۔ رفتہ رفتہ خوش مدیوں کا عمل دخل شروع ہوا۔ نئی نئی جاگیرداری تھی اس لئے طرح طرح کے دعوتیں اور جلسے ہونا شروع ہو گئے۔ دور دور کے طوائفین کو دعوت نغمہ دیجانے لگی۔ نت نئے رنگ رلیاں منائے جانے لگیں۔ آہستہ آہستہ شراب وکباب کی نوبت پہنچی۔ رضا بچپن کا ساتھی اور سچا ہمدرد تھا۔ اسلئے قمر کو حتی الامکان ایسی چیزوں سے روکتا رہا۔ مگر شیطانوں کے مقابلہ میں اس کی ایک نہ چل سکی۔ رضا نے سوچا کہ ابتداہی میں اگر نہ روکا جائے تو بات بڑھ جائیگی۔ اور آیندہ چل کر اس کا انجام نہایت خطرناک ہوگا۔ فوراً عظیم بیگ کو خط لکھ کر شہر کے ایک باعزت گھرانے میں قمر کی شادی کے سلسلہ میں گفتگو شروع کردی۔ عظیم بیگ جیسے معزز آدمی کی بات کو کون ٹال سکتا تھا۔ فوراً شادی کی تیاریاں شروع کر دی گئیں۔ عظیم بیگ کے آگے قمر کو بھی انکار کرتے نہ بن پڑی۔ چنانچہ بڑی دھوم دھام سے شادی ہوئی۔ شادی کے بعد رضا اور عظیم بیگ اپنے اپنے وطن کو واپس چلا گئے۔ اُن کے جانے کی دیر تھی کہ مفت خوروں کی بنی آئی۔ قمر بھی اُن کے ساتھ دادعشرت دینے لگا۔ اور طوائفوں کے لئے تو رزق کا دروازہ کھل ہی چکا تھا۔ دوست احباب کے اصرار پر شہر کی ایک مشہور مغنیہ کو گانے کے لئے بلایا گیا۔ ہر وقت رقص سرود کی محفل گرم رہتی اور دَور پر دور چلتے بہر حال کچھ عجیب کیفیت رہتی۔ اوس کی ہر ادا پر قمر اپنی ہر بڑی سے بڑی چیز قربان کرنے تیار ہو جاتے اور اوس کی ہر خواہش کی تکمیل کو اپنا فرض اولین سمجھتے۔ اسی طرح قمر صاحب گھر بار چھوڑ اوسی کے ساتھ رہنے لگے۔ روزآنہ کثیر رقم شراب کی دیوی اور حسن وغنا کی ملکہ کی بھینٹ ہونے لگی۔

گو قمر کی بیوی سلطانہ بھی نہایت حسین، تعلیم یافتہ اور فرمانبردار تھی۔ مگر سلطانہ میں معشوقانہ انداز اور ظاہری بناوٹ اور چھچلتا کہاں؟ اس لئے قمر صاحب اوس شوخ وتشنگ مغنیہ پر دیوانہ وار فریفتہ ہو گئے۔ آخر نوبت یہاں تک پہنچی کہ پاس ایک پیسہ نہ رہا۔ اور رعایا پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے جانے لگے۔ قحط کی وجہہ رعایا سخت پریشان تھی۔ مگر قمر اپنے عیش میں کسی قسم کی کمی کو برداشت نہ کر سکتا تھا۔

سلطانہ نے جب یہ حال دیکھا کہ قمر کئی کئی دن گھر نہیں آتے تو اوسے روحی تکلیف ہوتی ان مسلسل پریشانیوں اور پیہم تکالیف کو برداشت کرتے کرتے تنگ آگئی تھی۔ حتی کہ دق جیسا مہلک مرض لاحق ہوگیا۔ مگر قمر کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔ نوکر چاکر دوا لاتے اور تیمار داری کرتے ایک مرتبہ کسی ضرورت سے قمر کو گھر آنے کا اتفاق ہوا۔ ہاتھ میں شراب کی بوتل لئے جھومتے جھامتے

سر برہنہ ننگے پاؤں گھر میں داخل ہوئے۔ اوس روز اتفاق سے ماما سلطانہ کو بغیر دوا پلائے کہیں چلی گئی تھی۔ قمر نے جاکر سلطانہ کو دیکھا۔ وہ دوا مانگ رہی تھی۔ پلٹ کر دیکھا تو الماری میں دوا کی شیشیاں رکھی نظر آئیں۔ فوراً اوس میں سے ایک شیشی نکال کر سلطانہ کے منہہ کو لگا دیا۔ جب پلا چکا تو اپنے کمرہ میں جاکر پلنگ پر بے سدہ لیٹ گیا۔

صبح جب قمر کی آنکھ کھلی تو اپنے کو عجیب حالت میں پاکر حیران ہوا کہ میں نازنین کے پاس سے یہاں کیسے آیا۔ جیسے جیسے سوچنے لگا اوس کو رات کے گزرے ہوئے واقعات یکے بعد دیگرے سینما کی تصاویر کی طرح یاد آنے لگے۔ اتنے میں نوکر روتے ہوئے آیا اور کہا کہ "سرکار کو بیگم صاحب یاد فرما رہی ہیں" قمر اٹھا اور سلطانہ کے کمرہ میں جاکر اوس کے پلنگ پر بیٹھ گیا۔ سلطانہ نے قمر کو حسرت بھری نظروں سے دیکھا اور آنکھیں بند کرلیں قمر نے کئی بار جگانا چاہا اون کے نہ جاگنے سے یہ سمجھا کہ سلطانہ کی روح قفس عنصری سے پرواز کرچکی ہے اور اب وہ ہمیشہ کیلئے سوگئی ہے۔ قمر نے جب الماری پر نظر ڈالی تو زہر کی شیشی خالی نظر آئی۔ اوس کو فوراً خیال آیا کہ رات کو میں نے بحالت نشہ بجائے دوا کے سلطانہ کو زہر پلا دیا۔ قمر کا سر چکرانے لگا۔ وہ پریشان ہوگیا۔ اپنے پر لعنت ملامت کی اور دھاڑیں مار مار کر رونے لگا۔ کہ ہائے سلطانہ میں نے تیری جان لی اور تیرے زندہ رہنے تک تیری خبر تک نہ لی۔ اوسی بات کا قمر پر بہت گہرا اثر ہوا۔ اوس کی آنکھوں سے آنسوؤں کا ایک دریا بہا چلا جا رہا تھا۔ اس وقت دروازہ پر کسی کی دستک کی آواز سنائی دی۔ نوکر گیا اور ایک چھٹی لاکر قمر کو دیتے ہوئے کہا کہ "سرکار کوئی آدمی یہ چھٹی لا دیا اور دیکر چلا گیا کہا کہ صاحب کو دینا" قمر نے جب چھٹی پڑہی تو اوس میں لکھا تھا

پیارے قمر

تسلیم۔ تم نے اب تک ایک شراب کو دریا سمجھا۔ تم نے بڑی غلطی کی جو کاغذ کے پھول میں خوشبو ڈھونڈی۔ میں ایک ایسے بھونرے کی طرح ہوں جو رس رہنے تک پھول کے چکر کاٹتا رہتا ہے۔ سچ پوچھو تو محبت مجھے تم سے نہیں بلکہ تمہاری دولت سے تھی۔ جواب تمہارے ہاتھ سے جا چکی ہے۔ اب کوئی امید نہیں کہ پھر تم دولت مند بن سکو تو پھر میں کس توقع میں تمہارے ہاں رہ سکتی ہوں۔ میں رات کی گاڑی سے وطن جا رہی ہوں خدا حافظ فقط

تمہاری ہنگامی محبوبہ

چھٹی پڑہتے ہی قمر کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ اپنی بے وقوفی پر پچتانے لگا۔ غصہ سے چھٹی چاک کر کے

پھینک دیا۔ اور اپنا سر تھامے ہوئے کرسی پر بیٹھ گیا۔ اوس کو باپ کی وصیت کا خیال آیا۔ اوسی وقت قلمدان کھول کر دیکھا تو ایک کاغذ پر لکھا ہوا تھا۔ "بیٹا قمر"۔ دنیا میں دولت کے ساتھ ہزاروں دوست پیدا ہو جاتے ہیں اور طرح طرح کی کوششوں سے دولت صاف کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر بیٹا۔ تجھ پر ایسا وقت آجائے تو کبھی کسی کے آگے اپنی خودداری کو بیچ کر ہاتھ نہ پھیلا۔ تیرا باپ نہایت خوددار تھا۔ اور مرتے دم تک عزت و وقعت کے ساتھ زندگی بسر کی۔ میرے سونے کے کمرے کے چھت پر ایک تختہ لگا ہوا ہے۔ جس میں لوہے کی زنجیر لٹکی ہوئی ہے۔ بہتر تو یہ ہے کہ تو کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے اور بے عزت ہونے سے پہلے اوس میں رسی باندھ کر پھانسی لے لے۔ قمر اٹھا اور فوراً ایک رسی زنجیر سے باندھ کر کمرے کا دروازہ بند کر دیا اور رسی کا حلقہ اپنے گردن میں پہن لیا۔ ابھی لٹکنے نہ پایا تھا کہ تختہ وزن پڑنے سے نیچے آپڑا اوس تختہ کی پشت پر کئی سیر سونے کی سلاخیں لگی ہوئی تھیں۔ اور ایک کاغذ کا پرزہ بھی بندھا ہوا تھا۔ اوس کو کھول کر دو لفظ بھی نہ پڑھے تھے کہ کسی نے "میرے آقا" کہہ کر ایک دل کش آواز میں پکارا۔ قمر پریشان ہوا اور فوراً سلطانہ کے پلنگ کی طرف دوڑا۔ دیکھتا کیا ہے کہ سلطانہ کی آنکھیں کھلی ہوئی ہیں اور نوکر چاکر سب غائب ہیں۔ یہ نظارہ دیکھتے ہی قمر کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ اوس کی پیشانی پر بوسہ دیا اور خدائے برتر کا شکر ادا کیا۔ کہ جس کو زندہ رکھنا چاہے کس کی مجال ہے جو اوس کو مار سکے۔ چھٹی پڑھی۔ اوس میں لکھا تھا کہ

"انسان کو چاہیئے کہ ہمیشہ ماضی کے آئینہ میں مستقبل کی صورت دیکھے۔ گزرے ہوئے واقعات کو بھول جاؤ اور آیندہ کے لئے احتیاط کرو۔ ہمدرد اور سچے دوستوں کی تلاش کرو۔ ہر وقت موت کو پیش نظر رکھو۔ ہمیشہ نیک کام کرو۔ غریبوں کی مدد کرو۔ اس بات کی کوشش کرو کہ کسی کے دل کو تکلیف نہ پہنچے"۔

قمر نے اس چھٹی کو پڑھ کر آنکھوں سے لگا لیا۔ اور قبلہ رخ کھڑے ہو کر قسم کھائی کہ "پروردگار تیری عزت و جلال کی قسم ہے کہ میں آیندہ شراب اور بری صحبت سے پرہیز کرونگا اور تیرے اوامر و نواہی کو بجالاؤنگا"۔

دن بدن سلطانہ کی طبیعت ٹھیک ہوتی گئی۔ اور کاروبار بدستور چلنے لگے۔ قمر نے سب سے پہلے شیطان صفت دوستوں کے آنے جانے کا راستہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا۔

ایک دن سلطانہ اخبار پڑھ رہی تھی اور قمر اپنی جاگیر کے انتظامی کاغذات کا معائنہ کر رہا تھا۔ سلطانہ نے قمر کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ یہ خبر تو پڑھو۔ خبر یہ تھی کہ "کانپور۔ ۲۹ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء ایک گریجویٹ نے بے روزگاری سے تنگ آکر زہر پی لیا اور مر گیا" قمر نے یہ خبر پڑھ کر سلطانہ سے کہا کہ "زہر کسی کے لئے تریاق کا کام دیتا ہے اور کسی پر اپنا پورا پورا اثر کرتا ہے" یہ سب قدرت کا ایک ادنی کرشمہ ہے فقط

نظم

از رحمت جناب مولوی رحمت اللہ خاں صاحب

بیدار ہو کے آخر کیوں ایسے سو رہے ہو سرمایہ دو روزہ اک پل میں کھو رہے ہو
کھیتی میں زندگی کی کیوں خار بو رہے ہو کیوں نیک نام ہو کر بدنام ہو رہے ہو

پیارے وطن کے بھائی پینے میں ہے تباہی
دنیا میں بدنمائی عقبیٰ میں روسیاہی

اعلیٰ سے تم ہو ادنےٰ نشہ ہی کی بدولت دست طلب ہے ہر جا نشہ ہی کی بدولت
کرتے ہو روز قرضہ نشہ ہی کی بدولت دن رات گھر میں جھگڑا نشہ ہی کی بدولت

پیارے وطن کے بھائی پینے میں ہے تباہی
دنیا میں بدنمائی عقبیٰ میں روسیاہی

سینہ میں شراب کا نجہ بانو ہو یا مدک ہو یہ کل خراب و خستہ کر دیں گے زندگی کو
گر عقل ہے ذرا بھی تم کو تو یہ سمجھ لو مرنے کے بعد ہو گی کوڑی نہ پھر کفن کو

پیارے وطن کے بھائی پینے میں ہے تباہی
دنیا میں بدنمائی عقبیٰ میں روسیاہی

پینے کی جن کو لت ہے ان کا یہ ماجرا ہے منصب کا ان کے سا ہو مختار بن گیا ہے
کل زندگی گرو ہے باقی نہ بستر ا ہے گھر میں جو رہ گیا ہے بوسیدہ بوریا ہے

پیارے وطن کے بھائی پینے میں ہے تباہی
دنیا میں بدنمائی عقبیٰ میں روسیاہی

دیگر

نشہ عدوئے ایماں نشہ عدوئے جاں ہے اک بیخودی اسی کے انجام کا نشاں ہے

جاتی رہی خودی تو اچھا بُرا کہاں ہے کیا جانے کون بیوی کیا جانے کون ماں ہے

کھولو ذرا تو آنکھیں کیوں مست سو رہے ہو

پی کر شراب سیندھی سب مال کھو رہے ہو

مفلس بنایا کس نے پینے کی جستجو نے سرقہ سکھایا کس نے، پینے کی جستجو نے

جھگڑا مچایا کس نے پینے کی جستجو نے نیچا دکھایا کس نے پینے کی جستجو نے

کھولو ذرا تو آنکھیں کیوں مست سو رہے ہو

پی کر شراب سیندھی سب مال کھو رہے ہو

عزت اور آبرو کا دشمن یہی ہے نشہ اور جسم میں لہو کا دشمن یہی ہے نشہ

عادات و خلق و خُو کا دشمن یہی ہے نشہ ہر نیک جستجو کا دشمن یہی ہے نشہ

کھولو ذرا تو آنکھیں کیوں مست سو رہے ہو

پی کر شراب سیندھی سب مال کھو رہے ہو

پینے کے واسطے ہیں سب رہن اپنے کپڑے گھر میں اسی کی خاطر دن رات کے ہیں جھگڑے

نشہ ہی کے سبب ہے غیروں میں اپنے دکھڑے در در پھرا کے اس نے منگوائے سوکھے ٹکڑے

کھولو ذرا تو آنکھیں کیوں مست سو رہے ہو

پی کر شراب سیندھی سب مال کھو رہے ہو

تم مقتدر تھے پہلے حاجت روا تھے سب کے پینے کی لت سے آخریوں ہوگئے نہتے

محتاج اب ہیں اُن کے حاجت روا تھے جنکے اے بھائی جان یہ سب نشہ کے ہیں کرشمے

کھولو ذرا تو آنکھیں کیوں مست سو رہے ہو

پی کر شراب سیندھی سب مال کھو رہے ہو

تم سرخرو ہوگے اس سے نجات پاکر کھوتے ہو مفت میں کیوں محنت سے تم کما کر

رکھ چھوڑو چند پیسے اپنے لئے بچا کر حکمت کا ہے یہ کہنا دیکھو تو آزما کر

کھولو ذرا تو آنکھیں کیوں مست سو رہے ہو

پی کر شراب سیندھی سب مال کھو رہے ہو

آہ زندگی

از جناب میر محمد علی صاحب بنگارینی ڈکالریس دکن

ہریش بابو گوئند پور کے زمیندار تھے ان کی کئی بیگے زمین تھی۔ دولت کی فراوانی تھی یہ عام زمینداروں کی طرح رعایا کو تکلیف دینے والوں میں سے نہیں تھے محبت اور اخلاق کے مجسمہ تھے۔ سارا گاوں ہریش بابو کی عزت کرتا تھا۔ روپیہ پیسہ کی کمی نہ تھی دولت ان کے قدم چومتی تھی۔ یہ خود اپنے ہاتھ سے کھیتی باڑی کا کام انجام دیتے تھے۔ بہت محنتی جفاکش جس کی وجہہ کافی صحت مند تھے۔ تندرست گٹھا جسم خوب صورت چہرہ بڑی سیاہ آنکھیں آنکھوں میں غرور بہادر بے باک انسان تھے۔ یہ بیوی بچوں کے علاوہ دوست عزیز اقربا کی بھی دست گیری کرتے تھے۔ گاوں کے غریبوں کی دل کھول کر مدد کرتے تھے۔ سارا گاؤں ہریش بابو کی تعریف کرتا تھا۔

(۲)

ہریش بابو کا ایک چچا تھا جو ہریش پر سایۂ عاطفت کئے ہوے تھا ضعیفی کا عالم تھا۔ سرما کا موسم ہریش کا چچا پرشس رام بخار میں مبتلا ہوگیا۔ دو ہفتہ تک علاج معالجہ کیا گیا لیکن افاقہ نہ ہوا۔ ایک دن اس کے چچا کا انتقال ہوگیا۔ چچا کے رہنے تک ہریش بابو بہت ہی شریفانہ زندگی بسر کرتا تھا۔ چچا کے انتقال کے بعد وہ بری صحبتوں میں پڑگیا۔ اور شراب جیسی بری چیز کا بھی عادی ہوگیا۔ روپے پیسے کی کچھہ کمی نہ تھی شراب کے ساتھ دن دن بھر ناچ گانا ہونے لگا۔ غرض جتنی بری عادتیں تھیں وہ سب ہریش بابو کی فطرت میں داخل ہوگئیں اور وہ اچھا خاصا شرابی بن گیا۔ اس کی عادات و اطوار کی اصلاح کرنیوالا کوئی نہ تھا۔ سوائے اس کی معصوم بیوی کے۔ بیوی نہایت شریف عورت تھی۔ وہ ان باتوں کو پسند نہیں کرتی تھی۔ اس نے کئی بار سمجھایا کہ مان جاؤ شراب کی عادت اچھی نہیں اس سے دولت برباد ہوتی ہے اور صحت بھی۔ ذرا اپنی صورت آئینہ میں تو دیکھو کتنی بدوضع ہوگئی ہے۔ پہلی کی سی بات اب باقی نہیں رہی۔ نہ چہرہ پر اب وہ تازگی ہے نہ رونق ہریش بیوی کی ان باتوں کی کچھہ پرواہ نہ کرتا تھا۔ اور بجائے اس کے کہ بیوی کی نصیحت مانتا اس کو مارا پیٹا کرتا تھا۔ کئی بار اس نے ڈنڈے سے اپنی بیوی کو اس درجہ پیٹا کہ وہ بیہوش ہوگئی اسکی یہہ عادت پورے شباب پر تھی۔ بیوی بیچاری لاچار تھی۔

(۳)

مارکھ مہینے کی اندھیری رات تھی جاڑا کڑاکے کا پڑ رہا تھا رات کی بھیانک تاریکی ہیبتناک خاموشی سارے کائنات پر مسلط تھی۔ رات ڈراؤنی سیاہ کفن میں لپٹی ہوئی تھی۔ صرف کتوں کی بھو بھو اس طلسم سکوت کو توڑ رہی تھی۔ ہریش شراب خانہ سے نکل کر گوبند پور کی تنگ و تاریک گلیوں میں سے گزر رہا تھا اتفاق سے ایک راہ گیر کے کندھے سے ٹکر ہوگئی۔ ہریش نشہ میں مست چلا جا رہا تھا۔ راہ گیر نے جھنجھلا کر کہا اندھے ہو نظر نہیں آتا راستہ دیکھ کر بھی نہیں چلتے ہو۔ ہریش نشہ میں مست تھا۔ اس کا چہرہ غصہ سے تمتما اٹھا اور اس کی پیشانی پسینہ سے تر ہوگئی۔ جھٹ اس نے جوشِ جنون میں جیب سے چاقو نکالا اور اس راہ گیر کی طرف بڑھا اور دفعتاً چاقو کو اس کے سینہ سے پیوست کر دیا۔ راہ گیر ایک دل خراش آہ کے ساتھ زمین پر گر کر بیہوش ہوگیا۔ ہریش جلد جلد اپنے آپ کو سنبھالکر مکان کی طرف بھاگ رہا تھا۔ نشہ میں چور تھا۔ اس لئے وہ نہیں بھاگ سکتا تھا۔ محلہ کے چند لوگ اطراف واکناف سے دوڑے ہوئے آئے۔ انھوں نے جھٹ ہریش کو پکڑ لیا۔ پولیس کو اطلاع دی۔ جلد ہی پولیس انسپکٹر مقام واردات پر پہنچ گیا۔ ہریش کے کپڑے خون کے دھبوں سے تر تھے۔ دو گواہوں کے بیانات قلمبند کئے گئے۔ اور ہریش کو پانچ سال قید بامشقت کی سزا سنائی گئی۔ اب ہریش قیدیوں کی سی زندگی بسر کرنے لگے۔

(۴)

ادھر ان کی بیوی بچوں کا برا حال ہوا۔ گھر میں جتنی دھن دولت تھی وہ سب اب تک ہی اس میٹھے زہر شراب کی نذر ہوگئی۔ گھر میں ایک پھوٹی کوڑی تک نہ تھی۔ تین دن کے فاقے بچے بھوک سے بلبلا رہے تھے۔ دفعتاً ماں نے خیال کیا کہ چل کر کہیں پڑوس سے کچھ مانگ لائیں۔ گھر سے باہر نکلی یہ پہلا وقت تھا جو بھیک جیسی ذلیل پیشہ اختیار کرنے کے لئے تیار ہوئی۔ اس کا ضمیر بار بار ملامت کر رہا تھا۔ لیکن ان فاقے بچوں کو بھی نہیں دیکھ سکتی تھی۔ اس کی آنکھوں میں غم کے آنسو رقص کر رہے تھے وہ سیدھا چیکی شاہی روڈ سے گزر رہی تھی۔ دائیں بازو سے ایک موٹر آ رہی تھی۔ وہ اپنے خیال میں مست چلی جا رہی تھی۔ موٹر والے نے ہتیرا کوشش کی لیکن کچھ نہ ہوا۔ ہریش کی بیوی موٹر سے ٹکرا گئی اور اس کے منہ سے ایک دل خراش چیخ نکلی۔ آہ! زندگی۔ اور وہ وہیں ڈھیر ہوگئی۔ فقط

دیہات سدھار

اپنے گھروں اور اپنے گاؤں کو نہایت اچھی طرح صاف کرو۔ انکی صفائی پر آپ لوگوں کو فخر کرنا چاہیئے آپ کی توجہ کے لئے مندرجہ ذیل ہدایات درج کی جاتی ہیں۔

۱۔ اپنے گھروں اور اپنے گاؤں کو خوب اچھی طرح صاف کرو۔ اور سب کوڑا کرکٹ باہر لے جاؤ۔

۲۔ کھاد، کوڑا کرکٹ وغیرہ رکھنے کا انتظام آبادی سے باہر ہونا چاہیئے۔ جتنے فاصلہ پر ہوسکے حسب ذیل طریق پر جمع کریں۔

الف۔ ہر روز کی کھاد وغیرہ کو اپنے کھیتوں میں ڈالو۔ اس سے ایک تو وقت کی بچت ہوگی۔ دوسرے کھاد کے ضائع ہونے کا ڈر نہ رہیگا۔ اور تیسرے گاؤں گندگی سے پاک رہیگا۔ نہ بدبو پھیلے گی، نہ بیماری پیدا ہوگی۔

ب۔ اگر کھیتوں میں کھاد نہیں لے جاسکتے، تو اسے آبادی سے دُور گڑھے میں جمع کرنا چاہیئے۔ گڑھا آبادی سے ۵۰ گز کے فاصلہ پر ہونا چاہیئے۔ جو عام گزرگاہ، جھیڑ یا کنوئیں سے دور ہو۔ گڑھے کی گہرائی ۵ فٹ اور لمبائی چوڑائی ضرورت کے مطابق رکھی جائے۔ گڑھے کے بھر جانے پر اُس پر مٹی ڈال دینی چاہیئے۔ تاکہ بدبُو نہ پھیلے۔ اور نہ مکھیاں پیدا ہوں۔

جہاں کھاد کی ضرورت نہ ہو، وہاں اُسے آبادی سے دور جلا دیا جائے۔

۳۔ ہر ایک کنوئیں پر حسب ضرورت من اور منڈیر بنائی جائے۔ تاکہ پانی نکالتے وقت گرا ہوا پانی پھر اندر نہ چلا جائے۔ ہر کنوئیں کے پاس فالتو پانی کے نکاس کیلئے یا تو پختہ چہ بچہ بنا دینا چاہیئے۔ یا پختہ نالی۔

کنوئیں کے پانی کی حفاظت کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ اس کو ڈھانپا جائے۔ اور اس میں سے موٹ کے ذریعہ یا توم کے ذریعے پانی نکالا جائے۔ اور لوگوں کو اس میں اپنے نجی برتن ڈالنے کی اجازت نہ دی جائے۔ اس سے ہیضہ، میعادی بخار اور دیگر بیماریوں کے پھیلنے کا خطرہ ہے۔

جہاں تک ممکن ہو، وہاں نلکوں یا پمپوں کا پانی استعمال کرنا چاہیئے۔

۴۔ کمروں میں روشنی اور ہوا آنے کے لئے پورا پورا انتظام ہونا چاہیئے۔ ہر کمرے میں روشندان ایسی جگہ اور اتنا بڑا ہونا چاہیئے۔ کہ دھوپ اندر داخل ہو سکے۔ جس روشندان سے دھوپ نہیں آتی۔ وہ روشندان بیکار ہے۔ روشندان دیواروں ہو یا چھت میں۔ ہر دس فٹ لمبے اور دس فٹ چوڑے کمرے کے لئے کم از کم ایک فٹ مربع روشندان ضروری ہے۔

۵۔ جس گاؤں کے گھروں میں کوئیں یا پمپ لگے ہوئے ہیں۔ جس کا پانی گلی کوچوں میں آکر کیچڑ، بدبو اور بیماری کا باعث ہو۔ وہاں پختہ فرش اور نالیاں لگانا نہایت ضروری ہے۔ ان نالیوں اور فرش کے بنانے میں دیہات کے باشندوں کو خاص توجہ دینی چاہیئے۔ اور اس اصول پر عمل کرنا چاہیئے۔ کہ "ہمت مرداں مدد خدا"۔

محکمہ صفائی کے عملہ کو ہدایت ہے۔ کہ ان نالیوں اور فرشوں کے بنانے میں باشندگان دیہات کو خاص مشورہ اور امداد دیں۔ جب ضرورت ہو۔ لوگ عملہ صفائی سے امداد کی درخواست کر سکتے ہیں، جو بلا اجرت دی جائے گی۔

برے رواجوں اور فضول خرچیوں کو کم کرو۔ جو روپیہ بچے اس کو اپنے گھروں اور گاؤں کی صفائی پر لگاؤ۔ یہ ہم سب کا فرض ہے۔

۶۔ جن کوچیوں نے اپنے کنال گاؤں کے نزدیک بنائے ہوئے ہیں۔ اور ان کی وجہ سے گاؤں کے رہنے والوں کو بدبو کی سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اور صحت پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ ایسے کنال آبادی سے دو سو گز کے فاصلہ پر عام گزرگاہ یا پانی کے کوؤں سے دور بنائے جائیں۔

۷۔ مردہ جانوروں کا چمڑا اتارنے والوں کو خاص ہدایت کی جائے کہ مردہ جانوروں کی کھال آبادی سے دو سو گز کے فاصلہ پر عام گزرگاہ یا چشمہ آب رسانی سے دور اتارا کریں۔ اور جانوروں کی لاشوں کو دفن کر دیا کریں۔

۸۔ ایسے کنویں اور تالاب اور گڑھے جو استعمال نہ ہوتے ہوں۔ مگر آبادی کے اندر یا گرد نواح میں واقع ہوں۔ اور جہاں پانی جمع ہو کر بدبو اور مچھر پیدا کرتا ہو۔ ان کو مٹی سے بھر دینا چاہیئے۔ بڑے بڑے تالاب جو گاؤں کے قریب ہوں، اور مشترکہ ملکیت ہوں۔ ان کو چھوٹے چھوٹے قطعات کی صورت میں اس شرط پر فروخت کر دینا چاہیئے کہ خریدار ان کو میعاد مقررہ کے اندر پُر کر دے۔ اس طرح جو آمدنی ہو۔ وہ صحت عامہ پر صرف کی جائے۔ چھوٹے چھوٹے گڑھوں کو جن میں برساتی پانی جمع ہو کر ملیریا

باقی بر صفحہ (۸)

عالم ترک مسکرات

بلدہ ومضافات

اشاعت ومظاہرہ

چیکٹ پلی - م ۲۸ و ۲۹ بہمن سنہ ۱۳۵۵ف

چیکٹ پلی ایک چھوٹی سی آبادی ہے جو نارائن گوڑہ اور مشیر آباد کے درمیان بجانب مشرق آباد ہے اس آبادی کے قریب ہی سیندھی کا ایک زبردست کمپونڈ واقع ہے۔

۲۸ بہمن سنہ ۱۳۵۵ف کے شام کو مسٹر مانک راؤ نے آبادی میں گشت لگایا مختلف قسم کے اشتہارات تقسیم کرتے ہوئے عوام کو ذہن نشین کروایا کہ نشہ آور اشیاء کا استعمال ہر طرح مضرت رسان ہے ترک مسکرات کا خیال عوام کو بہت بھایا۔ چنانچہ انہوں نے دوسرے دن بھی اپنی آبادی کو آنے کی دعوت دی۔

۲۹ بہمن سنہ ۱۳۵۵ف کے شام کو عوام کی خاص دعوت پر جلسہ ترتیب دیا گیا۔ مجمع کافی تھا۔ میا جک لنٹرن کے ذریعہ ترک مسکرات کے فوائد کو واضح کیا گیا جس کو حاضرین نے بے حد پسند کیا۔ ان ہر دو ایام میں مسٹر لنگنا کمبا زیٹہ نے اس خصوص میں کافی دلچسپی لی اور ہمارے مبلغ کو ممکنہ سہولت بہم پہنچایا جس کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے

قدیم ملے پلی جاگیر دار گیٹ (احاطہ دارالمطالعہ عام) یکم اسفندار سنہ ۱۳۵۵ف

ترک مسکرات کا پرچار

حسب خواہش ارکین دارالمطالعہ عام ملے پلی صدر انجمن ترک مسکرات کی جانب سے بغرض پرچار مسٹر پی راگھویندر راؤ روانہ کئے گئے۔ صاحب موصوف نے میجک لنٹرن شو بتلانے سے قبل اردو اور تلنگی میں حاضرین جلسہ سے مخاطب ہوکر اعلیحضرت بندگانعالی کے فرمان خسروی مشرف شدہ ۱۰ ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۳۵۲ھ کا حوالہ دیتے اور چھٹی صدر انجمن ترک مسکرات کی تشکیل وتاریخ پر نظر ڈالتے ہوئے انجمن مذکور کی پالیسی اور

اغراض و مقاصد کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا۔ پینے کے نتائج اور مسکرات کے گوناگوں نقصانات کو ایک مؤثر پیرایہ میں حاضرین پر واضح کیا۔ حاضرین کی تعداد کافی تھی یعنی معزز اراکین دارالمطالعہ مذکور نے اپنی کوشش سے بالخصوص مزدور پیشہ اشخاص اور طلباء کو جو قوم کے نونہال پودے اور مستقبل کے شہری ہیں۔ کافی تعداد میں جمع کئے تھے۔ حاضرین جلسہ بہت متاثر ہوئے۔ میجک لینٹرن شو کے اختتام پر چند اراکین دارالمطالعہ نے اسی موضوع پر تقاریر کیں۔ زاں بعد اراکین دارالمطالعہ اور حاضرین جلسہ کا منجانب انجمن شکریہ ادا کرتے ہوئے جلسہ برخاست کیا گیا۔

اضلاع و دیہات

صدر انجمن ترک مسکرات کا زبردست دیہی پروگرام

ریاست حیدرآباد مجموعہ ہے ان (۲۲) ہزار دیہات کا جو بلدہ حیدرآباد کے چاروں طرف سینکڑوں میل کے فاصلہ تک آباد ہیں۔ انہیں دور افتادہ مقامات میں ریاست کے ڈیڑھ کروڑ باشندے مسکون ہیں۔ جو لاعلمی اور دیگر وجوہات کی بناء پر کئی ایک برائیوں کے شکار ہیں۔ جن میں سے ایک نشہ بازی ہے۔ جیسے کہ معزز صدر نشین صاحب صدر انجمن ترک مسکرات نے اپنے ایک محققانہ مقالہ میں حساب لگایا ہے۔ یہ آبادی اس نشہ بازی کے خاطر ٹیکس کی صورت میں ہو یا وقت کی صورت میں بد امنی پر ہو یا بیماری پر دس کروڑ روپیہ (یعنے ایک ہزار لاکھ روپیہ) ہر سال برباد کر دیتی ہے۔ اگر اب بھی بچوں اور بچیوں کو اس عادت بد سے نہ بچایا جائے تو مستقبل بعید میں بھی ملک دکن راہ ترقی پر گامزن ہونیکی کم امید ہے۔ صدر انجمن نے اس امر کو محسوس کیا ہے۔ اور اسی لئے راست دیہاتیوں تک ان کے عورتوں اور بچوں تک پہنچکر "سندیش پاک لب" سنانے اپنے مبلغین کو ماہ آذر سنہ رواں سے مختلف دیہات پر روانہ کر رہی ہے۔

یہ ایک ایسی تحریک ہے جسکی ضرورت ہر طبقہ کے لئے ہے اور یہ اتنی ہی ضروری ہے جتنی ایک پلیگ زدہ آبادی کے لئے تخلیہ کی۔ اب صدر انجمن کی کارگزاری کا گوشوارہ ملاحظہ فرمائیے۔ بدوران ماہ آذر (۷) دیہات میں (۹) جلسے ترتیب دئے گئے۔ بدوران ماہ دے (۹) دیہات میں (۹) جلسے ترتیب دے گئے۔ اور ماہ بہمن میں (۶) دیہات میں (۷) جلسے ترتیب دے گئے۔ اوران تین مہینوں میں صدر انجمن کے چار نئے شاخوں کا قیام عمل میں آیا ہے۔

تفصیلات درج کرنے کے پہلے ہم عوام سے استدعا کرتے ہیں کہ صدر انجمن کی کارگزاری نیز ملک دکن کی خدمت گزاری کا لحاظ کرکے انجمن کی رکنیت کو قبول فرمائیں جس کے لئے صرف عم کا چندہ مقرر ہے۔ خوش باش حضرات رسالہ کی خریداری قبول فرمائیں جس کے لئے صرف عہ سالانہ چندہ مقرر ہے۔

شاندار جلسہ

منگال (دھوبی پیٹھ) م ۲۲ بہمن ۱۳۵۰ف

منگال (دھوبی پیٹھ) شنکرپلی اسٹیشن سے ۳ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ چند دن ہوے یہاں کی آبادی میں نشہ سے بیزارگی پیدا ہوگئی ہے۔ اور ایک مخصوص تعداد سیندھی شراب سے قطعاً پرہیز کررہی ہے۔ قارئین ان واقعات کو پڑھ کر ضرور خوش ہونگے۔

اس موضع میں ۲ بہمن ۱۳۵۰ف کو ایک شاندار جلسہ ترتیب دیا گیا تھا۔ تیاریاں دو روز پہلے سے شاندار پیمانہ پر شروع کی گئیں ایک وسیع پنڈال قائم کیا گیا جن میں نہ صرف گاؤں کی ساری آبادی بلکہ اطراف مواضعات کے باشندے بھی شریک تھے۔ مسٹر مانک راؤ نے دو تین گھنٹہ حاضرین کو مخاطب کیا پہلے قیام شاخ صدر انجمن کی ضرورت کو بتلانے کے بعد میجک لینٹرن کے ذریعہ نہایت دلچسپ اور طویل تقریر کی جس کا حاضرین پر بہت اچھا اثر ہوا۔ مسٹر چینا ریڈی متعلم ایم، بی، بی، ایس و معتمد اسٹوڈنس کانفرنس نے جو بطور خاص اس جلسے کیلئے بلدیہ سے آئے ہوئے تھے تا ختم جلسہ انتظام میں مشغول تھے۔ اس جلسہ کو کامیاب بنانے میں جناب ونکٹ رام راؤ اور جناب ملا ریڈی صاحبان نے بطور خاص حصہ لیا ہے۔ جنکا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ اس خصوص میں یہ واضح کرنا بیجا نہ ہوگا کہ جناب ونکٹ رام راؤ صاحب کو اس تحریک سے بہت پہلے ہی سے دلچسپی ہے۔ چنانچہ انہوں نے بہ ادائی عہ رسالہ کی خریداری کو قبول فرمایا ہے۔

دیورکنڈہ۔

جناب معتمد صاحب انجمن دیورکنڈہ کا ایک مراسلہ مظہر ہے کہ بتاریخ ۱۳ بہمن ۱۳۵۰ف ایک جلسہ عام

بمقام دیول ستیار اچیندرجی بوقت دس بجے شام منایا گیا۔ ابتداً بھگوان کی تعریف میں نظم پڑھی گئی معتمد صاحب انجمن ہذا نے مسکرات کے استعمال سے ہونے والے نقصانات کو معتمد صاحب انجمن نے حاضرین جلسہ کو پڑھ کر سنایا۔ اور دیگر تقریریں بھی ہوئیں۔ حاضرین کی تعداد تقریباً ۱۰۰ تھی ختم جلسہ پر حضور پرنور کی عمر و اقبال میں ترقی کی دعا کی گئی۔

رائے راؤ پیٹھ جمیلا پیٹھ۔ ۱۱ بہمن ۱۳۱۵ف

دلچسپ مظاہرے

گزشتہ اشاعت میں ان مواضعات سے قارئین کو تعارف کروایا گیا تھا۔ اور یہ بھی واضح کیا گیا تھا کہ ان چھوٹے سے دو مواضعات میں کوئی (۱۰۱) اشخاص صدر انجمن کی رکنیت قبول فرما چکے ہیں۔ و نیز صدر انجمن کی ایک شاخ بھی قایم کی جاچکی ہے۔ عموماً یہاں پر ہر پونم (بدر) کو عوام کا اجتماع ہوتا ہے۔ کارکنان شاخ ہذا مسکرات کے استعمال سے ہونے والے نقصانات کو واضح کرتے ہیں۔

اس قسم کے ایک اجتماع کے موقع پر صدر انجمن سے درخواست کی گئی کہ کسی دلچسپ پروپیگنڈہ کا انتظام فرمایا جائے۔ چنانچہ مسٹر مانک راؤ روانہ کئے گئے

ایک میدان میں ہر دو مواضعات کے باشندے جمع ہوئے۔ جناب نرسمہوان ریڈی صاحب وطن دار کنٹہ اپور نے جلسہ کی صدارت فرمائی، مسٹر پانڈو رنگم صاحب نے پرجوش تقریر فرمائی۔ زاں بعد صدر جلسہ نے فرمایا کہ ہر طرح کی ترقی کا راز ترک مسکرات ہے۔ زاں بعد مبلغ صدر انجمن نے فانوسی تقاریر کے ذریعہ حاضرین کو ذہن نشین کروایا کہ سیندھی و شراب نہ غذا ہے نہ دوا۔ وہ نہ صرف بے سود ہیں بلکہ نقصان رسان ہیں۔ انعقاد جلسہ کے لئے اندھیری راتوں کے مقابلہ میں چاندنی راتیں زیادہ مفید اور مصلحت آمیز ہو سکتی ہیں۔ لیکن عین پونم کے دن جبکہ چاند اپنی پوری بہار دکھا رہا ہو پیٹر و مکس کے چلنے والی میجک لنٹرن سے مظاہرہ کرنا کھلے میدان میں ناممکن ہو جاتا ہے۔ امید کہ کارکنان ترک مسکرات آیندہ اس امر کو ملحوظ رکھینگے باوجود اسکے ایک گھنے درخت کے سایہ میں ایک گھنٹہ تک نہایت کامیابی کے ساتھ مظاہرہ کیا گیا۔ لیکن پبلک کی بڑھتی ہوئی خواہش کا تقاضا تھا کہ ایک اور قصہ بتایا جائے۔ اور اس عرصہ میں وہ درخت بھی ہمیں اپنے سایہ عاطفت سے ہٹا دیا تھا۔ اسلئے مجبوراً جلسہ اس جگہ سے برخاست کیا جاکر چاوڑی کے سامنے منعقد کیا گیا۔ جہاں پر نوجوان کارکنان کی امداد سے بہت جلد انتشار جلسہ کو جو بوجہ نقل مقام ہو رہا تھا۔ قابو حاصل کیا گیا۔ اور تقریباً رات کے بارہ بجے تک ایک دوسرا قصہ جسکا نام "راجنا" ہے۔ تفصیلاً

دکھلایا اور سمجھایا گیا۔ اس پروگرام کا ان دیہاتیوں پر اچھا اثر ہوا۔

اورنگ آباد ۔ ۲۲ بہمن ۱۳۵۰ ف

خاص میدک میں پلیگ شایع ہونے اور آبادی تخلیہ کی پریشانی میں رہنے کی وجہ افسوس کہ پرچار کا موقع نہ مل سکا ۔موضع اورنگ آباد یہاں سے (۵) میل کے فاصلہ پر واقع ہے ۔ ۲۲ بہمن ۱۳۵۰ ف کو شام کے ساڑھے چھ بجے سے ساڑھے آٹھ بجے تک میجک لیانٹرن شو کیا گیا۔ حاضرین میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اس جلسہ کے انعقاد کے سلسلہ میں مسٹر وٹھل راؤ منصبدار اور مسٹر رام سبا راؤ شرما نے اپنے خدمات کو پیش کیا۔ ایسے مفید ملک تحریکوں میں نوجوانوں کی دلچسپی قابل داد ہے ۔ہم انہیں مبارک باد دیتے ہیں ۔

تیرپول ۔ ۲۴ بہمن ۱۳۵۰ ف

خاص جلسہ

یہ موضع مستقر ضلع میدک یعنے سنگاریڈی سے ۶ میل کے فاصلہ پر واقع ہے مسٹر جی رام ریڈی صاحب وکیل نے خاص طور پر تاریخ متذکرہ صدر میں یہاں جلسہ کا انتظام فرمایا۔ رات کے آٹھ بجے تک گاؤں کی ساری آبادی چاوڑی کے سامنے ایک میدان میں جمع ہوگئی ۔

نشہ باز انسان خود اپنے لئے اپنے خاندان کیلئے پھر اس گاؤں والوں کیلئے جنکے ساتھ ساتھ وہ رہتا ہے ہو کیسے تکلیف دہ ہوتا ہے واضح کرتے ہوئے مسٹر مانک راؤ نے ایک قصہ میجک لینٹرن کے ذریعہ تبلایا جسمیں ایک شخص کے ترک مسکرات کے ماقبل و مابعد کے حالات زندگی پر تفصیلاً روشنی ڈالی گئی ۔

سنگاریڈی ۔ ۲۵ بہمن ۱۳۵۰ ف ۔ قیام انجمن

یہ ضلع میدک کا مستقر ہے ۔یہاں کی ریشمی صنعت مشہور ہے ۔مستقل طور پر مستقر و اطراف میں ترک مسکرات کا پرچار جاری رہنے کا انتظام ضروری تھا ۔اسلئے یہاں پر صدر انجمن ترک مسکرات کی ایک شاخ قائم کرنیکی مبلغ موصوف نے کوشش کی جو کامیاب رہی ۔ جس کے صدر پنڈت وینکٹ راؤ صاحب وکیل اور معتمد پنڈت جے رام ریڈی صاحب وکیل ہیں ۔

تشہیر کا بہترین ذریعہ رسالہ ترک مسکرات ہے ۔

رسالہ ترک مسکرات
جلد ۶
نمبر ۱۰
دشمن ہے نشہ آبرو و جان و مال کا
بس بس بلا کو چھوڑ چھڑا کر رہیں گے ہم
ماہ شہریور ۱۳۵۱ ف
معتدل
ابتدا کی
انتہا یہ ہے

حیدرآباد کوآپریٹیو انشورنس سوسائٹی محدود بشیرباغ روڈ حیدرآباد دکن

واحد ملکی انجمن بیمہ

شاندار ترقی کاروبار بابتہ سنہ ۱۳۵۱-۵۰ ف

بتاریخ ۳۱ امرداد ۱۳۵۱ ف

کاروبار وصول شدہ بابتہ سال ۱۳۵۱-۵۰ ف زائد از (۱۸) لاکھ
جملہ کاروبار وصول شدہ برختم امرداد ۱۳۵۱ ف (۸۰) لاکھ
محفوظات (۲) لاکھ سے زائد

کاروبار ادا شدہ بابتہ سال ۱۳۵۱-۵۰ ف زائد از (۱۵) لاکھ
جملہ کاروبار ادا شدہ برختم امرداد ۱۳۵۱ ف (۶۴) لاکھ
لائف فنڈ (۵) لاکھ سے زائد

اخراجات کا تناسب (۲۶) فیصدی کم

اگر آپ کو مستقبل کی فکر ہے اور آپ اپنے پسماندگان کا خیال رکھتے ہیں یا ان کیلئے
کچھ سرمایہ فراہم کرنا چاہتے ہیں تو ہم سے فوراً مشورہ کیجیے

صدر دفتر بشیرباغ روڈ حیدرآباد ٹیلیفون نمبر (۲۳۴۴)

ملاحظہ ہو صفحہ ۴

صدر نشین

عالیجناب نواب مرزا یار جنگ بہادر صدر نشین جوڈیشل کمیٹی

نائب صدر نشین

عالیجناب دیوان بہادر ایس۔ آر وامدوا اینگار۔ ایم بی ای، اڈوکیٹ

ارکان

جناب راجہ بہادر وینکٹ راما ریڈی او بی ای   جناب سی سی۔ پال او بی ای

جناب ریورنڈ ایف سی۔ سیاکٹ   جناب راجہ بہادر بشیشر ناتھ

جناب نواب امین جنگ بہادر   جناب نواب مہدی نواز جنگ بہادر

جناب مولوی سید محمد حسین صاحب جعفری

فہرست مضامین

نظم

از جناب مولوی سید عبد اللطیف صاحب لطیف مدرس کریم نگر

—(*)—

انسان کو سیہ کاری کی جرأت دلاتی ہے
یارانِ ہم پیالہ سے صدمے دکھاتی ہے
منھ سے اُترتے وقت کے انداز دیکھیے
لب و زبان و آنکھ کو تڑپائے جاتی ہے
گھر بک گیا زمین لٹی اس کے شوق میں
خوش باش کو بھی راہ مصیبت بتاتی ہے
بچوں کو بھوکے مارتی ہے اپنے دوست کے
بیوی کو آہِ سرد کے لقمے کھلاتی ہے

———

رسالہ
ترک مسکرات
سنہری باتیں
لارڈ کرزن
نشہ وہ جذام ہے جو عوام کی زندگی کو کھائے جاتا ہے۔

تحریک ترک مسکرات اور انسداد بیرحمی جانوران

از جناب مرزا محمد عسکری کاظمی صاحب شیدا (حیدرآبادی)

تصاویر رسالہ اور ایک عبرتناک واقعہ

رسالہ ترک مسکرات میں تصاویر عبرت انگیز کا سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے ایک سرورق پر اور ایک اندر (دوسرے صفحہ پر) تصویر طبع ہوا کرتی ہے جو از حد عبرت انگیز ہوتی ہیں۔ ان تصاویر کی نوعیت جدا اور پہلو مختلف ہوا کرتے ہیں۔ جو حالات کی صحیح کیفیت ظاہر کرتے ہیں اور ہر نشہ باز کیلئے نصیحت آمیز ہوا کرتی ہیں (تصویر ملاحظہ ہو ٹائیٹل صفحہ ۲)

میرے روبرو ماہ امرداد ۱۳۱۰ف کا رسالہ ہے۔ جسکے دوسرے صفحہ پر دو تصاویر ہیں جس میں مختلف پہلو دکھلائے گئے ہیں۔ اس کا عنوان ہے۔ "سیندھی کے استعمال کے بارے میں انسان جانوروں سے بدتر ہیں"۔ اس تصویر کو دیکھ کر ہم یوں سمجھ لیں کہ ایک شخص سیندھی کا گھڑا لے کر جنگل سے گزر رہا تھا۔ ادھر سے ایک جنگلی ہاتھی نکلا جس کو دیکھ کر وہ آدمی سیندھی کا گھڑا چھوڑ کر بھاگ گیا۔ کچھ دیر کے بعد گھوڑا، گائے، بکری، بلی، اور گدھا ادھر آ کر جمع ہوئے اور ان سب جانوروں نے اس نئی چیز کو دیکھا تو انھوں نے غور کرنے کے بعد اس کو سونگھا اس کی بو سے نفرت ہوگئی۔ اور انہوں نے اپنا منھ پھیر لیا اور وہ آدمی جو دوسروں کے لئے سیندھی کا گھڑا لے کر جا رہا تھا اس نے جا کر جنگلی ہاتھی کا واقعہ اپنے ساتھیوں سے کہا۔ وہ سب مل کر جنگل میں آئے۔ جن کو دیکھ کر سب جانور ڈر گئے اور جنگل میں دم دبا کر بھاگ گئے۔ دوسری تصویر میں — اشرف المخلوقات انسان جو مختلف قوموں کے افراد تھے انہیں سے ہر شخص سیندھی کے گھڑے کو حاصل کرنے اور پینے کیلئے کوشاں ہے۔

میں یہ غور کرتا رہا کہ کیا حقیقت میں ارزل المخلوقات حیوان نشیلی اشیا کو ناپسند کرتے ہیں۔ ایک دن اتفاق سے ایک سرکس میں گیا تھا۔ جہاں ہزاروں تعلیم یافتہ شوقین جانوروں کے کرتب کا تماشا دیکھنے کے لئے جمع تھے۔ سرکس کی کمپنی نے مختلف شیروں۔ بندروں۔ بکروں۔ ریچھوں سے ایسے ایسے تعجب خیز کمالات دکھلائے کہ میں ششدر رہ گیا۔ میں نے

اس سے قبل مداری کو ایک آنہ دے کر جمال بی اور مرد وڑ خاں کا مصنوعی گھریلو جھگڑا دیکھا تھا۔ اور بکری کا مختلف بلندیوں پر چاروں پیروں کو ملا کر کھڑا ہونا دیکھ چکا تھا۔ میں نے اس کے متعلق مختلف جہاندیدہ لوگوں سے دریافت کیا۔

سرکس والوں اور مداریوں کا کسب معاش وہ جانوروں کو کیسے سدھاتے ہیں۔

مجھے معلوم ہوا کہ مداری اور سرکس والے ان بے زبان جانوروں کو سدھاتے ہیں اور سدھانے کے لئے انکی چارہ میں مختلف نشیلی اشیاء کی بتدریج آمیزش کر دیا کرتے ہیں۔ انکو اس مخصوص عادت سے مجبور اور لاچار پا کر جیسا وہ چاہتے ہیں سدھا لیتے ہیں۔ اس کے بعد وہ عوام کے سامنے ان کا مظاہرہ کر کے اپنا پیٹ پالتے ہیں۔ کیا عوام نے اس کے نتائج پر کبھی غور فرمایا کہ ان بے زبان جانوروں کا آخر کیا نتیجہ ہوتا ہے۔ اور دوسروں کو اس سے کیا نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔

اکثر دیکھا گیا ہے کہ ان جانوروں کو اگر وقت پر مقررہ مقدار میں نشہ نہ دی جائے یا اس کی مقدار زیادہ ہو جائے تو یہی جانور دوسروں کے لئے وبال جان ہو جاتے ہیں۔ بسا اوقات وہ اپنے محافظوں اور مالکوں پر ہاتھ صاف کرتے ہیں۔ یا اگر انکی گرفت سے بچ بھی جائیں تو پر امن رعایا کو اس سے ہر طرح کا نقصان پہنچ سکتا ہے یا وہ خود تڑپ تڑپ کر اپنی جان دے دیتے ہیں۔

دسہرہ اور دیوالی کے موقعوں پر گھریلو مظاہروں پر غور کیجئے۔ اکثر گولیوں کا طبقہ خود سیندھی کا استعمال کرتا ہے۔ اور زرق برق کپڑے پہن کر اپنے خریداروں کے گھروں پر ناچتے گاتے ہوئے آتا۔ لیکن ساتھ ہی اپنی بھینسوں اور گایوں کو رنگ آمیزی کر کے سجا کر سیندھی پلا کر ڈنکے کی چوٹ رستوں سے گزرتا اور انعام حاصل کرتا ہے۔

کیا مویشی سیندھی شراب پی کر مست نہیں ہوتے؟ نشیات کے استعمال سے انکے اندرونی اعضاء پر اثر نہیں پڑتا ہو کیا انکے دودھ کے ذائقہ اور خاصیت پر اثر نہیں ہوتا؟ ان امور کے علاوہ تانگہ والے اور جھٹکہ والے اور دیگر گاڑی بان جو اپنی گاڑیوں کو کرایہ پر چلا کر زندگی بسر کرتے ہیں ان میں سے تقریباً ۹۵ فی صدی اشخاص ایسے ہوتے ہیں جو اپنے گھوڑے یا بیل کو کسی نہ کسی نشہ کا عادی ضرور کر لیتے ہیں۔

جانوروں کو استعمال کرانے کے نشے

کوئی تو اپنے گھوڑے کو علی الصباح ہفتہ میں ایک مرتبہ یا روزآنہ

افیون کا جوشاندہ کیا ہوا پانی چنوں میں ملا کر پلا دیتا ہے۔ کسی گھوڑے کو بھنگ یا چرس مٹھائی یا چارہ کے ساتھ کھلا دی جاتی ہے۔ اور بعض گھوڑوں یا بیلوں کے لئے سستا نسخہ دھتورہ یا کچیلے کا دیا جاتا ہے۔ یا کسی افیون کا استعمال کرایا جاتا ہے۔ جس کے عادی ہو کر گھوڑے اور بیل نشہ میں مست رہا کرتے ہیں اور مالک صبح سے شام تک دور دراز مقامات کی سواریاں کر کے اپنی آمدنی میں اضافہ کر لیا کرتے ہیں۔ دوسرا خاص فائدہ یہ ہوتا ہے کہ بغیر کھائے پیئے نشیلے جانور انکا کرایہ بلا دیتے ہیں۔

حیوان کو موٹا کرنے کے لئے سور کی چربی برسات کے موسم میں استعمال کرائی جاتی ہے۔ یا ناپاک خون کو حاصل کر کے اس کا پانی پلایا جاتا ہے۔

نشوں کے استعمال کرانیکا نتیجہ لیکن یہ بڑا طریقہ ہے۔ گھوڑے نشہ کے عادی ہو کر بہت عرصہ تک کام نہیں دیتے۔ کچھ مدت کے بعد وہ سواری کے قابل نہیں رہتے اور کرایہ داروں کو بوقت سواری مختلف تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ حیوان بے زبان بھوک سے مجبور ہو کر یا نشیلی شئے کے نہ ملنے کی وجہ سے یا نشہ کے زیادہ اثر سے بجائے سیدھی منزل جانے کے مختلف اسمات جانے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ اور باوجود انتہائی زد و کوب کے اپنی تیز رفتاری نہیں دکھلا سکتا۔ جبکہ کچھ دور چل کر منزل پر پہنچنے سے پیشتر اپنا تھان بیچ سڑک کو منتخب کر لیتا ہے۔ اور اگر اس کا کچھ بس نہ چلا تو بیٹھنے یا لیٹنے کی ہڑتال کر دیتا ہے۔ گاڑی ایک قدم آگے نہیں بڑھتی۔ گاڑی بان زد و کوب سے عاجز ہو کر گاڑی کے نیچے اتر آتا ہے۔ اور اس کو اٹھا کر کچھ دور چلتا کر دیتا ہے۔ اس طرح ایک منزل سے دوسری منزل تک بیسیوں مرتبہ لوکل ٹرین کی طرح ہر اسٹیشن پر رک جاتا ہے۔ اس سے پردہ نشین عورتوں کو اور کم سن بچوں کو از حد تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پردہ میں عورتوں کی بے پردگی ہوتی ہے۔ دفاتر کے جانے والے وقت پر دفتر کو نہیں پہنچ سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ تجربہ کار اشخاص صرف بس پر جاتے ہیں یا پیدل جانا پسند کرتے ہیں۔ ایسی فلک سیر گاڑیوں کی طرف رخ نہیں کرتے۔

اکثر لوگوں کا عینی مشاہدہ ہوگا کہ ایسے حیوانوں کی وجہ سے سڑکوں پر بیسیوں حادثے ہو جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے پولیس کو اپنے دوسرے اہم کام چھوڑ کر تکمیل ضابطہ کر کے چالان پیش کرنے پڑتے ہیں اور عدالت کا کافی عزیز و قیمتی وقت ضائع ہو جاتا ہے۔

سواریوں کو تکلیف اور جراحت پہنچتی ہے ۔ راستہ رک جاتا ہے ۔ گاڑی بان پر جرمانہ ہو جاتا ہے۔

خانگی ضروریات اور فوجی اغراض میں ایسے گھوڑوں کو خریدنا چاہئے

اکثر لوگ بوجہ تیز رفتار گاڑیوں کے عنقا ہو جانے اور پیٹرول نہ ملنے کی وجہ سے پھر قدیم دور کو پسند کر رہے ہیں ۔ اس لئے ہر جگہ فٹن ۔ بگھی ۔ لینڈو ۔ تانگے ۔ چھٹکے ضروریات حمل و نقل کے لئے خریدے جا رہے ہیں جن کے لئے گھوڑے بھی خریدے جا رہے ہیں ۔ علم سالوتری کے نہ جاننے کی وجہ سے ناتجربہ کار خریداروں کو بہت پریشان ہونا پڑتا ہے ۔ اور فوجی اغراض کے لئے ایسے گھوڑے آخر چل کر بیکار ثابت ہوتے ہیں ۔ کیونکہ چند روز گھوڑا کام دیتا ہے اسکے بعد اس کی حالت بدل جاتی ہے وہ تھوڑی دور چل کر ہانپنے لگتا ہے ۔ اس کے ہاتھ پیر کھینچنے لگتے ہیں کیونکہ انکی مقدار مقررہ نشہ اس کو حاصل نہیں ہوا ہے ۔ جو صرف اس کے سابق مالک کو ہی معلوم ہے ۔ اسی وجہ سے گھوڑا کسی مصرف کا نہیں رہتا اور اگر ایسے وقت اس کا صحیح علاج نہ کیا جائے تو وہ موجودہ مالک کو داغ مفارقت دے جاتا ہے ۔

نشہ خور گھوڑوں اور بیلوں کا علاج

اگر جانور چارہ نہ کھائے اور مقررہ وقت پر منہ نہ ہلائے اور کچھ دور چل کر ہانپنے لگے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ جانور نشہ کا عادی ہے تین چار روز تک اس کو مولی کا استعمال کرانا چاہیئے ۔ اور اس کے استعمال سے نشہ اس کا ہرن ہو جائیگا ۔ اس کے بعد کسی قریبی دواخانہ حیوانات میں (Animal Mixture) لے کر دیا جائے جس سے گھوڑے یا بیل کا پیٹ صاف ہو جائیگا ۔ یا پیاز اور بیگن کھلا دیا جائے تب ممکن ہے کہ غذا گھانس چارہ کھائے اور اس کی عادت دور ہو جائے ۔

انجمن انسداد بیرحمی جانوران سے استدعا

اب میری مخلصانہ استدعا ہے کہ انجمن مذکور اور اس کے ہمدرد و خدا ترس اراکین اور بہی خواہاں اس امر کی طرف اپنی توجہ مبذول فرمائیں اور کوئی ایسا لائحہ عمل تیار کریں کہ ان بے زبان جانوروں پر زد و کوب کے علاوہ ان ناجائز مظالم کا بھی سد باب ہو سکے ۔ ایسے لوگوں کو کیفر کردار پر پہنچانے سے صرف بے زبان جانوروں ہی کو فائدہ نہ ہوگا بلکہ عوام اور خود گاڑی بان بھی آئندہ آنے والی پریشانیوں سے محفوظ ہو کر ۔ اور اکثر حادثہ جات جو سڑکوں پر رونما ہوا کرتے ہیں ان میں کافی حد تک کمی ہو جائے گی ۔ جس کی وجہ سے نہ صرف راہ گیر محفوظ رہینگے بلکہ ان وارداتوں کی کمی سے پولیس کو دوسرے اہم کاموں میں کام کرنیکا زیادہ موقع ملے گا ۔ اور عدالت کا عزیز وقت بھی کسی حد تک محفوظ رہیگا ۔

مخصوص برائے

ہم یہ چاہتے ہیں کہ طلباء و طالبات میں انشاء پردازی اور افسانہ نویسی کی خواہش پیدا ہو ان کی اس قابلیت میں اضافہ ہو۔ نیز طلباء برادری میں نصاب کے علاوہ دیگر مفید اور ضروری امور کی نسبت سوچنے اُس کے متعلقہ ادب کا مطالعہ کرنے اور ان پر اپنے خیالات کا اظہار کرنے یا قلمبند کرنے کا شوق پیدا ہو۔ اور ساتھ ہی ساتھ ان میں ترک مسکرات کی ذہنیت بھی پیدا ہو۔
چنانچہ ہم نے طے کیا ہے کہ رسالہ کے ایک دو صفحے طلباء و طالبات کے مضامین کو شائع کرنے کے لئے مختص کر دئے جائیں۔ شاید طلباء اس خیال سے کہ اُن کے مضامین عام معیار پر نہ اتریں گے مضمون نویسی کا اقدام نہ کریں۔ اس لئے ہم یہ امر واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ مضامین افسانے و مکالمے وغیرہ اس طالب علم کے تعلیمی معیار کی روشنی میں جانچے جائیں گے نہ کہ عام معیار پر۔
ہم امید کرتے ہیں کہ طلباء و طالبات ضرور اس موقع سے فائدہ اٹھائیں گے۔

ادارہ

مضامین کے متعلق دو باتیں

مضامین اردو، تلنگی، مرہٹی، کنڑی اور انگریزی جس کسی زبان میں چاہیں بھیجے جا سکتے ہیں۔

ہر ماہ فصلی کی ۵ اتر تاریخ تک مضامین روانہ کئے جا سکتے ہیں۔
مضامین مختصر اور صاف خط میں لکھے ہوئے ہوں۔
مضمون نگار کا نام و پتہ ضرور درج ہو۔
اگر مضمون نگار مدرسہ سے متعلقہ کسی انجمن یا کشافی جماعت میں کوئی امتیازی حیثیت رکھتے ہوں یا انہیں امتحانات یا اسپورٹس میں امتیاز حاصل ہو تو درج کیا جائے۔
خط و کتابت کیلئے معتمد صاحب صدر انجمن ترک مسکرات حیدرآباد۔

طلباء و طالبات

تمباکو

جناب مرزا معین الدین بیگ صاحب متعلم بی اے

"تھوڑا تھوڑا پینے کو معمولی نہ سمجھو" یہ ڈاکٹر گشٹن کا قول ہے۔ شراب کی معمولی مقدار بھی غیر معمولی نقصان پہنچاتی ہے۔ ٹلڈن نے کہا ہے کہ شراب اور تمباکو کی جو بھی مقدار جسم میں داخل ہوتی ہے زہر کا اثر کرتی ہے۔ سر بی وی راسن لکھتے ہیں کہ الکحل اور نکوٹین سے بڑھ کر کوئی زہر انسان کو معلوم نہیں۔

تمباکو خواہ کسی شکل و صورت میں استعمال کیا جائے جسم انسانی کیلئے یقیناً زہر ہے۔ یہ مضر صحت پتی وحشی اقوام کی یادگار ہے۔ کولمبس نے پہلی دفعہ منہ سے دھواں نکالنے والی عادت کو امریکہ میں دیکھا سگریٹ، چٹا بیڑی، زردہ یہ تمام چیزیں تمباکو کے جوہر کو نہیں کھو سکتیں اور وہ زہر جو اس میں موجود ہے یقیناً جسم میں سرایت کرتا ہے۔ ہر ایک تمباکو نوش کی ناک اور حلق میں سوجن پیدا ہو جاتی ہے جسکی وجہ سے اس کی قوت شامہ گھٹتی جاتی ہے جسم کے نشو و نما کا انحصار غذا پر ہے لیکن غذا جب تک اچھی طرح تحلیل ہو کر خون میں جذب نہ ہو جائے۔ طاقت نہیں پیدا کر سکتی۔ اس کا عمل آنتوں میں ہوتا ہے لیکن تمباکو آنتوں کی قوائے جاذبیت کو گھٹا دیتا ہے۔ دل پر تمباکو نوشی کا جو اثر ہوتا ہے وہ نبض سے بھی ظاہر ہوتا ہے کیونکہ نبض دل کی حالت کا ایک سچا آئینہ ہے۔ تمباکو نوش کی نبض نہایت صاف طور پر بتلاتی ہے کہ اس کا دل جزوی طور پر مفلوج ہے۔ ماہرین فن کے تجربوں سے یہ امر پایہ تحقیق کو پہنچ گیا ہے کہ اس سے ضعف معدہ کو فائدہ نہیں پہنچتا بلکہ اکثر صورتوں میں ضعف معدہ پیدا ہو جاتا ہے۔ جب ہوا کے ذریعہ اس کے ذرات پھیپھڑوں کے خانوں میں پہنچتے ہیں ان کے اثر سے منہ سے خون آنے لگتا ہے جو قوتوں کو خراب کر دیتا ہے۔ اور تمام اعضاء میں گرمی پیدا ہو جاتی ہے۔ دماغ کمزور ہو جاتا ہے۔ قوت جاذبہ کم ہو جاتی ہے۔ حتی کہ اکثر اشخاص کی قبل از وقت موت کا سبب تمباکو ہی ہوتا ہے۔ غرض دنیا کے ڈاکٹر اور حکیم تمباکو کے خلاف ہیں۔

نکوٹین کیا ہے یہ سمجھنے کے لئے اتنا کہنا کافی ہوگا کہ یہ ایک روغنی اڑنے والی چیز ہے جس میں ایک خاص قسم کی تیز بو ہوتی ہے۔ تجربوں سے ظاہر ہے کہ خشک تمباکو کے فی صد اونس میں خالص نکوٹین کے دو اونس رہتے ہیں۔ اس نکوٹین میں نشہ آور اوصاف موجود ہیں۔

ایک ہی پیالہ

ڈرامہ نگار
رام گنیش گڈکری مرحوم

مترجم
جناب نارین راؤ صاحب ناظر باغات منصبدار

۳ باب ۳ منظر

(مقام - سدھاکر کا مکان ــــ سندھو نہایت افلاس کی حالت میں)
چکی پیس رہی ہے

سندھو - کون گیتا بائی آؤ (گیتا داخل ہوتی ہے) ٹلی رام کی طبیعت کیسی ہے۔

گیتا - جیسی تھی ویسی ہی ہے نہ کم نہ زیادہ لیکن بائی صاحبہ یہ آپ کی آواز اس قدر میٹھی ہے جو چکی کی آواز کو بھی میٹھا بنا رہی ہے۔

سندھو - کیا تم نہیں جانتیں۔ خواہش جیسے پھل - میرے بچپن میں پتاجی کے یہاں روز آنہ صبح ہماری داسی چکی پیستے ہوئے میٹھے گیت گاتی تھی - اور میں بستر پر پڑے پڑے ہنستی رہتی - ایک دن میرے دل میں بھی آیا کہ میں بھی اسی طرح گیت گاتے ہوئے چکی پیسوں شاید بھگوان نے اس وقت کی میری دلی آرزو معلوم کرلی - لیکن اسوقت وہ میری بال ہٹ (بچوں کی ضد) کو پورا نہ کر سکا - آج میری بدبختی سے وہ خواہش پوری ہوگئی وہ بات اچانک یاد آگئی ہو میں گا رہی تھی - شام کو یہ اٹا واپس کرنے پر مزدوری کیا ملے گی؟ -

گیتا - صرف چھ پیسے -

سندھو - کیا وہ پیسے اسی وقت نہیں مل سکینگے -

گیتا - کام کے پہلے مزدوری کون دیگا -

سندھو - کیا ہاتھ جوڑ کر گڑ گڑانے پر بھی نہیں مل سکتے؟

گیتا - یہ خاندان کبھی چوس کا ہے جان جاتے پر دمڑی نہ جائے لیکن اس وقت پیسوں کی کیا ضرورت ہے؟

سندھو - (خود) اب اس بھولی لڑکی کو کس طرح سمجھاؤں - گھر کی یہ حالت ہے کہ

چاول کا ایک دانہ بھی نہیں ہے۔ اُے پرماتما کو میرا آپ کے بھنڈاری اور ہم بھکاری کے بھکاری لیکن اس میں تمہارا کیا دوش۔ اپنے کرموں کا پھل بھوگنا ضروری ہے۔ میں نے پچھلے جنم میں کسی بھوکے کو دسترخوان سے ہٹائی ہوگی جس کی وجہ آج دانہ دانہ کے لئے محتاج ہونا پڑا ہے۔ شاید ہرے بھرے چمن سے گو ماتا کو ہانک دیا ہوگا۔ جس کی وجہ آج بچے کو بھی دودھ ملنا مشکل ہو گیا ہے۔ "اپنی کرنی آپ ہی بھرنی"۔

گیتا - پیسے کی ضرورت کس لئے ہے یہ تو فرمائیے۔

سندھو - گیتا بائی آج ہمارے گھر میں ان پورنا مائی (کھانا) روٹھ گئی ہیں۔ گھر میں چاول کا ایک دانہ تک نہیں ہے۔ مٹھی بھر چاول اُبال کر کسی عنوان آج کا دن ٹالنا ہوگا۔ میرے پاس دو پیسے رہ گئے ہیں وہ بھی بچے کے دودھ کیلئے۔

گیتا - ہائے بدبختی! ہاں میرے . . . (خود) اگر کھونگی کہ میرے پاس پیسہ ہیں تو یہ لینے سے انکار کریگی (ظاہر) نہایت عاجزی سے اگر کھونگی تو ایک دو تین چار پیسے مل سکتے ہیں۔ ابھی ابھی کھڑے کھڑے لے آتی ہوں۔

سندھو - بیٹھے بیٹھے بھی لاؤگی۔ اب اس کی ضرورت نہیں لیکن اچھا یہ دو پیسے کا دودھ جلدی سے بچے کے لئے لادے۔ مارے بھوک کے جب سے وہ تڑپ رہا ہے۔ تمہارے آنے تک میں اپنا پینا بھی ختم کر دونگی۔ تم آ ملانے جا کر ضرور ہی لا دینا۔ (سدھاکر داخل ہوتا ہے)

سندھو - میرے بھگوان آپ آگئے۔ لیکن یہ کیا حالت ہے۔ اُے پرماتما ایسی بھیانک حالت دیکھنا میرے تقدیر میں کیوں لکھا۔ (سدھاکر سامنے آکر کھڑے رہتا ہے)

سدھاکر - سندھو . . . ادھر . . . آ . . . مجھے اور بھی پینا ہے۔ زیادہ نہیں صرف ایک ہی پیالہ پیسے لا سندھو پیسے لا . . .

سندھو - ہاتھ میں پیسے کہاں سے لاؤں میرے پاس ایک کوڑی بھی نہیں ہے۔

سدھاکر - جھوٹ بکتی ہے۔ لا پیسے لا۔ لاتی ہے۔ یا جان لوں۔

سندھو - آپ کے چرنوں کی قسم صرف دو پیسے تھے وہ ابھی بچے کو دودھ کے لئے

دی ہوں اگر کہو تو بچے کی قسم لینے آمادہ ہوں۔

سدھاکر۔ بچے کے لئے تھے۔ گلا گھونٹ دے اس کا۔

سندھو۔ آپ کیا فرما رہے ہیں۔ بچے کے دودھ کیلئے پیسے نہ دوں۔

سدھاکر۔ میرے لئے نہیں اور اس کے لئے ہیں کیا بچہ مجھ سے زیادہ ہو سکتا ہے۔

سندھو تو بچی ورتا نہیں ہے۔ بدمعاش وہ حرامزادہ ہے میری اولاد نہیں۔ رام لال کی اولاد ہے۔

سندھو۔ بھگوان یہ میں کیا سن رہی ہوں۔ رام۔ رام،

سدھا - وہی۔ وہی رام لال کا ہے۔ اب اس کا خاتمہ ہی کر دیتا ہوں (ایک لاٹھی لے کر آتا ہے)

سندھو - بھگوان اب میں کیا کروں اگر شور مچا کر چار لوگوں کو جمع کرونگی تو نہ معلوم کیا حشر بپا ہوگا۔ اے پرماتما میرے جسم پر کا یہ پھٹا پرانا کپڑا بچے کو کسی طرح بچا لیگا۔ (لاٹھی سے مارتا ہے)

سندھو - ائے مرے بھگوان میرے اس پیارے بچے کو بچا۔

سدھاکر۔ تو بھی مر تیرے ساتھ اس حرامی کو بھی مرنے دے (بچہ مرتا ہے) (پدماکر داخل ہوتا ہے)

پدماکر ۔ ارے نالائق خونی شرابی یہ تو نے کیا کیا۔

سدھاکر۔ کچھ بھی نہیں ابھی مجھے پینا ہے زیادہ نہیں صرف ایک ہی پیالہ

(باقی)

بقیہ صفحہ ۱۸ — مؤثر پیرایہ میں بیان کیا جلسہ شکریہ پر برخاست ہوا۔

پریال گوڑ۔ ۱۱ آبان ۱۳۵۱ف ۳۰ طلبا نے اقرار ترک مسکرات کیا۔

جناب جے آدی نارائن گپتا صاحب وکیل معتمد انجمن شاخ تعلقہ پریال گوڑہ ضلع نلگنڈہ کا ایک مراسلہ (۵۶۶) مورخہ ۲۳ امرداد ۱۳۵۱ف موصول ہوا کہ یوم ترک مسکرات (۲۰ فروردی ۱۳۵۱ف) سے آج تک وقتاً فوقتاً ادب ترک مسکرات تقسیم کیا گیا۔ ۲۵ امرداد ۱۳۵۱ف کو مستقر بہ مدرسہ شبینہ بالغان میں ترک مسکرات کی تبلیغ کی گئی۔ نتیجہ کے طور پر ۳۰ طلبا نے اقرار ترک مسکرات کے فارم پر دستخط کئے۔ اور حلف لیا کہ آیندہ سے اس دشمن جان و مال کو کسی وقت اور کسی صورت میں بھی استعمال نہ کرینگے۔

افسانہ

ناخواندہ مہمان

از جناب مولوی سید بادشاہ حسین صاحب حیدرآبادی

حمید!

معاف کرنا بہت دن بعد تمہیں خط لکھ رہا ہوں ۔ لیکن یہ خط اتنا طویل لکھونگا کہ سب کی تلافی ہوجائیگی ۔ بات یہ تھی کہ ایک معاملہ میں اس بری طرح پھنسا ہوا تھا کہ خط لکھنا تو ایک طرف اس کا خیال کرنے کی بھی فرصت نہ تھی ۔ یہ معاملہ میرے ایک ناخواندہ مہمان سے متعلق ہے ۔ اور اگر اس میں میرے عقلمند نوکر جان نے مدد نہ کی ہوتی تو میں خیال نہیں کرسکتا اس کا انجام کیا ہوتا ۔

ہوا یہ کہ ایک صبح میں ابھی اپنے بستر پر کروٹیں ہی لے رہا تھا کہ جان کمرے میں داخل ہوا میں نے خیال کیا کہ وہ صبح کی چائے لایا ہوگا ۔ مگر نہیں وہ ایک ملاقاتی کی اطلاع دینے آیا تھا ۔ ظاہر ہے کہ میں ایسی حالت میں سوائے اس کے اور کہہ بھی کیا سکتا تھا کہ "کہدو صاحب گھر پر نہیں ہیں" جان میرا پیام پہنچانے واپس نہیں گیا ۔ بلکہ میری طرف گھور رہا تھا ۔ میں سمجھا کہ وہ اس جواب سے ناراض ہے ۔ اس لئے میں نے کہا: "اچھا یوں کہو کہ یہ صاحب سے ملنے کا وقت نہیں ہے وہ بے حد مصروف ہیں آپ اور کسی وقت تشریف لائیں" اس سے بھی اس کی تشفی نہیں ہوئی تو میں آنکھیں ملتا ہوا اٹھ بیٹھا اور کہنے لگا: "لاحول ولا یہ بھی کوئی وقت ملاقات کا ہے صبح ہوئی اور آدھمکے ۔ اچھا جان یہ تو بتاؤ کہ ہیں کون صاحب"

نواب علی حسین خاں بہادر ۔ اس نے جواب دیا ۔

"نواب علی حسین خاں بہادر" میں نے نام آہستہ سے دہرایا اور کافی دیر تک سوچنے کے بعد یہ کہنے پر مجبور ہوا ۔ "مگر مجھے تو یاد نہیں آتا کہ ان سے کہاں کی جان پہچان ہے ۔ کچھ کہا بھی انہوں نے زبانی" "دو سال سے میں انگلستان میں ہوں اور اس اثنا میں تو اس نام والے ہندوستانی سے تعارف نہیں ہوا ایسا معلوم ہوتا ہے وہ ابھی ہندوستان سے آئے ہیں" جان نے کہا "اچھا یہ بات ہے تازہ وارد ہیں کسی ہندوستانی

کی تلاش میں ہونگے کہ وہ انہیں یہاں متعارف کرادے۔ مگر اس نیک کام کے لئے مجھ ہی کو غرض کو پہچاننا کیا ضرور تھا اور وہ بھی اتنے سویرے۔

"نواب صاحب کے ساتھ ایک اور نوجوان صاحب ہیں۔ اگر میرا اندازہ غلط نہیں تو وہ اُن کے جوان صاحبزادے ہونگے۔

ارے توبہ ایک نہ شد دو شد۔ اچھا کپڑے تیار کر دو چلو مل بھی لیں۔ اپنے وطن کے آدمی ہیں۔

میں اس وقت جب کہ میں پتلون اور قمیص پہن کر ٹائی کے انتخاب میں منہمک تھا۔ نہ جانے کس طرح مجھے یک بیک خیال آیا کہ ہو نہ ہو یہ نواب علی حسین خاں بہادر ہمارے چچا ابا کے دوست نواب علی ہیں۔ ساتھ ہی اچھل پڑا اور جلدی جلدی کپڑے پہن کر ملاقات کے کمرے میں آیا۔

"معاف کرنا نواب صاحب" میں نے کہنا شروع کیا۔ بڑی دیر تک انتظار کرنا پڑا۔

کوئی مضائقہ نہیں باقر صاحب کیوں یہی ہے نا آپکا اسم شریف جی ہاں۔ بالکل ٹھیک۔

"یہ تعارفی خط آپ کے چچا ابا نے دیا ہے۔ انہوں نے ایک خط میرے حوالے کیا جس میں کام کے فقرے یہ تھے۔

"..... نواب صاحب میرے بھائی کے برابر ہیں اور اس لحاظ سے تمہارے چچا کے مماثل۔ اس لئے جس طرح تم میرے ساتھ پیش آتے ہو اسی طرح ان کے ساتھ بھی برتاؤ کرو!"

خط پڑھ کر میں نے نواب صاحب سے دریافت کیا "فرمائیے میرے لائق کوئی خدمت"

بات یہ ہے باقر صاحب کہ میں اپنی تصنیف و تالیف کے سلسلہ میں یورپ آیا ہوں۔ یہ میرا لڑکا شیر خاں ..... اوہو میں نے تو آپ سے تعارف ہی نہیں کرایا میرا شریک سفر ہے۔ اس کی بڑی خواہش تھی یورپ دیکھنے کی اس لئے میں نے ساتھ لے لیا آپ جانتے ہیں ہمارے ہاں کے لڑکے بیچارے کس طرح خانہ نشین ہوتے ہیں۔ بالکل اسی طرح میرا شیر بھی ہے۔ دنیا کو ابھی آنکھیں کھول کر نہیں دیکھا۔ اس کی تعلیم و تربیت بالکل ہندوستانی فضا میں ہوئی۔ رسم و رواج کی پابندیوں میں یہ ابھی تک جکڑا ہوا ہے۔ کبھی تنہا سفر کرنیکا موقع نہیں ہوا۔ یا تو ہمیشہ میں نے اپنے ساتھ رکھا یا پھر کسی اور

بزرگ کی نگرانی اس پر مسلط کر دی۔

میں اس لمبی چوڑی بے معنی تقریر کو بظاہر نہایت ادب ولحاظ کے ساتھ سن رہا تھا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ مجھے جماہیوں پر جماہیاں آ رہی تھیں اور جی بے اختیار چاہتا تھا کہ آنکھیں بند کر کے خراٹے لینے لگوں۔ مگر تقریر کا آخری حصہ جو انہوں نے خاص طور پر زور دے کر کہا اور میرا شانہ جھنجوڑ کر مجھ بلند کے مارنے کو چونکا کر گوش گزار کیا وہ یہ تھا کہ "میں فوراً ہی پیرس جا رہا ہوں۔ ایک مہینہ کے لئے۔ اس اثناء میں تم میرے بچے کی نگرانی کرنا اس نے لندن آج پہلی مرتبہ عمر بھر میں دیکھا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی آنکھیں چندھیا جائیں اور وہاں اس کو لندن کے خرافات سے ذرا پرے ہی رہنے دینا۔ شراب ہے۔ فواحش ہیں اور خدا جانے اس مغربی مرکز میں کیا کیا تعیشات کے سامان ہیں؟

خبردار اس کی بو بھی اس کے دماغ تک نہ پہنچنے پائے ورنہ ایک طرف تو میں کچھ اس بری طرح خبر لونگا کہ تم بھی یاد کرو گے اور دوسری طرف انصاف کرنے والا خدا روز قیامت تم سے جواب طلب کریگا۔

یقین کرو حمید مجھے نہ انکے جواب طلب کرنے کا خطرہ تھا اور نہ انکے خدا کا جو مجھے عذاب میں مبتلا کریگا۔ درآنحالیکہ انکے صاحبزادے صاحب نے گناہ کیا ہو مگر فکر تھی تو چچا ابا کی۔ تم جانتے ہو چچا ابا سے نبٹ لینا میرے بس کی بات نہیں۔ اسی خیال سے میرے دل میں آیا کہ کہہ دوں۔ حضرت مجھے معاف کیجئے۔ میں ایک ناخواندہ مہمان کی اس طرح نگرانی سے باز آیا۔"

لیکن نواب صاحب قبل اس کے کہ میں کچھ کہوں اٹھے اور مجھ سے رخصت ہونے لگے۔ اس اثناء میں صاحبزادے صاحب پر جو نظر ڈالتا ہوں تو بیچارے گردن جھکائے شرمیلے انداز میں نہایت بھولے پن سے کھڑے ہوئے مجھے ٹک ٹک دیکھ رہے ہیں۔

دیکھو شبیر۔ میرے پیرس سے آنے تک ذرا لندن کے تاریخی حالات طریقہ بود و باش اور طرز حکومت کا گہرا مطالعہ کر لینا ممکن ہے مجھے سفرنامہ لکھنے میں تمہارے مشاہدات کو بھی کام میں لانا پڑے۔ نواب صاحب نے فرزند سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور مجھ سے ذرا مسکراتے ہوئے فرمایا" باقر صاحب مجھے انگلستان کے قیدخانوں

پر ایک مضمون لکھنے کا خیال ہے تا کہ ہندوستان کے قید خانوں سے مقابلہ کر کے دکھا سکوں کہ وہ کتنی بری حالت میں ہیں۔ تم نہیں جانتے یہ قوم کی کتنی بڑی خدمت ہوگی۔ اچھا کیا تم اس موضوع پر کوئی چھوٹی سی کتاب بتا سکتے ہو۔ تا کہ میں اس سفر کے دوران میں مطالعہ کر سکوں۔

میں ذرا پریشان سا تھا کیونکہ میرا موضوع نہ تھا اور حقیقت یہ ہے کہ میں نے نہ کبھی ان کی متعلق کچھ پڑھا اور نہ انہیں دیکھا۔ میری اس گومگو کی حالت کا نواب صاحب نے خوب اندازہ کر لیا اس لئے "مگر نہیں تم دماغ پر بار نہ ڈالو میں خود ہی معلوم کر لونگا" کہہ کر چلتے بنے۔

جان ساری گفتگو کھڑا سن رہا تھا اور اس بات کا منتظر تھا کہ میں نئے مہمان کے متعلق اسے ہدایات دوں میرے قریب آیا اور کہا۔ صاحب ناشتہ تیار ہے۔

دو آدمیوں کا چاہیئے۔ میں نے جان سے کہا اور پلٹ کر صاحبزادہ شیر خاں سے دریافت کیا کیوں صاحبزادہ صاحب آپنے اتنے سویرے ناشتہ کاہے کو کیا ہوگا۔ جس کے جواب میں شیر خاں نے صرف سر کا اشارہ کافی سمجھا۔

کھانے کے دوران میں جان کو میں نے ہدایت کر دی کہ صاحبزادے صاحب کے لئے سونے اور بیٹھنے کے کمرے انکے حسب مرضی فوراً تیار کر دی مجھے چونکہ کالج جانے کی جلدی تھی اس لئے میں نے شیر خاں سے معافی چاہی اور فوراً ہی کالج کا رخ کیا۔ چاہتا تھا کہ شام کو ذرا جلدی آؤں۔ لیکن بعض بے تکلف دوستوں نے ایک تقریب میں کچھ اس بری طرح روکا کہ گھر واپس ہوتے ہوتے کافی رات ہو گئی تھی۔

شیر خاں اپنے کمرے میں ہیں۔ میں نے جان سے دریافت کیا۔ ابھی نہیں وہ باہر گئے ہیں اور کہا ہے کہ رات کو کھانے پر آپ انکا انتظار نہ کریں، اس اطلاع کے باوجود میں نے انکا انتظار کیا لیکن جب وقت زیادہ گزر گیا تو کھا پی کر کاروبار میں مصروف ہو گیا۔ رات زیادہ ہو گئی۔ اور میں سونے کے کمرے میں جا رہا تھا کہ شیر خاں کا خیال آیا۔

"کیا شیر خاں اپنی خوابگاہ میں ہیں" میں نے جان سے دریافت کیا۔

"جی نہیں وہ ابھی نہیں آئے"۔

اسی اثنا میں دفعتاً کسی کے باہر کے دروازے پر گرنے کی آواز آئی۔ میں چونکا اور جان دروازے کی طرف لپکا۔ ایک شخص فرش پر اوندھے منہ پڑا تھا۔ میں اور جان دونوں نے اس کو اٹھا کر بمشکل تمام ایک صوفہ پر لٹایا۔ تمہیں حیرت ہوگی یہ سن کر کہ وہ شخص شیر خاں تھا۔

شراب کی بو سے میرا دماغ پھٹا جا رہا تھا۔ اور میں نہیں چاہتا تھا کہ اس کے قریب ایک منٹ

بھی ٹھہروں لیکن نواب علی حسین خاں ـــــ نہیں چچا ابا کا خیال مجھے پریشان کر رہا تھا کہ یا اللہ اب کیا ہوگا ۔ صاحبزادے صاحب نے تو روز اول ہی پیٹ میں سے پاؤں نکالے ہیں ۔

جان انکا نشہ اتارنے کی ترکیب کر رہا تھا ۔ اور جب اس میں کامیاب نہ ہوا وہ انہیں بستر تک پہونچانے کی سعی کرنے لگا ۔

دوسری صبح میں نے ناشتہ پر صاحبزادے صاحب کو ایک لمبی چوڑی نصیحت آمیز تقریر گھول کر پلائی یہ سمجھ کر کہ وہ اس سے بے حد متاثر ہونگے ۔ مگر توبہ کرو ۔ انکے کان پر جوں بھی رینگی ہو ۔ میری داستان ختم ہوئی تو مسکرا کر کہنے لگے ۔ باقر صاحب آپ نے جو کچھ کہا وہ بالکل صحیح ہے لیکن یہ تصویر کا ایک رخ ہے ۔ اور جب تک دوسرا رخ بھی آپ نہ دیکھیں یہ کہاں کا انصاف ہے کہ آپ کوئی رائے قطعی طور پر قائم کرلیں ۔ سنئے مجھے اپنی عمر میں پہلی مرتبہ یہ زرین موقع ہاتھ آیا ہے کہ میں لندن جیسے تفریحی مقام پر تنہا چھوڑ دیا گیا ہوں ورنہ ہر جگہ سائے کی طرح میرے ساتھ کوئی نہ کوئی لگا رہتا تھا ۔ ایسی صورت میں جبکہ مجھے اپنی زندگی بھر کا موقع آج حسن اتفاق سے مل گیا ہے میں اسے کس طرح ضائع کروں قسمت تو دیکھیئے کہ پہلی مرتبہ آزاد ہوا ہوں تو ایسی جگہ کہ جہاں اس آزادی سے پورا پورا فائدہ اٹھا سکتا ہوں ۔ پھر آپ ہی کہیئے میرے سن و سال اور میرے دل کی امنگوں اور امیدوں پر نظر رکھتے ہوئے کہیئے کہ میں کیوں لندن کے سارے تفریحی مشاغل سے زیادہ سے زیادہ مستفید نہ ہوں ۔ مجھے اپنے حال پر چھوڑ دیجئے ۔ چند دن تو جو جی میں آیا کرنے دیجئے ۔ للہ آزادی کے دنوں کا بھی حساب نہ پوچھئے ۔

میں موقع کی نزاکت کو سمجھ گیا اور کیا ضرور تھا کہ ساری تفصیلات سنتا اس لئے میں فوراً ہی اٹھا اور دور اندے میں ٹہل ٹہل کر سارے حواس یکجا کرنے لگا ۔

جان ۔ اب کیا ہوگا ۔ میں نے نوکر سے پوچھا ۔
کیا آپ انہیں کسی اور جگہ منتقل نہیں کرسکتے ۔

نہیں جان یہ ناممکن ہے تم نہیں جانتے چچا ابا اور نواب صاحب کے تعلقات کتنے گہرے ہیں اور پھر چچا ابا تو بہ توبہ کس قدر جلد ناراض ہونے والے انسان ہیں اگر میں شبیر خاں کو دوسری جگہ منتقل کردوں تو اسکے معنی یہ ہوئے کہ میں کبھی چچا ابا کو صورت نہ دکھاؤں ورنہ وہ یہ شکایت کہ تم میرے عزیز ترین دوست کے لڑکے کی چند دنوں مہمانی نہ کرسکے ۔ کچھ اس طرح کہینگے کہ میرے لئے یہ تکلیف ناقابل برداشت ہوجائیگی ۔

مگر صاحب میرے خیال میں تو صاحبزادے صاحب کی عادتیں درست نہ ہونگی ۔

میرا ابھی یہی اندازہ ہے کہ وہ گربہ مسکین نہیں ہے۔ میں نے پہلی نظر میں بڑی غلطی کی تھی۔ اب تو وہ گرگ باران دیدہ نظر آتا ہے۔ —— اور جان مشکل یہ ہے کہ نواب صاحب اپنے لڑکے کو معصوم سمجھینگے اور اس کی ساری عیاشیوں کو میری عدم نگرانی کا سبب ٹھہرائینگے اور چچا ابا بھی اسی خیال کو تسلیم کرلینگے —— پھر کیا ہوگا۔

بہتر یہ ہے کہ آپ صاحبزادے صاحب کی تنبیہ کریں۔

تنبیہ۔ ابھی ابھی میں نے ان سے گفتگو کی سمجھانے بجھانے کا کوئی اثر نہ ہوا بلکہ الٹا وہ چاہتا تھا کہ میں اس سے ہمدردی کروں۔ وہ اپنی آزادی سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔ اور فائدہ کے معنی اس کے ان عیش و عشرت اور رنگ رلیاں منانے کے ہیں۔ اس نے اس کا تصفیہ کرلیا ہے اور میں تو رہا ایک طرف دنیا کی شاید ہی کوئی طاقت اس کو اپنے ارادے سے باز رکھ سکے۔

طرفہ یہ ہے کہ میں جو انکا نگرانکار مقرر کیا گیا ہوں اُن کی ساری حرکتیں اپنی آنکھوں سے دیکھوں اور دم نہ مار سکوں —— نہیں یہ مجھ سے نہ ہو سکے گا۔ جان میرا سامان سفر درست کردو میں فوراً اڈنبرا جاؤں گا۔ چند دن گزار کر کوئی اچھی سی ترکیب سوچ کر لوٹونگا۔ جاؤ جان جلدی کرو۔ دیکھو گاڑی کا وقت ہو رہا ہے۔

پانچ منٹ کے اندر ہی اندر سامان تیار ہوگیا۔ اور میں نے چلتے وقت جان کو ہشیار رہنے اور حتی الامکان نگرانی کرنے کی ہدایت دی اور کہا۔ اب میں صاحبزادے صاحب سے مل نہیں سکتا۔ وقت بہت کم ہے۔ تم میری طرف سے معافی چاہنا اور کہہ دینا کہ ضروری کام سے باہر گیا ہوں اور بہت جلد واپس آؤنگا۔　　(باقی)

بقیہ صفحہ ۲۴)۔ کارپردازان دیول کی خواہش پر جناب بی راگھویندر راؤ صاحب ناشر انجمن نے بتاریخ ۲۴ امرداد ۱۳۱۵ف بمقام سبھامنڈپم (متصل دیول) ایک بڑے جلسہ کو مخاطب کیا۔ جناب پنڈت بسویا صاحب منتظم دیول نے موضع ہذا کے علاوہ قرب وجوار کے مواضعات میں بھی صدر انجمن کا لٹریچر اور میاچک لیا مٹرن تو کے متعلقہ اشتہارات تقسیم کروایا۔ وقت مقررہ (۸ ساعت شب) سے پہلے جلسہ گاہ حاضرین سے پر ہوگیا۔ ناشر موصوف نے صدر انجمن اور اسکی حالیہ اور سابقہ کارگزاری کا ذکر کرتے ہوئے نشی اشیاء کے نقصانات کو بیان کیا۔ اور اپنی تقریر کو تقویت دینے کیلئے طلسمی فانوس کے ذریعہ مسکرات کے استعمال سے ایک اچھا خاندان کس طرح تباہ وتاراج ہوا ہے

بقیہ صفحہ ۱۲ پر

عالم ترک مسکرات بلدہ و مضافات

نصف ماہ میں چھ مظاہرے

۱۰؍امرداد ۱۳۵۱ف سے آخر ماہ امرداد تک بلدہ حیدرآباد کے مختلف محلہ جات میں مسٹر مانک راؤ نے صدر انجمن ترک مسکرات کی جانب سے طلسمی فانوس کے مظاہرے کئے۔ ہر جلسہ میں شہریوں کی کافی تعداد شریک تھی اور نہایت دلچسپی کے ساتھ تقریر سنی۔ ہمیں یہ محسوس کر کے خوشی ہوتی ہے کہ شہری تحریک ترک مسکرات سے کافی دلچسپی لے رہے ہیں۔ اور صدر انجمن سے تعاون عمل کر رہے ہیں۔

۱۷؍امرداد ۱۳۵۱ف کو نارائن گوڑہ محلہ دھکل واڑی میں۔

۱۹؍ " " کو دھول پیٹھ محلہ بھوئی واڑہ میں۔

۲۰؍ " " کو محلے ملے پلی ف یم میں۔

۲۲؍ " " کو باکارم (مشیر آباد) میں

۲۳؍ " " کو محلہ کاچی گوڑہ میں

۳۱؍ " " کو خیریت آباد محلہ چنتل گوڑہ میں۔

طلسمی فانوس مظاہرے کئے گئے۔ مظاہرے کی اشاعت کرنے، حاضرین کو فراہم کرنے اور لٹریچر تقسیم کرنے میں علی الترتیب جناب بہاری لعل صاحب جناب شنکریا صاحب، جناب کے لکشمیا صاحب تاجر جناب ونکٹ رامیا صاحب جوشی جناب بی نرسملو صاحب زمیندار۔ جناب جانی میا صاحب تاجر بہت کچھ امداد دی جس کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

ماہ شہریور میں (۴) مظاہرے

پہلے ہفتہ میں (۳) اور دوسرے ہفتہ میں (۱)

ماہ امرداد ۱۳۵۱ف کے آخری دو ہفتوں کی طرح شہریور کے ابتدائی دو ہفتوں میں بھی شہریوں کی توجہ ترک مسکرات کی جانب مبذول رہی۔ چنانچہ عوام کی خواہش پر مسٹر مانک راؤ نے صدر انجمن کی جانب سے میا جک لیانٹرن کے مظاہرے کئے۔ صدر انجمن کی افہام و تفہیم کی پالیسی کو ذہن نشین کروایا۔ انشاء اللہ باری

سے ہونے والے گوناگوں نقصانات کو واضح کیا۔

یکم شہریور ۱۳۵۱ ف کو عالیجناب نواب کمال یار جنگ بہادر ٹاؤن ہال موقوعہ بلدہ پلی میں ۲ شہریور ۱۳۵۱ ف کو دیسلی باغ رام کوٹ میں ۳ شہریور ۱۳۵۱ ف کو شمشیر باغ نارائن گوڑہ میں اور ۴ شہریور ۱۳۵۱ ف کو سلطان شاہی میں مظاہرے ہوئے۔

علی الترتیب جناب جے۔ وائی۔ ایمانیول صاحب و جناب جان عیسیٰ داس صاحب

جناب بابیا صاحب کے تعاون عمل سے محلہ میں اشاعت ہوئی لٹریچر تقسیم ہوا۔ اور حاضرین کافی تعداد میں شریک رہے۔ نیز مظاہرے نہایت کامیاب رہے جسکا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

اقرار ترک مسکرات

گڈویل اور بدلہ واڑہ۔ ۲۷ خورداد ۱۳۵۱ ف

مواضعات گڈویل اور بدلہ واڑہ تعلقہ آصف آباد میں بتواریخ ۲۵ و ۲۶ خورداد ۱۳۵۱ ف مسٹر راگھوا یندر راؤ پروپیگنڈسٹ صدر انجمن ترک مسکرات بامداد جناب جگپت راؤ صاحب مدرس میجک لیانٹرن کا مظاہرہ کیا۔ ان مظاہروں کا کافی اثر ہوا۔ چنانچہ حاضرین میں چند افراد نے اقرار ترک مسکرات کیا۔

مختلف مواضعات میں اشاعت

جناب پنچالہ ستیا نارائنا صاحب حکیم ساکن ندنم بولے پلی کا ایک مراسلہ مظہر ہے کہ جناب موصوف نے ماہ تیر ۱۳۵۱ ف میں مواضعات میلار گوڑہ، وڈاسے گوڑہ۔ ملاپور۔ داسی ریڈی گوڑہ (رنگاپور) اور کیتارم تعلقہ بھونگیر ضلع نلگنڈہ اور موضع سوارم تعلقہ شرقی ضلع اطراف بلدہ میں منشیات کی استعمال کو ترک کرنے کی تلقین کی اور صدر انجمن سے شائع کردہ ادب ترک مسکرات کو تقسیم کیا۔

آندھرا کانفرنس میں ترک مسکرات کا پرچار

دھرماورم۔ ۲۰ تیر ۱۳۵۱ ف

حسب درخواست جناب معتمد صاحب مجلس استقبالیہ آندھرا کانفرنس دھرماورم میں ترک مسکرات کی اشاعت کا انتظام کیا گیا۔

بتواریخ ۷، ۸ تا ۹ ارتیر ۱۳۵۱ف موقع دھرمارم ضلع ورنگل میں بصدارت جناب ایم ۔ رام کوٹیشور راؤ صاحب وکیل ہائیکورٹ آندھرا کانفرنس کے اجلاس نہم کا انعقاد ہوا ۔ تلنگانہ کے اضلاع و دیہات سے ہزار وںکی تعداد میں مندوبین و ناظرین شریک کانفرنس تھے ۔ منجانب صدر انجمن ترک مسکرات ایک وسیع اسٹال میں " نمایش ترک مسکرات " ترتیب دیگئی ۔ رنگین تصاویر مجسمے اور نقشہ وغیرہ دلکش پیرایہ میں سجائے گئے تھے ۔ علاوہ اس کے سیندھی او رشراب کی بوتلوں کے ساتھ مماثل قیمتوں میں چاول دال گیہوں جوار نمک مرچ جیسے مختلف اجناس اور روز مرہ اشیائے خوردنی اور دودھ مکھن اور میوہ جات رکھے گئے تھے ۔ اس مقابلہ کا حاضرین پر کافی اثر ہوا ۔

انجمن ترک مسکرات تعلقہ ورنگل کے ڈیڑھ سو رضا کار وردی پہنے ہوئے مسٹر دنم وینکیا معتمد کی سرکردگی میں بشکل جلوس پنڈال اور آبادی میں ہر روز گشت لگاتے جناب جوکا ریڈی صاحب اور جناب کنکیا شاستری صاحب جلوس کے آگے گیت گاتے جسکو رضاکار باآواز بلند دھراتے تھے ۔ ہر روز شام کو مسٹر جوکا ریڈی اور مسٹر کنکیا شاستری شرابی کا سونگ لے کر باجے کے ساتھ آبادی میں گشت لگاتے رہے ۔ صدر انجمن کے تیار کردہ شرابی عورت و مرد کے مجسمے اس جلوس کو دلکش بنائے ہوئے تھے ۔ علاوہ ان جلوسوں کے جو صبح و شام نہایت دلچسپ پیرایہ میں نکالے جاتے تھے ۔ ہر وقت اسٹال پر تماشائیوں کا ایک ہجوم رہتا تھا نظم برقرار رکھنے میں رضا کار مصروف رہتے اور مسٹر جوکا ریڈی ۔ کنکیا شاستری راگھو نیدر راؤ اور مانک راؤ صاحبان نشہ بازی کے ہر پہلو پر روشنی ڈالتے ہوئے حاضرین کو سمجھاتے رہے اور لٹریچر بھی تقسیم کرتے رہے ان تمام میں مسٹر جوکا ریڈی نے نمایاں حصہ لیا ۔ بلا مبالغہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ کانفرنس کے حاضر اشخاص میں سے کوئی ایسا نہ تھا جو اسٹال پر نہ آیا ہو ۔ جلوس میں شریک نہ ہوا ہو اور صدر انجمن کا کوئی نہ کوئی اشتہار حاصل نہ کیا ہو ۔

ضلع کانفرنس نلگنڈہ

نلگنڈہ ۔ یکم امرداد ۱۳۵۱ف ۔

بتواریخ ۲۹ و ۳۰ ر تیر ۱۳۵۱ف مستقر ضلع نلگنڈہ پر بصدارت عالیجناب نواب غیاث یار جنگ بہادر ضلع کانفرنس منعقد ہوئی ۔ تعلقات و دیہات سے تقریباً (۳۰۰) مندوبین شریک کانفرنس ہوئے

حکومت کی جانب سے انکے رہائش کا خاطر خواہ انتظام کیا گیا۔

۲۹ ؍ تیر ۱۳۵۱ف شام کو ایک خاص جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں مندوبین کے علاوہ عہدہ داران اور معززین مقامی بھی شریک رہے۔ جناب انسپکٹر صاحب علاج حیوانات کی رپورٹ جناب پلجال رنگ راؤ صاحب وکیل و معتمد انجمن انسداد بے رحمی جانوران و انجمن ترک مسکرات کی تقریر کے بعد عالیجناب صوبہ دار صاحب نے پرورش و علاج حیوانات سے متعلق جامع تقریر فرمائی اور تالیونکی گوبج میں دواخانہ علاج حیوانات کا افتتاح فرمایا۔ منجانب سررشتہ متعلقہ میجک لیانٹرن شو کا مظاہرہ کیا گیا۔ زاں بعد منجانب صدر انجمن ترک مسکرات مسٹر مانک راؤ نے میجک لیانٹرن کے ذریعہ استعمال مسکرات سے ہونے والے نقصانات کو واضح کیا اور یہ یقین دلایا کہ صرف نشہ کو ترک کر دینے سے ہماری سماجی زندگی بہت حد تک خوشگوار ہو جائے گی۔

۳۰ ؍ ۸ ؍ ۱۳۵۱ف کو آبادی میں میجک لیانٹرن کا مظاہرہ کیا گیا۔ اور تصاویر کے ذریعہ حاضرین کو یہ ذہن نشین کروایا گیا کہ تمام برائیوں کی جڑ صرف نشہ بازی ہے۔ اور دنیوی مشکلات کے نجات کا بہترین ذریعہ ترک مسکرات ہے۔ اور جیسے جیسے نشہ چھوڑتے جائیں ویسے ویسے وہ تمام مصائب دور ہوتے جائینگے جو ہماری روزمرہ زندگی کو دوبھر بنائے جا رہے ہیں۔ آبادی میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

اقرار ترک مسکرات

دیورکنڈہ۔ ۵ ؍ ۱۱ ؍ ۱۳۵۱ف

جناب معتمد صاحب شاخ مقامی کا ایک مراسلہ (۸) مورخہ ۵ ؍ امرداد ۱۳۵۱ف مظہر ہے کہ جناب پوتارم کشٹیا صاحب حکیم دیورکنڈہ کے مکان میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں جناب معتمد صاحب نے تقریباً دو گھنٹے تقریر کی۔ اس سے متاثر ہو کر جناب گنٹی راملو صاحب ولد بھیم نارائن صاحب نے اقرار کیا کہ آئندہ کبھی نشہ کا استعمال نہ کرے گا۔

جاگیری موضع میں اشاعت

نارائن پور (جاگیر) ۶ ؍ امرداد ۱۳۵۱ف۔ موضع ہذا میں جناب بی۔ راگھویندر راؤ صاحب ناشر

صدر انجمن بتاریخ ۱۹ امرداد ۱۳۵۱ف بوقت ۸ ساعت شب ایک بڑے جلسہ کو مخاطب کیا۔ صدر انجمن سائٹ بجر گاؤں میں کافی مقدار میں تقسیم کیا گیا۔ ناشر موصوف نے میجک لینٹرن کا مظاہرہ کرتے ہوئے مسکرات کے نقصانات کو واضح کیا۔ حاضرین پر اس کا کافی اثر ہوا۔

(۲۰) افراد کا اقرار ترک مسکرات

تاڈی کنڈہ۔ ضلع ورنگل۔ ۲۰ امرداد ۱۳۵۱ف

مسٹر راگھو ریڈی معتمد شاخ مقامی کا ایک مراسلہ مظہر ہے کہ بتاریخ ۲۰ امرداد ۱۳۵۱ف قصبہ تاڈی کنڈہ میں جناب وی۔ وینکٹ ریڈی صاحب کی صدارت میں عام جلسہ منایا گیا۔ ۷۔۸ اصحاب نے بعنوان ترک مسکرات حاضرین کو مخاطب کیا۔ کارروائی جلسہ کا حاضرین پر کافی اثر ہوا۔ چنانچہ (۲۰) اصحاب نے مسکرات کو ترک کرنیکا عہد کیا اور صدر انجمن کے مجوزہ فارم میں دستخطیں کیں۔

صرف خاص مبارک میں اشاعت

واتاریلی۔ ۲۱ امرداد ۱۳۵۱ف

اس موضع کی خانہ شماری (۲۰۵) اور مردم شماری (۱۰۰۰) ہے۔ یہاں کے رعایا کی خواہش پر جناب بی راگھویندر راؤ صاحب ناشر صدر انجمن روانہ کئے گئے۔ جناب ناگا چندر یا گارو ساہو اور جناب لکشمی نارسمہواں ریڈی گارو نے اشتہارات تقسیم کرایا۔ جناب موگلہ نرسمہواں ریڈی گارو نے میجک لینٹرن پروگرام کو بذریعہ منادی مشتہر کرایا۔ بڑے بڑے پوسٹرس نمایاں مقامات پر چسپاں کئے گئے۔

بتاریخ ۲۱ امرداد ۱۳۵۱ف بوقت ۸ ساعت شب چاوڑی کے قریب عام جلسہ منعقد کیا گیا حاضرین کی تعداد تقریباً (۵۰۰) تھی۔ جناب نرسمہواں راجو گارو و نرس اور مقامی طلبا کے گیت سے کارروائی جلسہ کا آغاز ہوا۔ ناشر موصوف نے صدر انجمن کی اہمیت اور جلسہ کا مقصد بیان کیا۔ میجک لینٹرن کا مظاہرہ کرتے ہوئے مسکرات کے نقصانات کو ذہن نشین کرایا۔ اور حاضرین سے اپیل کی کہ اس قومی تعمیری کام کو جاری رکھنے کے لئے ایک شاخ قائم کی جائے۔ حاضرین نے اس اپیل کو خوش آمدید کہا اور حسب ذیل شاخ قائم کی گئی۔

جناب موگلہ چند را ریڈی گارو صدر۔ جناب وشوا ناتھم گارو نائب صدر۔ جناب ننگیا گارو معتمد۔ اراکان جناب پلا ریڈی گارو جناب کمری نرسیا گارو

جاگیری موضع میں اشاعت

رگھوناتھ پورم ۔ ۲۳؍امرداد ۱۳۵۱ف

اس موضع کی خانہ شماری تقریباً (۴۰۰) اور مردم شماری (۱۶۰۰) ہے۔ عالیجناب نواب تراب یار جنگ بہادر اور نواب سالار جنگ بہادر کی مشترکہ جاگیر ہے۔ جناب لکشمی نرسہواں ریڈی گارو متوطن موضع ہذا کی دعوت جناب بی راگھویندر راؤ صاحب ناشر صدر انجمن بغرض پرچار روانہ ہوئے۔ جناب لکشمی نرسہواں ریڈی گارو اور چندر ریا گارو نے صدر انجمن کا لٹریچر گاؤں میں تقسیم کیا۔ مقامی مدرسہ کے طلباء بڑے بڑے اشتہارات کے تختے لئے گاؤں میں گشت کئے۔

بتاریخ ۲۲؍امرداد ۱۳۵۱ف بوقت نصف ساعت شب ایک جلسہ عام بمقام میدان روبرو مکان کنٹراریڈی منعقد کیا گیا۔ حاضرین کی تعداد تقریباً (۶۰۰) تھی۔ ناشر صدر انجمن نے تحریک ترک مسکرات کی اہمیت کو واضح کیا۔ اور مسکرات کے نقصانات کو واضح کرنے والے دلچسپ تصاویر کو بذریعہ میجک لیانٹرن بتلایا۔ جناب لکشمی نرسہواں ریڈی گارو کے شکریہ پر جلسہ برخاست ہوا۔

تہوار کے سلسلہ میں تبلیغ

سداسیوپیٹھ ضلع میدک ۔ ۲۳؍امرداد ۱۳۵۱ف

سداسیو پیٹھ میں جیٹھ شدھ پونم کو تہوار منائی جاتی ہے۔ اطراف مواضعات سے ہزاروں کی تعداد میں لوگ شریک ہوتے ہیں۔ اس موقع سے فائدہ اٹھانے کے لئے مرٹھ کا ریڈی ۲۲؍امرداد یعنے ایک روز قبل پہنچے۔ ۲۳؍کو گاؤں کے بیچ میں صبح ۸ بجے۔ ۱۱ بجے تک اور شام میں ۳ سے ۶ ½ بجے تک سیندھی وشراب کے استعمال سے ہونیوالے گوناگوں نقصانات کو واضح کئے۔ گیت اور گانوں سے تقریر کو دلچسپ بناتے رہے اور حاضرین میں ادب ترک مسکرات کو تقسیم کئے۔

ایک مشہور مقام پر اشاعت

یادگیر پلی ۔ ۲۴؍امرداد ۱۳۵۱ف۔

اس موضع میں قدیم زمانہ کے ایک مہارشی کی بنائی ہوئی مشہور نرسہواں سوامی جی کی دیول ایک پہاڑی پر واقع ہے۔ یہاں ہر سال ماگھ شدھ سے مسلسل ایک ہفتہ تک بڑی دھوم دھام سے جاترا ہوا کرتی ہے۔ ہزارہا یاتری ہر سال دور دور سے سوامی جی کے درشن کیلئے آتے ہیں۔ صدہا مریض شفا پا جاتے ہیں۔

بقیہ صفحہ ۳۱ پر

وقت پر علاج نہ کرانے سے بیماریاں بہت سخت ہو جاتی ہیں۔ بیماریاں جتنی پرانی ہوتی ہیں ان کے شفا ہونے میں اتنی ہی دیر ہوتی ہے۔ جہاں وقتاً فوقتاً بیماریاں نئی صورتیں بدلتی ہیں۔ گزشتہ واقعات مریض کے ذہن سے نکل جاتے ہیں اور حکیم صاحب موجودہ حالات کی روشنی میں علاج کرتے کرتے تھک جاتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ زمان و مکان کے اثر سے بیماریاں تبدیلیوں کا شکار ہوتی ہیں۔ وجہ صاف ظاہر ہے کہ دوا جو استعمال کی جاتی ہے،

رکتہ بندو بھی نہیں ہے

رکتہ بندو ⟵⟶ خوبیاں

(۱) جسم میں بیماری کہاں ہے ڈھونڈ نکالتی ہے اور اس پر قابو پا لیتی ہے۔ (۲) بیماریوں کو مزید تبدیل ہونے کا موقع نہیں دیتی۔ (۳) بیماری سے جنگ جاری رکھتے ہوئے بھی خون کو بڑھاتی ہے (۴) بیماری کی نوعیت کچھ ہی ہو شرطیہ علاج ہے — کوئی پرہیز نہیں خوراک ۱۰ قطرے

بیماری کی تفصیل معلوم کرنے پر مناسب ہدایات کے ساتھ ٹپہ کے ذریعہ دوا بھیجی جائے گی۔

ایک مہینہ کی دوا ۴ روپیہ ⟵⟶ خرچ ٹپہ ۱۴

ویدیہ پی۔ آر۔ شبر نیم نمبر ۱۹ سلطان بازار حیدرآباد دکن

جلد ۵ نمبر ۷

دشمن ہے نشہ آبرو و جان و مال کا
بس اس بلا کو چھوڑ چھڑا کر رہینگے ہم

بجائے نشہ آبخواری کے تازہ دودھ کا استعمال آپکو ہمیشہ تنومند چست و چالاک رکھ سکتا ہے

رسالہ ترک مسکرات

(ماہ خورداد سنہ ۱۳۵۰ ف)

ضمیمہ

حسن مساکا مرد کیلئے اور طاقت نساکا عورت کیلئے

۲۵ فیصدی کی رعایت

اثر و اعتماد اضافہ مزید شہرت کمپنی کے تعارف اور آپ کے فائدہ کے لئے مندرجۂ ذیل کی ہر دوا کی قیمت میں ۱۔ تیر سنہ ۱۳۵۰ف تک فی روپیہ چار آنہ کی رعایت کیجاتی ہے۔
آپ بھی فائدہ اٹھائیے اور اس گرانی میں بھی ان سے وہ طاقت اور ہمت حاصل کیجئے جو گزشتہ چھ سال میں ہزاروں حاصل کر چکے ہیں۔

مساکا اعضاء رئیسہ و معدہ۔ ضعف گردہ۔ قبض بدہضمی۔ سینے کی جلن اور آنتوں کی سوزش رنگ برنگ کے اسہال کو زائل کر کے معتدل حرارت اور کافی قوت پیدا کرتا ہے یہ خاص مشہور دوا ہے۔ قیمت مکمل کورس چھ روپیہ نمونہ تین روپیہ۔

نساکا عورتوں کی شکایت کے لئے ایام کی خرابی۔ سیلان الرحم۔ ضعف گردہ۔ دل دماغ جگر و معدہ اور بانجھ پن کو زائل کرنے میں موثر اور حد درجہ شہرت یافتہ دوا ہے۔
قیمت کورس سات روپیہ نمونہ بکس دو روپیہ آٹھ آنے

لوٹانیکا جریان۔ رقت۔ سرعت اور کمزوری کی خاص دوا ہے اور جریان کے تمام نقائص کو زائل کرتا ہے۔ دنیائے طب میں اس وقت اس دوا سے بہتر دوا کی نظیر بمشکل ملسکیگی مادہ تولید کی تمام خرابیوں کی اصلاح کرتی اور اسے بکثرت پیدا کر کے طاقت بڑھاتی ہے۔
قیمت چار روپیہ فی بکس۔

فروخت گاہ

دی یونانی اینڈ طبی کیمیکل کمپنی لمیٹیڈ نظام شاہی روڈ حیدرآباد دکن

ایجنسیاں !! نامپلی بازار۔ پتھر گٹی۔ لاڈ بازار۔ بیرون دبیرپورہ۔ گلزار حوض

فہرست مضامین

نمبر	مضمون	مصنف	صفحہ

سنہری باتیں

بے شک ہر ایک جو شراب پیئے عادی شرابی نہیں ہو جاتا ۔ اور بعض پینے والے اپنے تئیں اتنا ضبط رکھتے ہیں کہ اون میں شراب کے استعمال کے سبب سے ظاہرہ طور پر کوئی بیماری یا تکلیف نظر نہیں آتی اور وہ اکثر اپنے رفیقوں جتنی ہی عمر پاتے ہیں لیکن پھر بھی ایسے پیشے اور کام ہیں جن میں الکحل یا شراب کی کم سے کم مقدار میں بھی نہایت نقصان دہ ثابت ہوتی ہے ۔ مثلاً اگر ایک موٹر ڈرائیور کے لئے کم سے کم مقدار میں بھی شراب پیئے تو اوس کو آنکھ کان ہاتھ اور پاؤں اپنا اپنا کام مکمل طور پر درستی سے نہ کر سکیں گے ۔ جس سے نہ صرف اوس کی جان خطرہ میں ہوگی ۔ بلکہ وہ سواریوں اور دوسرے راہ گزروں اور موٹروں کیلیئے خطرناک ثابت ہوگا ۔

(ڈاکٹر ہیون ایمرسن ۔ ایم ڈی)

الکحل کے تاثرات
موٹر کار کیلئے نہایت مفید اور لازمی ہے مگر
ڈرائیور کے لئے خطرناک ہے۔
رنگ کے تحلیل کے لئے نایاب مگر ہاضمہ کے لئے دشمن ہے۔
مشنری کو طاقت پہونچاتا ہے مگر انسانی قوت کو زائل کر دیتا ہے۔
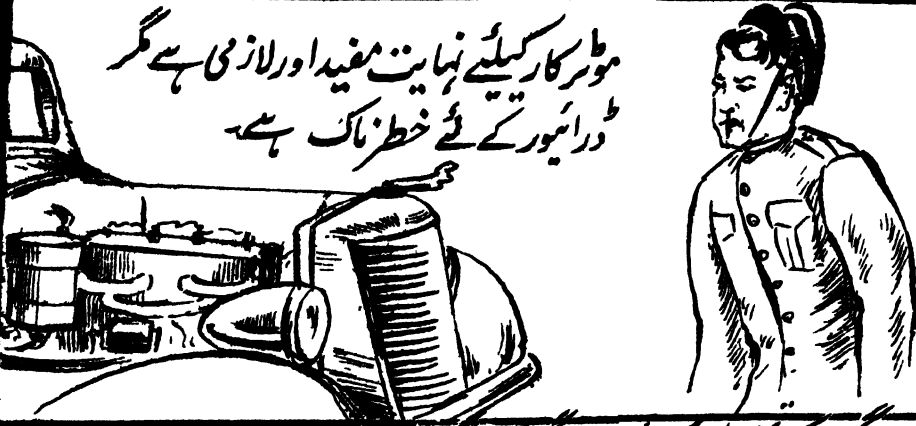
تمباکو کا زہر

نکوٹین غالباً تمباکو کا سب سے زیادہ مضر جزو ہے۔ جب تمباکو کو جلا دیا جاتا ہے تو نکوٹین کا کچھہ حصہ تو صرف ہو جاتا ہے اور باقی کا حصہ دھوئیں کے اندر آزاد نکوٹین کی صورت میں نمودار ہوتا ہے۔ اگر تمباکو بالکل خشک کر لیا جائے تو نکوٹین کا زیادہ حصہ زائل ہو جاتا ہے۔ تمباکو میں جتنی نمی زیادہ ہوگی اوس کے نقصان وہ نتائج بھی اتنے ہی زیادہ ہونگے۔ سگار کو منھ میں ڈال کر اوس کو تھوک سے گیلا کر کے اوس سگریٹ یا سگار کی نسبت جو نالی کے ذریعہ پیا جائے۔ اوسے زیادہ زہریلا بنا دیا جاتا ہے۔ اس لئے کہ دہواں اب ایک نمی کے مقام سے ہو کر گزرتا ہے۔

جب سگار آہستہ آہستہ پیا جائے جیسا کہ وہ عموماً پیا جاتا ہے تو جلنے والی جگہ کے بالکل ساتھہ ہی ایک حصہ سگار کا ایسا بھی ہوتا ہے۔ جہاں پانی اور دوسرے بخارات بننے والی اشیاء جمع ہوجاتی ہیں۔ اب جو دہواں کھینچا جاتا ہے وہ اسی نم دار مقام سے ہو کر گزرتا ہے۔ اور دہواں گرم ہونے کی وجہہ سے بخارات بننے والی اشیاء کو ساتھہ ہی لے آتا ہے۔ ان اشیاء میں نکوٹین زیادہ اہم ہے۔

سگار یا سگریٹ جتنا لمبائی میں کم ہوگا اتنا ہی زیادہ زہریلا بن جائے گا۔ ایک ایسے سگار کو جس کا کچھہ حصہ استعمال ہو چکا ہے۔ پھر سلگا لیا جائے تو یہ اوس کو اور بھی زہریلا بناتا ہے۔ بہت سے تمباکو نوشی اس بات کو تسلیم کرینگے کہ اگر ایک استعمال کیا ہوا سگریٹ پھر سلگا لیا جائے تو اوس میں زیادہ نشہ ہوتا ہے۔

تمام سائنس دان اس بات پر متفق ہیں کہ نکوٹین ایک سخت مہلک اور سریع الاثر زہر ہے۔ یہ اپنا کام اتنا تیزی سے کرتا ہے جتنا کہ پرسک تیزآب۔ نکوٹین کے دو قطرے گر۔ کسی کتے کی زبان پر رکھہ دئے جائیں تو وہ چند لمحوں میں ہی اجل کا شکار ہو جائیگا۔ نکوٹین

کی مہلک خوراک ایک انسان کے لئے ۶۰ سے ۱۲۰ ملگرام تک ہے۔ اگر وہ نکوٹین جو ایک سگار میں موجود ہے۔ پچکاری کے ذریعہ خون میں داخل کردیا جائے تو وہ دو آدمیوں کو ہلاک کرنے کے لئے کافی ہے۔ اگر تمباکو کی پتی کو بدن کے کسی حصہ پر باندھ دیا جائے تو موت ہوجاتی ہے۔

ایک طبی رسالہ میں بیان کیا گیا ہے کہ ایک آٹھ سال کا بچہ داد کے مرض میں مبتلا تھا داد والی جگہ پر تمباکو کا رس لگایا گیا۔ اور وہ بچہ لگانے کے کچھ عرصہ بعد ہی مرگیا۔ بعض سپاہیوں کے نسبت بھی ذکر کیا گیا ہے کہ تمباکو کی ایک پتی کو بغل میں رکھنے سے اسقدر بیمار ہوگئے کہ انہیں میدان جنگ سے چھٹی مل گئی۔

فرفرل ایک اور شئے ہے جو تمباکو کے جلائے جانے سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ ایک تیز آب ہے۔ سونگھنے میں خوشگوار اور دماغ کو فرحت دینے والا۔ یہ نہایت تیزی سے بخارات بن کر اڑ جاتا ہے۔ اسی وجہ سے اسے متعطر کرنا سخت مشکل ہے۔ لیکن جب خوشبو کے طور پر سونگھا جائے تو ہلکا ہلکا نشہ لاتا ہے۔ اور سونگھنے والے کو بے ہوش کر دیتا ہے۔

فرفرل ایک ایلڈ ھائڈ ہے۔ ایلڈ ھائڈ وہ چیز ہے۔ جس کی خاصیت الکحل اور تیزاب کے بین بین ہے۔ تقریب قریب تمام سبزیوں میں الکحل موجود ہے۔ اور جلنے سے جلدی ہی اوکسائیڈ بن جاتا ہے۔ پس تمباکو نوشی ایلڈھائیڈ کو الکحل کی صورت میں بدل دیتی ہے ان میں فرفرل سب سے ممتاز اور سب سے زیادہ زہریلا ہے۔

زہریلے خواص کے لحاظ سے فرفرل ایک نہایت خطرناک دارو ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ الکحل سے ۵۰ گنا زہریلا ہے۔ اگر اس کی نہایت چھوٹی خوراک بھی استعمال کیجائے۔ تو عارضی طور پر جلن کے آثار نمودار کر دیتا ہے۔ اگر اسے تھوڑی سی مقدار میں زیادہ عرصہ تک جاری رکھا جائے تو تشنج اور سانس والے پٹھوں میں رعشہ پیدا کر دیتا ہے۔

ٹمپرنس میگزین۔ امرتسر

پینے کے بعد

بسلسلہ ماہ گزشتہ

پریم محل

تیسرا منظر

منوہر۔ فیشن فیشن۔ بس فیشن وہ لوگ جو مغربی تہذیب سے ناآشنا ہیں۔ کہتے ہیں مکاری عیاری۔ اور بے حیائی کا مجموعہ فیشن ہے۔ لیکن اُن کا کہنا غلط ہے۔ بالکل غلط میں کہتا ہوں زندگی کا دوسرا نام "فیشن" ہے۔ غرض بوڑھا باپ براہوا ان نوکروں کا گھر کے نوکرنے ادس کو عشق بازی میں پاگل بنا رکھا ہے۔ خیر۔ وہ تو پرانی لکیر کا فقیر ہے۔ اب میں نے تصفیہ کرلیا ہے۔ کہ سارے گھر بار کو فیشن ایبل بناکر رہونگا۔ ملیا۔ او ملیا۔

ملیا۔ حاضر ہوا حضور!

منوہر۔ ارے لنگور فیشن سیکھہ فیشن کی بولی بولا کر۔

ملیا۔ ہیں یہ کس بلا کا نام ہے حضور۔

منوہر۔ پھر وہی حضور۔ ارے صاحب کہہ۔ اُلّو صاحب۔

ملیا۔ اُلّو صاحب

منوہر۔ کمبخت دماغ چاٹ گیا۔ سُن جب میں کسی کام کے کرنے کا حکم دوں تو کہنا ویری ول سر۔

ملیا۔ بہت اچھا

منوہر۔ بہت اچھا نہیں ویری ول سر۔ اس طرح (مغربی طریقہ سلام سکھاتا ہے)

ملیا۔ ویری ول سر۔ لیکن یہ ساری سر دردی کس لئے حضور۔

منوہر۔ اس لئے کہ ہمیں فیشن ایبل طور کی سوجھی ہے۔

ملیا۔ اندھے کو اندھیرے میں بڑی دور کی سوجھی ہے۔

منوہر۔ اور سُن جب میرے لئے کوئی آئے تو کہنا آپکا کارڈ ہے صاحب۔ اگر وہ کارڈ دے

تو مجھے لا دینا جب میں اجازت دوں تو اندر آنے دینا۔ ہاں جب میں کسی سے باتیں کرتا رہوں تو بیچ میں دخل نہ دینا۔

ملیتا۔ بہت اچھا۔

منوہر۔ پھر وہی۔ اُلّو کہیں کا۔

ملیتا۔ ویری ول سر۔ بھئی واہ آجکل تو انگریزی کے سوا چپراسی کی نوکری تک ملنی مشکل ہے

ڈاکیہ۔ خط لیجاؤ۔

ملیتا۔ کون ہے اندر آؤ۔ آپ کا کارڈ ہے صاحب۔

ڈاکیہ۔ لو یہ کارڈ صاب کو دیدو۔

ملیتا۔ ویری ول سر۔ تم یہیں ٹھہرو۔

ڈاکیہ۔ کیوں کیا کچھ کام ہے۔

ملیتا۔ ہم نہیں جانتا یاں ٹھہرو۔ بس۔ ویری ول سر

ڈاکیہ۔ ہیں یہ کیا بھائی۔

ملیتا۔ یہ فیشن ہے۔ ٹھہرو صاب کو خبر کرتا ہے۔

ڈاکیہ۔ عید کا انعام تو ل چکا۔ پھر کیا بات ہے۔ اس دن منی آرڈر کے دو آنے کم دئے تھے

منوہر۔ ہیں پوسٹ مین کیا بات ہے۔ ٹھہرے کیوں ہو۔

ڈاکیہ۔ صاب کے نوکر نے ٹھہرایا ہے۔

منوہر۔ کیوں ملیا تم نے پوسٹ مین کو کیوں روکا ہے۔ ارے زبان کھول۔ او بہرے سُن بھی رہا ہے کہ نہیں۔ بندر

ملیتا۔ ویری ول سر۔ صاب نے کہا تھا کہ صاب جب کسی سے بات کیا کریں تو میں بیچ میں دخل نہ دوں۔

منوہر۔ میں ڈاکئے سے بات تھوڑی ہی کر رہا تھا۔

ملیتا۔ بات نہیں تو کیا اشارے کر رہے تھے۔ ؟

منوہر۔ نان سنس۔ الّو کہیں کا۔ کیا میں نے یہی سکھایا تھا۔ بیوقوف۔ گدھا

ڈاکیہ۔ ارے باپ رے بھاگو یہاں سے۔

ملیتا۔ ہائے ہائے میں مرا۔ بڑے سرکار میں سچ مچ مرگیا۔ ہائے میری ہڈی کی بیٹھ چکنا چور

ہوگئی۔ ہائے رے اندھیر۔

پریم راج۔ اندھیر۔ اندھیر۔ اندھیر اس اندھیر نگری کا برا ہو۔ آجکل تو عجیب لوگوں کی قدر کیجاتی ہے پہلا مالدار۔ دوسرا مکار۔ اور تیسرا معشوق طرحدار۔

ملیا۔ آگئے دل پھینک سردار۔

پریم۔ ان تینوں کی بہ نسبت مجھ میں کونسی خوبی ہے جو یار لوگ میری قدر کرتے۔ مالدار۔ قابل قدر تو ہوں نہیں عیاری مکاری تو نام کو نہیں آتی۔

ملیا۔ جی ہاں صرف دل پھینکنا جانتے ہیں۔

پریم۔ رہی معشوق طرحدار گھر میں تو کوئی ہے نہیں اس لئے ارادہ ہے کہ ایک آدھ خوبصورت لڑکی سے شادی کر لوں۔

ملیا۔ ایک آدھ کیوں دس بارہ لڑکیوں سے شادی رچائیے۔ آخر کون امر مانع ہے۔

پریم۔ بس یہی اک ارمان ہے۔

ملیا۔ یہ لیجئے یہ بانکپن اور شادی اندھے کو اندھیرے میں بڑی دور کی سوجھی۔

پریم۔ کون ملیا۔ ارے او پاجی کہاں مر گیا تھا۔

ملیا۔ مر نہیں گیا تھا حضور آپ کے فرزند کو مرگی کا دورہ اٹھا تھا تو جوانگھا رہا تھا

پریم۔ ہائیں مرگی کا دورہ اٹھا تھا کیا فیشن کی بیماری ختم ہو چکی۔

ملیا۔ وہ کیسے ختم ہوتی؟ دھوبی مارکہ کی طرح دماغ سے چپکی ہوئی ہے۔

پریم۔ جہنم میں جائے ایسا ناخلف بیٹا۔ بتا وہاں گیا بھی تھا۔

ملیا۔ دیر لگی دل بھر گیا تھا۔

پریم۔ ارے یہ کیا بچاری ہے۔

ملیا۔ جی یہ فیشن کا دورہ ہے۔ جو چھوٹے صاحب نے سکھایا ہے

پریم۔ خیر تو اوس حسینہ نے کیا کہا۔

ملیا۔ کہا تو بہت کچھ مگر یاد نہیں ہے۔

پریم۔ یاد نہیں تو پھر کس کو یاد ہے۔

ملیا۔ نرملا کو سب یاد ہے۔

پریم۔ کہاں ہے وہ نرملا۔

ملیتا ۔ نرملا او نرملا چییل کی خالہ
نرملا ۔ آئی ۔
پریم ۔ کہاں مرگئی تھی کیا کہیں سوگئی تھی مردار ؟
نرملا ۔ وئی سرکار دن دھاڑے نیند کہاں سے پھٹ پڑے گی میں تو اس موے کا انتظار کررہی تھی
ملیتا ۔ ہائیں میں موا - اری وہ لال فتل ابھی تو یہ فتل بازر زندہ ہے ۔
پریم ۔ ارے ارے لڑومت نرملا ادھر آبول اوس شوخ نے کیا کہا ۔
نرملا ۔ کیا کہوں حضور آج تو بڑی آفت آئی تھی پوچھئے نہ ان سے ؟
پریم ۔ یہ کہتا ہے کہ اسے کچھ یاد نہیں ہے ۔
ملیتا ۔ اری او گل چمن میں چوٹی والا تھوڑا ہی ہوں جو تیری طرح انکی معشوقہ سے رازمیں گفتگو کرتا
کہتی کیوں نہیں راز کی بات ۔
نرملا ۔ سرکار اگر اون کی ماں نہ ہوتیں تو ساری محنت اکارت جاتی معاملہ چوپٹ ہو جاتا ۔
پریم ۔ تو پھر کیا ہوا ۔
نرملا ۔ اون کی ماں بھگوان رکھے بڑی دوراندیش ہیں اونہوں نے کہا بٹیا آجکل کے تو بے
جوان لڑکوں سے لاکھ درجہ بہتر ہوتے ہیں ۔
ملیتا ۔ ارے بہتر کیا جورو کے نوکر ہوتے ہیں بیوی کے ناز اٹھاتے ہیں ۔ اور جب آن پڑتی
ہے تو جوتے بھی کھانے کو تیار ہو جاتے ہیں ۔
پریم ۔ ہائیں ۔ جوتے کیوں کھانے چلے ۔
ملیتا ۔ حضور اپنا کام بنانے کے لئے دو چار جوتے پڑ بھی جائیں تو بُرا کیا ہے ۔ لڑکی تو ہاتھ
آئے گی ۔
پریم ۔ ہاں تو نرملا کیا ہوا ۔
نرملا ۔ آپ کی جانکی نے ۔
ملیتا ۔ جانکی حضور جان کے ساتھ رہے مزے لیجئے مزے لیجئے اس میٹھے نام کے قربان جائیے
کیا ہی پیارا نام ہے ۔ جانکی ۔
پریم ۔ ہاں تو جانکی نے
نرملا ۔ یہ لعنت نامہ دیا ہے ۔

پریم — لعنت نامہ!
ملیتا — لعنت نامہ نہیں دیسٹ ینڈ واچ بول قیامت ارے توبہ محبت نامہ۔
نرملا — میں بھولی۔ بڑے بڑے الفاظ مجھے یاد نہیں رہتے یعنی محبت نامہ
پریم — ملیا تو ہی پڑھ کر سُنا۔ یہ عینک دور کی ہے۔
ملیتا — اہاہا۔ لکھا ہے سری مان سری سری پریم راج جی مہاراج کی جئے۔
پریم — ارے یہ جئے کیسی۔
ملیپا — حضور کی شادی اور ایک کمسن لڑکی سے جئے نہ ہو تو کیا ہار ہوگی۔ لکھا ہے میرے پریمی راجہ۔ رات زاری میں ہے کٹتی دن ہے کٹتا آہ میں عمر کٹ جاتی ہے راجہ یونہی تیری چاہ میں۔
پریم — آہاہا۔ مار ڈالا ظالم نے اولٹی چھری سے حلال کر دیا کیسا واغدار شعر لکھا ہے۔
ملیا — یہ تو شیر ہے حضور جب ببر کی باری آئیگی تب سمجھ پڑے گی۔
پریم — ارے تو شیر ببر کی کیا کہہ رہا ہے ملیا ادھر دیکھ میری طرف دیکھ۔ میری آنکھوں پہ نظر ڈال۔
ملیتا — اہاہا لڑکی کو دیکھنے سے پہلے ہی حضور کے دیدے لال ہو رہے ہیں۔
پریم — دیکھا اب رہا نہیں جاتا چل شادی کے اخراجات کی فہرست تیار کر
ملیتا — بس اب اسی کی ضرورت ہے۔
پریم — مگر ملیا ایک بار صرف ایک بار اس پری جمال کو دکھا دے بھائی۔
ملیتا — اندھے کو اندھیرے میں بڑی دور کی سوجھی۔ اچھا حضور پہلے دید اور پھر عید۔ نرملا۔
ملیا۔ نرملا۔ (دگانا) اسی آن جائینگے۔ دولہن لے آئینگے۔ آقا کو دیگی وہ پیار۔ اپنے آقا کو۔
ملیا — ایک دو تین چار۔
نرملا — گھڑی گھڑی پیار۔
ملیتا — دولہن لے آونگا۔ جھولے میں ڈالوں گا۔ جھولا جھولیں سرکار۔
ملیا۔ نرملا۔ اٹل اٹل ہائی۔ جھولا جھولیں سرکار
" " " اسی آن آجائینگے۔ دولہن لے آئینگے۔ آقا کو دیگی وہ پیار

چوتھا منظر **منچلا کا مکان**

منچلا اور سریندر شطرنج کھیل رہے ہیں

منچلا ۔ ذرا سنبھل کے مہاراج فرزی بری طرح پھنس رہا ہے (شراب دیتی ہے)
سریندر ۔ اب کونسی چال چلوگی ۔ (پیکر)
منچلا ۔ (سگریٹ کا کش لے کر) میں بھی تو یہی سوچ رہی ہوں کہ اب آپ کدھر جائیں گے ۔ یہ لیجئے ۔ مات

منوہر ۔ (گاتا) صد حیف تیر ناز کہیں ہے جگر کہیں ۔
منچلا ۔ منوہر راج کی آواز ۔ آج وہ دروازہ سے ہی گاتے ہوئے آرہے ہیں ۔
سریندر ۔ معلوم ہوتا ہے اس نے بہت پی لی ہے ۔
منوہر ۔ (داخل ہوکر) افسوس ہم کہیں ہیں وہ رشک قمر کہیں ۔
سریندر ۔ آؤ منوہر سناؤ شاید دختر رز کا جادو سر چڑھ کر بول رہا ہے ۔
منوہر ۔ جادو ہاں جادو حسن کا جادو (گاتا)

چھایا ہوا ہے ابر سیہ مست و خوشخرام ؛ گیسو بدوش آج وہ ہے جلوہ گر کہیں
کھلنے نہ پائے غنچۂ دل اے نسیم عشق ؛ مستی نہ چھائے ہوش کے بیمار پر کہیں
ساقی کچھ ایسی آج پلا دے کہ عمر بھر ؛ دنیا و مافیہا سے رہوں بیخبر کہیں
ہر چند جستجو میں رہے رات دن مگر ؛ ہم کو قمر سکون نہ ملا عمر بھر کہیں (بیٹھ جاتا ہے)

سریندر ۔ شاید طبیعت سیر نہیں ہوئی ۔
منوہر ۔ میری طبیعت کہ تمہاری ۔ شاید انکی طبیعت سیر نہیں ہوئی ہاں انکے دل کی پیاس نہیں بجھی ہوگی ۔ منچلا بائی لو ۔ پیو پیو
منچلا ۔ نہ ۔ نہ ۔ میں نہ پیئنے کی
۔ میں نہ پیئنے کی ۔ کیوں ۔ اجی رہنے بھی دو ۔ چلو پیو ۔ میرے ہاتھ سے صرف ایک گھونٹ
سریندر ۔ پی بھی لو بھائی ۔ یہ نہ چھوڑیگا بڑا ہی ضدی ہے ۔
منوہر ۔ یہ بات شاباش ۔ کیوں پلایا نہ ۔ (دستک کی آواز)
منچلا ۔ کون ہے ۔
منوہر ۔ شاید ساقی شراب لایا ہے ۔

سندر۔ (داخل ہوکر) ارے رام میرا مالک اور اس مکان میں۔
منوہر۔ سندر راج؟ میں سمجھ رہا تھا کہ شاید بی بی آئی ہے۔
سریندر۔ ہیں۔ سندر راج۔ آج کی پٹی لائے ہو۔ بیٹھو۔
سندر۔ مہاراج روپاوتی کا برا حال ہے۔ آپ کی یاد۔ اور سے ایک ایک آنسو رلاتی ہے۔ وہ گھل گھل کر کانٹا ہوئی جاتی ہے۔ چلئے اس گھر کو پھر آباد کیجئے۔ اپنے کاشانہ راحت کو آباد کیجئے۔
سریندر۔ کیا کہا یہاں کی ٹھنڈک کی بجائے دوزخ کی آگ کو پسند کروں سندر وہ عورت نہیں۔ میرے دامن راحت کو کاٹ کھانیوالا کیڑا ہے۔ مخمل میں وہ اک کانچ کا ٹکڑا ہے
سندر۔ شراب خواری اور عیش پرستی کی یہاں تک نوبت آن پہنچی کہ آپ نے جانتی بیوی اپنے کاروبار اور گھر بار کو تک تج دیا۔ مہاراج یہ آپکا نازیبا طریق عمل آپ کو زیب نہیں دیتا۔
سریندر۔ سندر یہاں بک بک کرکے میرے رنگ میں بھنگ نہ ڈال۔
سندر۔ کہاں اس دورنگی دنیا کا رنگ ڈھنگ اور کہاں اس حور وش کا جمال۔
ع رنگی کو نارنگی کہے دودھ بنے کو کھویا۔ چلتی کو گاڑی کہے سن کبیرا رویا
سریندر۔ کیا بکتا ہے؟
سندر۔ یہ کابلی پلاکس کا ساتھ دی ہے جو آپ کا ساتھ دیگی جب تک آپ کے کیسے میں درم کی جھنکار رہیگی تب تک یہ آپ سے بناوٹی پیار کرے گی۔ جب آپ کی ہتھیلی سے دہن کی لکیر مٹتی جائے گی یہ بھی ایک ایک قدم پیچھے ہٹتی جائے گی۔ یہ خوبصورت ناگن نیم کی کڑوی ڈالی ہے جس کو ساٹو تو کڑوا کس میں بڑ بڑ کر بو دیتی ہے۔ لیکن گھر کی بیچھی صندل کی ٹہنی ہے جو کٹتے کٹتے بھی خوشبو دیتی ہے۔
منجلا۔ گویا اس کے سینہ میں دل اور میرے سینہ میں پتھر ہے۔
سندر۔ ہرجائی کے سینہ میں اس کا اپنا دل کہاں۔
سریندر۔ او کر نمک تو بھی سر چڑھنے لگا۔
منجلا۔ سرکار غصہ تھامئے۔
منوہر۔ ہاں سندر ذرا ہوش سے کام لو۔
سندر۔ ہاں میں نشہ میں ہوں۔ میں نے بڑی غلطی کی جو انکو تباہی سے بچانا چاہا معاف کیجئے۔

حضور۔ رو بامتی کی آہ و زاری دیکھی نہ گئی جو منھ کو آیا سو بک دیا۔ لیکن اب کچھ نہ کہونگا آپ اپنے دل کے مختار ہیں۔

سرینڈر۔ تم ہر وقت یہی کہتے آتے ہو ہشیار رجو دوبارہ بیچ میں کانٹا بن کر کھٹکنے کی کوشش کی۔

سندر۔ بہت اچھا جاتا ہوں۔

منوہر۔ سندر کیا خفا ہو گئے۔ کہو مکند کب آیا۔

سرینڈر۔ مکند کیا وہ کلکتہ سے آچکا۔

سندر۔ جی ہاں وہ کل ہی آیا ہے۔ مہاراج وہ بالکل بدل چکا ہے۔ اوس کے فرنگی فیاشن نے میرا دیوانہ نکال رکھا ہے۔

سرینڈر۔ وہ کہاں ہے۔

سندر۔ ابھی حاضر کرتا ہوں۔ (جاتا ہے)

سرینڈر۔ منچلا یہ اچھا موقع ہاتھ آیا ہے مکند کو بنک میں نوکر رکھ لینا چاہیے کیوں منوہر۔

منوہر۔ کیا کہنے۔

منچلا۔ اس سے فائدہ

سرینڈر۔ یہی کہ بوڑھا سندر ہمارے معاملات میں دخل نہ دیگا۔

منچلا۔ ٹھیک ہے۔ (سندر اور مکند داخل ہوتے ہیں)

سرینڈر۔ ہلو ہلو۔ مکند۔ آؤ بیٹھو!

منوہر۔ مکند گڈ مارننگ۔

سرینڈر۔ گڈ مارننگ؟ اماں دن نہیں رات ہے۔

منوہر۔ میں کہتا ہوں رات نہیں دن ہے۔

سرینڈر۔ کہو مکند کیا نوکری چھوڑ دی یا چھٹی لی ہے۔

مکند۔ کیا بتاؤں سربھول بھلیاں پہلی تصویر آدمی سے زیادہ مکمل ہو چکی تھی کہ نگار خانے کو آگ لگ گئی۔ کمپنی جل کر خاک ہو گئی۔

منوہر۔ چلو قصہ پاک ہو گیا۔

سرینڈر۔ کیوں اب تو اداکاری کا بھوت سر سے اترا میں نہ کہتا تھا کہ جو بھی اس مفلس ہوڈی ٹون میں جاتا ہے مفلس بنکر رہجاتا ہے

مکند ۔ اگر آگ نہ لگی ہوتی تو بھی یقیناً مرسبز ہوتی ۔

سریندر ۔ چھوڑو اس فلم کمپنی کو دیکھو پتاجی کے زمانے سے سندر راج کام کرتے آئے اور اب بوڑھے ہو چلے ہیں اس لئے انکی جگہ تم کو سنبھالنی چاہیئے ۔ کیوں سندر راج ۔

سندر ۔ مہربانی ۔

سریندر ۔ مکند تم کل ہی سے انکے ساتھ کام کرنا شروع کردو کاروبار کے پیچ او پچ سے بھی واقف ہو جاؤ گے ۔

منجلا ۔ یہ اچھا خیال ہے ۔ سندر راج کل سے مہاراج بنک نہیں جائینگے ۔ اس لئے ہر روز کی پٹی کے ساتھ گروکا مال اور رقم یہیں لایا کرو ۔

سریندر ۔ ہاں یہ کہنا میں بھول گیا تھا ۔ سندر ایسا ہی ہونا چاہیئے ۔

سندر ۔ گویا کل سے ایک نیا دور شروع ہوگا آج تک تو دل پر قبضہ تھا اور اب دولت پر بھی ہاتھ بڑھایا جا رہا ہے ۔ خیر اس میں میرا کیا بگڑتا ہے ساکھ اور ساہوکارہ پر برا اثر پڑے گا ۔

منجلا ۔ برا اثر کیسا جہاں مالک وہاں مال اگر تم نہیں لا سکتے تو مسٹر مکند کے ذریعہ بھیجدیا کرو ۔

سریندر ۔ تم جاؤ اب مکند کی فکر نہ کرو یہ کل سے بنک میں کام کرینگے ۔

سندر ۔ جو حکم ۔

منجلا ۔ سندر راج کیا آپ نے میری ماں کی تنخواہ دیدی ۔

سندر ۔ ہاں جانکی بائی خود اپنی تنخواہ لے گئی ۔ آج کی پٹی میں ٹانک دیا ہے ۔

سریندر ۔ نمستے ۔ کہو مکند کلکتہ میں کیسی گذری آخر فلم کمپنی گئے تھے نہ ۔

منجلا ۔ میں نے آپ کی کوئی تصویر نہیں دیکھی ۔

سریندر ۔ دیکھتیں کہاں سے نگار خانہ کو آگ جو لگ گئی ۔

منوہر ۔ آگ لگ گئی تو بجھاؤ دل کی آگ اس پانی سے بجھاؤ ۔ مکند ۔ پیو ۔

مکند ۔ نہیں بھائی میں نہیں پیتا ۔

منوہر ۔ فلمی اداکار اور نہیں پیتا ۔ پینا پڑے گا ۔

سریندر ۔ پی بھی لو نہ مکند ۔

منجلا۔ آگ بجھانے کی چیز ہے۔ (مکند کو بھی پلاتے ہیں)
مکند۔ اچھا اب اجازت دیجئے۔
سرنیلا۔ ہاں رات بھی زیادہ ہو چکی ہے کیوں منوہر جاؤ گے نہ۔
منوہر۔ یں۔ میں نہ جاؤں گا۔
سرنیلا۔ تمہاری مرضی
منوہر۔ میری مرضی تو میں جاؤں گا۔
سریندر۔ اچھی بات ہے۔ تشریف لیجائیے۔
منوہر۔ تشریف لیجاؤں۔ نہ میں نہ جاؤں گا۔
سریندر۔ بھئی تم سے تو طبیعت تنگ آگئی۔ (لیٹ جاتا ہے)
منوہر۔ طبیعت تنگ آگئی تو لو میں چلا۔ (ہچکی کے ساتھ گر پڑتا ہے)
منجلا۔ آؤ مسٹر مکند انہیں موٹر تک پہنچا دیں۔ (منجلا اور مکند کی محبت)
مکند۔ رات کا نشہ۔
منوہر۔ زلف کا سودا۔ کیا موٹر رک گئی۔

پانچواں منظر

پردہ باغیچہ

منجلا۔ دیکھو مکند ہماری زندگی کوئی زندگی نہیں، وہ تو دولت صرف دولت کی بدولت حاصل ہوتی ہے اگر تم نے میرا کہا مانا تو دولت و ثروت کی دیوی کنیز بن کر تمہارے قدموں کو چومے گی۔ اب بھی کچھ نہیں گیا۔ تیار ہو جاؤ۔
مکند۔ مگر منجلا مجھے ڈر لگتا ہے۔
منجلا۔ ڈر لگتا ہے یاد رہے ایک نہ ایک دن بھانڈا پھوٹ جائے گا۔ تم بھی تباہ ہو گے اور مجھے بھی برباد کر دوگے۔
مکند۔ مگر میں اس کی کیسے جان لوں جو میرا اور میرے باپ کا محسن ہے۔
منجلا۔ مرد ہو کر اس قدر گھبراتے ہو اگر یہی خیال تھا تو اس کی منجلا سے محبت ہی کیوں کی۔ افسوس مکند تم اداکار ہو کر بھی میرے نزدیک مرد بیمار ہو۔ کیا فلم کمپنی میں رہ کر

وفا داری کی ڈگری حاصل کی ہے ۔
مکند ۔ مگر یہ کام مجھ سے نہ ہوگا بتاؤ تو میں اوس پر کس طرح وار کروں
منجلا ۔ تم نہ گھبراؤ میں نے سب کچھ سوچ لیا ہے ۔ میری طرف دیکھو اور اوس کی دولت کا خیال کرو ۔ لوگ دنیا میں عورت کے لئے کیا کیا نہیں کرتے اجی تخت و تاج تک چھوڑ دیتے ہیں ۔
مکند ۔ محبت میں تخت و تاج کی پرواہ نہ کرنے والوں کے نام مورخ سونے کے حرفوں میں لکھتا ہے ۔ بھلا ہم کہاں اور کہاں تخت و تاج دلے ۔
منجلا ۔ محبت کی دنیا میں شاہ و گدا ایک ہیں ۔ سچ بتاؤ کیا تمہیں مجھ سے محبت ہے
مکند ۔ اس قدر کہ جس کی انتہا نہیں ۔
منجلا ۔ تو پھر خوف کس بات کا ہے کیا تمہارے سینے میں عورت کا دل ہے ۔ کیا تم بزدل ہو؟ نہیں منجلا جس کو اپنے لئے منتخب کرے وہ بزدل نہیں ہوسکتا ۔ جو اس سے محبت کرتا ہے وہ تلوار کو بھی پیار کرتا ہے مکند بہادر ہے جس کی بہادری پر منجلا ناز کرتی ہے مکند کے سینہ میں جوان دل ہے مکند اپنے رقیب کو ٹھکانے لگا کر رہے گا ۔
مکند ۔ کیوں نہ ہم دونوں فرار ہو جائیں ۔
منجلا ۔ ممکن ہے مگر دولت کس طرح ہاتھ آئے گی ۔ یاد رہے مکند نام کرنے کے لئے کچھ کام کرنا چاہیئے ۔ مفلسی کو دور سے بزنام کرنا چاہیئے ۔
مکند ۔ دہوکہ سے حاصل کی ہوئی دولت کس کا ساتھ دی ہے جو ہمارا ساتھ دے گی ۔
منجلا ۔ دنیا خود ایک دہوکا ہے ۔ یہاں دہوکے کا نہیں زندگی کا سوال ہے ۔
مکند ۔ میں کوشش کرونگا ۔
منجلا ۔ کوشش نہیں ۔ وعدہ کرو ۔
مکند ۔ یہ لو وعدہ کرتا ہوں کہ تمہارے لئے میں اپنے رقیب کی جان لے کر ہی رہونگا ۔
منجلا ۔ آفریں ۔ صد آفریں ۔ بس آج ہی رات کو ٹھیک گیارہ بجے ہماری خوابگاہ میں آنا اچھا
مکند ۔ بہت اچھا ۔ (جاتا ہے) ۔
منجلا ۔ وار چل گیا ۔ (جاتی ہے) ۔

چھٹا منظر ______ منچلا کا مکان

کشوری لال ۔ جے رام کی راج شاب ۔
سریندر ۔ اوہو کشوری لال تم آ گئے ۔
کشوری ۔ مہاراج تم نے جتنی ساڑیاں منگایو تو شو شب لایو ہے ۔ رام بھروستے ملا ہجہ کر وا لیا ساڑی کیتیں ہے شو نے کا پتر ہے رانی جی تہارے جسم پر تو کھوب لاگیو ہے رام بھروستے
سریندر ۔ ارے ارے منچلا تم نے تو تمام ساڑیاں پسند کرلیں ۔
منچلا ۔ نہیں تو کیا ایک دو کے لئے منیب کو بلایا تھا ۔
کشوری ۔ رام بھروستے ۔ مہاراج شیٹھ نے رام رام کہیو ہے اور راب کی رکھم اور ترشوں کی رکھم کا حساب چکتا کرنے کو بولیو ہے ۔
سریندر ۔ ہاں منیب آجکل میں بنک نہیں جا رہا ہوں ۔ پرسوں تم بنک آؤ سمجھے ۔ پرسوں ۔
کشوری ۔ پرشوں ۔ رام بھروستے شیٹھ نئ مانے تو
سریندر ۔ وہ مان لینگے ۔
کشوری ۔ رام بھروستے ۔ جاتا ہوں ۔ رام ۔ رام ۔ (رویا داخل ہوتی ہے)
رویا ۔ میرے سرتاج ۔
سریندر ۔ اوڈائن تو میرا پیچھا نہیں چھوڑتی
رویا ۔ آخر کیا ماجرا ہے دیکھو یہاں کس طرح آپ کی دولت لٹ رہی ہے ۔
سریندر ۔ دولت دولت کے نام کو کتیا کی طرح بھونکنے والی عورت دولت کیا چیز ہے ۔
اگر میری جان بھی اس کے عوض کام آتی ہے تو میں دینے کے لئے تیار ہوں ۔
رویا ۔ آپ کا نفس آپ کو دہوکا دے رہا ہے دھرم کے نام کو کلنک کا ٹیکا لگا کر آپ اپنی عزت ۔ ______
سریندر ۔ خاموش ۔ چرب زبان یہاں سے اپنا منھ کالا کر
رویا ۔ کہاں جاؤں آپ کے در کے سوا میرا ٹھکانہ ہی کہاں ہے ۔
سریندر ۔ جاؤ ۔ کسی گورستان میں اپنا ٹھکانہ بناؤ ۔
رویا ۔ لیکن ابھی تو زندہ ہوں ۔
سریندر ۔ اے کاش تو مرچکی ہوتی ۔
- - - - - -

روپا ۔ میرے بھگوان رحم ۔
سریندر ۔ رحم اور تجھ پر ۔ بھکارن کی طرح ابھی در بدر کی ٹھوکریں کھانی باقی ہیں ۔ اس کے لئے بھی تیار ہو جا ۔ مالا ۔ یہ مالا تیرے گلے میں شوبھا نہیں دیتی ۔ اوتار ۔
روپا ۔ لے لو میری مالا اوتار لو میری مالا تو کیا اگر یہ سر بھی آپ کے کام آتا ہے تو میں دینے کے لئے تیار ہوں ۔
سریندر اور میں اوس سر کو لے کر کیا کروں جس میں رقابت کا سودا بھرا ہوا ہے ۔ منجلا تم مالا اوتار لو ۔
روپا ۔ خبردار ۔ جو میری طرف بڑھنے کی کوشش کی ۔ میں خود اوتارتی ہوں یہ لو ۔ مگر ان قدموں سے لپٹی ہوئی رہنے دو ۔
سریندر ۔ بے وقوف عورت جاتی بھی ہے ۔ یہاں تیرا ٹھہرنا پاپ ہے مہا پاپ ۔
روپا ۔ نہیں ۔ جب آپ کا یہاں ٹھہرنا ۔ کھانا پینا پاپ نہیں تو آپکی داسی کا ٹھہرنا بھی ہرگز پاپ نہیں ہو سکتا ۔
سریندر ۔ بہت ہو چکا روپا اپنی نحوست کو نکال ۔
روپا ۔ منجلا ۔ بہن میں منت کرتی ہوں مجھ پر ترس کھاؤ ۔ مصائب و آلام کے بھنور میں میری زندگی کی نیا ڈگمگا رہی ہے میرے ناخدا کو میرے حوالے کردو ۔ میرے شریک زندگی کو مجھے واپس دے دو ۔
منجلا ۔ کیا معلوم کون کس کا شریک زندگی ہے ۔ اگر یہ تمہارے ہیں تو اپنے ساتھ کیوں نہیں لیجاتیں ۔ جو کچھ مانگنا ہو اچھی سے مانگو میرے پاس تمہارے لئے بھیک نہیں ۔
سریندر ۔ عزت کے ساتھ جاتی ہے یا ۔
روپا ۔ نہیں میں نہ جاؤنگی ان ہی قدموں پر اپنا دم توڑونگی اس گھر کے برتن مانجھ کر اپنی زندگی بتا دوں گی ۔ مگر یہاں سے ہرگز نہ جاؤنگی ۔
سریندر ۔ جانا ہوگا ۔
روپا ۔ مگر آپ کے ساتھ
سریندر ۔ میں تیرا کوئی نہیں ۔
روپا ۔ میرے سب کچھ تم ہی ہو ۔

پیرنیدر ۔ منچلا اسے دھکے دے کر نکال دو۔
رویا ۔ اس کی مجال۔
منچلا ۔ یہ ڈھٹائی۔
رویا ۔ یہ پارسائی۔
پیرنیدر ۔ لقمۂ اجل۔
رویا ۔ بے کس کا انجام۔
پیرنیدر ۔ صبر کی انتہا ہوچکی کمبخت تو یوں نہ مانے گی۔ ادھر دیکھ۔ (ریوالور نکالتا ہے)
رویا ۔ شکر ہے آپ کے قدموں میں میری روح پرواز ہوگی۔
منچلا ۔ مہاراج ۔ یہ کیا کرتے ہیں آپ۔
سندر ۔ او شرابی ۔ (سندر رویا کو بچاتا ہے ۔) (**وقفہ**) باقی آیندہ

بقیہ صفحہ ۱۲
لوگ بھی اوسکی برائی سے واقف ہوکر ترک کرنیکی کوشش میں ہیں۔ ایسی صورت میں ہم ہندوستانیوں کو چاہیئے کہ یکلخت ترک کردیں۔

اسکے بعد معزز صدر نے سرکار عالی کی رعایا پروری کے قدیم روایات کو ظاہر فرماتے ہوئے آقاے ولی نعمت کے عہد ہمایونی میں جو رفاہی امور انجام پائے ہیں انکو من وعن بیان فرمایا اور اس بات کا یقین دلایا کہ ہماری گورنمنٹ رعایا کے نیک ارادوں اور نیک عمل میں مدد دینے اور سہولت بہم پہنچانے کیلیئے ہر وقت آمادہ ہے۔ اور میں بحیثیت ڈویزن افسر آپ کی انجمن کی واجبی امداد کرنیکے لئے دامے درمے سخنے تیار ہوں بالآخر صاحب ممدوح نے یہ نصیحت فرمائی کہ آپ صاحبین جس مستعیدی سے اس مبارک کام کو آغاز کئے ہیں اوسی مستعدی سے انجام کو پہنچاکر ملک و مالک کے سچے بہی خواہ ہوجائیں۔ اسکے بعد اعلیحضرت اقدس واعلیٰ و صاحبزادگان بلند اقبال و صاحبزادیان فرخندہ فال کی درازی عمر و اقبال و دولت کی نسبت بارگاہ الہی میں دعا مانگی گئی اور اسکے بعد انجمن ترک مسکرات کا قیام عمل میں آیا ۔ صدر و نائب صدر و سکریٹری و ارکان حسب ذیل منظور کیا گیا۔ اور سکریٹری نے سب کا شکریہ ادا کیا۔

صدر انجمن ۔ جناب منصف صاحب تعلقہ کشلگی۔ نائب صدر جناب تحصیلدار صاحب سکریٹری ۔ جناب بیم مہادیو یا صاحب بھیم سین آچاری صاحب وکلا۔ اراکان جناب صدر مدرس صاحب ۔ سدیا صاحب ہوٹین سٹی نذرانیا صاحب ہوٹین سٹی ۔ رودریا صاحب ہوسٹی ۔ داؤد صاحب ہو۔ گل داد خان صاحب سوداگر کے نارائن راؤ صاحب وکیل شام راو صاحب وکیل سب جسٹرار صاحب ۔ ین۔ آر۔ ہزار صاحب مڈیکل افسر اور سیر صاحب بھیم سین آچاری صاحب وکیل ہمناگر ——

عالم ترک مسکرات

ملک سرکارِ عالی

اضلاع و دیہات

دیہی پروگرام

پٹنچرو (ضلع میدک) میں انجمن ترک مسکرات کا پرچار

یہاں پر ۲۰ تا ۲۲ ہرار دی بہشت ۱۳۵۰ف اتحادی میلہ اور نمایش تنظیم دیہی زیر انتظام مرکزی کمیٹی ترقیات دیہی سرکارِ عالی منعقد ہوئے ۔ صدر جمعیت اتحاد و امداد باہمی سرکارِ عالی حیدرآباد کی دعوت پر صدر انجمن ترک مسکرات کی جانب سے وہاں پر نمایش کا انتظام کیا گیا اور مسٹر بی راگھویندر راؤ پروپیگنڈسٹ بغرض پروپیگنڈہ روانہ کئے گئے۔ صاحب موصوف نے مسلسل تین روز میجک لینٹرن شوز کے ذریعہ مسکرات کے نقصانات کو واضح کرتے رہے ۔ صدر انجمن ترک مسکرات کی پالیسی اور پروپیگنڈہ کے ذرائع ووسائل جو اختیار کئے جارہے ہیں ۔ دوران تقریر میں تفصیلی طور سے بیان کیا حاضرین میں متعلقہ لٹریچر تقسیم کیا قصبہ ہذا کے باشندوں کے علاوہ قرب وجوار کے سینکڑوں کاشتکار اور خصوصاً انجمن امداد باہمی کے ارکان اس تقریب میں حصہ لینے آتے ہوتے تھے ۔ ترک مسکرات کی نمایش اور میجک لینٹرن شوز سے بہت متاثر ہوئے ۔ علاوہ صدر انجمن ترک مسکرات کے سررشتہ جات امداد باہمی ۔ سررشتہ زراعت ۔ صنعت وحرفت علاج حیوانات وغیرہ کی جانب سے اس موقع پر مختلف مظاہرے کئے گئے ۔

ہیرگہ میں ترک مسکرات کا پرچار

ہیرگہ ایک چھوٹا سا موضع ہے ۔ جو تعلقہ تلجاپور ضلع عثمان آباد میں واقع ہے ۔ یہاں پر ایک خانگی مدرسہ قائم ہے ۔ جو بیس سال سے کامیاب طریقہ پر چلایا جارہا ہے ۔ میٹرک تک تعلیم دیجاتی ہے ۔ طلبا رکی تعداد ڈیڑھ سو کے قریب ہے جن کا مدرسہ کے احاطہ میں قیام کرنا لازمی ہے ۔ اس مدرسہ کے سرگرم کارکن مسٹر اننت گوئند راؤ کلکرنی نے دیگر رفقاکار کے تعاون عمل سے انجمن تنظیم دیہی کو قائم کیا ہے ۔ طبی امداد عام صفائی غلہ گودام دیہی بنک اور تعلیم بالغان جیسے کار ہائے رفاہی اس انجمن کے پروگرام میں داخل ہیں ترک مسکرات کو بھی اس انجمن کے کارکنان نے ضروری تحریک سمجھا ۔ اور عوام کو برابر منشیات کے نقصانات سے آگاہ کرتے رہے ۔ اور وقتاً فوقتاً معتمد انجمن تنظیم دیہی مسٹر اننت راؤ کلکرنی نے صدر انجمن سے ضروری لٹریچر حاصل کرکے تقسیم کرتے رہے ۔

۲۶ ۔ ار دی بہشت ۱۳۵۰ف گذشتہ کرہ انجمن کا پہلا سالانہ جلسہ بصدارت عالیجناب اول تعلقدار صاحب ضلع عثمان آباد نہایت شاندار پیمانہ پر منعقد کیا گیا ۔ جو ہر طرح کامیاب رہا ۔ نمائش مولیشی اجناس اور اطفال اور صفائی کا مقابلہ اور جسمانی کرتبوں کا مظاہرہ جیسے دلچسپ پروگرام اطراف مواضعات کے باشندوں کو ہزاروں کی تعداد میں جمع کرنے کے لئے کافی تھے ۔

اس موقع پر منجانب کارکنان انجمن ہذا درخواست کی گئی کہ صدر انجمن کی جانب سے پروپگنڈہ کا انتظام کیا جائے ۔ چنانچہ مسٹر مانک راؤ بایں غرض روانہ کئے گئے ۔ مسٹر موصوف نے حاضرین میں لٹریچر تقسیم کیا ۔ منشیات کے استعمال سے ہونے والے گوناگوں نقصانات کو تفصیلاً بتلایا ۔

۲۷ ۔ ار دی بہشت ۱۳۵۰ف کو ایک جلسہ ترتیب دیا گیا جس میں خاص طور پر تعلیم یافتہ اشخاص اور ملک خدمت کا جذبہ رکھنے والے حضرات مدعو کئے گئے تھے مسٹر مانک راؤ ناشر صدر انجمن نے تحریک ترک مسکرات سے حاضرین کو آگاہ کرتے ہوئے اس کی ضرورت اور اہمیت کو واضح کیا ازاں بعد حاضرین کو صدر انجمن کے معاونین بننے اور ایک شاخ کے قائم کرنیکی درخواست کی ۔ جس کو حاضرین نے نہایت خوشی سے قبول کیا ۔

اور ایک شاخ اسی وقت قائم کی گئی جو مندرجہ ذیل اصحاب پر مشتمل ہے۔ جنھوں نے صدر انجمن کے زمرہ معاونین میں شامل ہونا قبول فرمایا۔

صدر۔ پنڈت ونکٹ راؤ صاحب وکیل
معتمد۔ پنڈت وشو مبھر صاحب ہوالکر
ارکان:۔ پنڈت اننت راؤ صاحب کلکرنی۔ پنڈت گوپال راؤ صاحب۔
پنڈت باپو راؤ گوسنی۔

طے پایا کہ:۔
۱۔ یہ انجمن بنام انجمن ترک مسکرات ہیرگہ شاخ صدر انجمن ترک مسکرات حیدرآباد موسوم ہوگی
۲۔ اور اس کا دائرہ عمل مواضعات ہیرگہ۔ کانے گاوں۔ توگاؤں۔ آشٹہ۔ مورم جیولے۔ لوہارہ۔ سالگرہ۔ اینگور۔ سگرہ (دیوٹی) پر حاوی رہیگا
۳۔ یہ انجمن صدر انجمن ترک مسکرات حیدرآباد کے تحت کام کرے گی۔
ناشر کے شکریہ پر جلسہ ختم ہوا۔

قیام انجمن ترک مسکرات مستقر تعلقہ کنتگی

۲۹ مرداد (یا) بہشت سنہ ۱۳۴۰ف

آج بوقت ۶ شام بمقام سلور جوبلی ہال بغرض قیام انجمن ترک مسکرات کمیٹی منعقد کی گئی۔ اصحاب دستخط کنندگان نے شرکت فرمائی۔

ابتدا جناب صدر مدرس صاحب مدرسہ وسطانیہ کی تحریک اور سید یا صاحب ٹن شٹی کی تائید پر جناب دوم تعلقدار صاحب ڈویژن لنگسگور نے جلسہ کی صدارت قبول فرمائی۔ انکے بعد بھیم سین آچاری صاحب چلکرہ وکیل نے جلسہ طلب کرنیکے اغراض ومقاصد بیان کئے اور حاضرین سے قیام انجمن کے متعلق اپنے خیالات کو ظاہر کرنے کی درخواست کی۔ اولا پنڈت شامراؤ صاحب وکیل نے تقریر فرمائی۔ صاحب موصوف نے سرکار عالی کی فیاضانہ پالیسی و رعایا کی تعلیم و تربیت و حفظان صحت و دیگر رفاہی امور پر روشنی ڈالتے ہوئے رعایا کی اخلاقی و سماجی و معاشی اصلاح کے مدنظر ترک مسکرات کا ادارہ قائم کرکے اس کی تبلیغ اور رعایا کو اشیاء نشی کے استعمال سے باز رکھنے کی ترغیب و تحریص دلانے کے لئے عالیجناب نواب امیر یار جنگ بہادر جیسے برگزیدہ ہستی کا انتخاب فرما کر عملی کارگذاری کیلئے خزانہ سرکار سے کثیر رقم کی منظوری صادر فرمانے کے متعلق گورنمنٹ کا شکریہ ادا کیا اس کے بعد سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوے اشیاء نشی کے استعمال

سے ہونے والے برے نتائج کو واضح کیا اور اس مذموم عادت سے انسان گمراہ ہو کر کس طرح مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے اور آخر کار انسانیت کے درجہ سے گر جاتا ہے۔ ان امور کو موثر الفاظ میں ظاہر فرمائے۔

اسکے بعد مقرر دوم پنڈت آدیہ انند آچاری صاحب نے نہایت عجیب تقریر فرمائی جسکا سامعین کے دل پر بہت گہرا اثر ہوا۔ صاحب موصوف نے فرمایا کہ ہندوستان جیسے ملک میں انجمن ترک مسکرات کے قیام کا موقع آنا سخت بدبختی ہے۔ ہندو دھرم میں اشیاء نشی کا استعمال گناہ عظیم مانا گیا ہے۔ ہمارا دھرم ہمکو یہ تبلاتا ہے کہ نشہ کا استعمال کرنیوالا تو کیا بلکہ اسکی صحبت میں رہنے والوں سے میل جول رکھنا بھی حرام ہے۔ دھرم کی اس قدر پابندی کے باوجود ہندو لوگ اشیاء نشی کا استعمال کرنا سخت معیوب بات ہے۔ اگر ہم کو دھرم پیارا ہے اور ہمارے دل میں مذہبی احکام کی ذرا برابر بھی قدر و منزلت ہے تو ہم کو یکلخت ترک مسکرات پر عمل پیرا ہونا چاہیئے۔ اس سے نہ صرف ہمارے اخلاقی وسماجی حالت کی اصلاح ہوتی ہے بلکہ ہمارے دھرم کی حفاظت بھی ہوتی ہے۔ نشہ کی ممانعت نہ صرف ہمارے دھرم میں ہے بلکہ مذہب اسلام نے بھی اوسکو ممنوع قرار دیا ہے۔ اس سلسلہ میں مقرر نے ایک پر لطف قصہ سنایا کہ ایک شخص جنگل میں جا رہا تھا اوس کو شدت کی پیاس لگی۔ مارے پیاس کے وہ پریشان ہوکر ادھر اودھر بھٹک رہا تھا۔ اتفاق سے اوسکو ایک جھیل نظر آئی۔ اس کے پاس سایہ دار درخت تھے جھیل کے اطراف میں باڑ تھا۔ اس باڑ میں داخل ہونے کیلئے تین راستہ تھے۔ پہلے دروازہ پر ایک حسین عورت تھی۔ دوسرے دروازہ پر ایک معصوم بچہ تھا۔ اور اسکے پاس ایک تھیا رکھا ہوا تھا۔ تیسرے دروازہ پر ایک شراب کا بوتل تھا۔

پیاسے شخص نے پہلے دروازہ پر آکر پانی مانگا تو کہا گیا کہ جو شخص اس عورت سے زنا کریگا اوسکو پانی ملیگا۔ تو اوسنے انکار کیا۔ اور کہا کہ میں مرجاؤنگا تو مضائقہ نہیں لیکن زنا کا مرتکب نہ ہونگا۔ اسکے بعد وہ دوسرے دروازے پر گیا تو کہا گیا کہ جو شخص اس معصوم بچہ کو قتل کریگا اوس کو پانی ملیگا۔ تو اوس نے اس سے بھی انکار کیا۔ اس کے بعد تیسرے دروازہ پر گیا تو کہا گیا کہ جو شخص شراب پیئے گا اوسکو پانی ملیگا۔ تو اس شخص نے خیال کیا کہ یہ کوئی ایسا گناہ نہیں ہے اسلئے مجھے پانی کی خاطر شراب پی لینا چاہیئے چنانچہ اوس نے شراب پی لی۔ اسکے تھوڑے ہی دیر بعد وہ بدمست ہوگیا اور اس میں نیک و بد کی تمیز باقی نہیں رہی۔ شراب کے دھن میں اوس عورت سے بدفعلی کیا۔ اور بچہ کا قتل بھی۔

الغرض انسان جب نشہ میں چور رہوجاتا ہے تو اوس کی عقل گم ہو جاتی ہے اور وہ ہر قسم کی برائی پر آمادہ ہوجاتا ہے۔ بالآخر اسکے برے نتائج اوسکو بھگتنے پڑتے ہیں اسکے بعد مقرر نے مغربی ممالک کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اون ممالک میں غذا اور ادویات میں مسکرات کا استعمال زمانہ دراز سے ہو رہا تھا۔ لیکن آجکل وہ

بقیہ صفحہ ۲ پر

رجسٹرڈ آصفیہ ۱۵۴

دی دکن آیور ویدا آشرم فارمیسی لمیٹیڈ سکندرآباد

صدر دفتر سلطان بازار حیدرآباد دکن

مشیر طب! ویدیہ پرائنہ گنگا دھر شاستری صاحب گنٹے

طب آیور ویدیہ کی تمام قسم کی خالص سائنٹفک ادویات
تیار کرنیوالا کارخانہ چند آزمودہ وبنیظیر ادویات

مکمل تیل رجسٹرڈ | رکت وشانتک رجسٹرڈ

بال گرنا بال سفید ہونا اسکے لئے بے نظیر

مصفی خون کیلئے لاجواب اکسیر ہے

نوٹ! ۔ مختلف مقامات پر ایجنٹس مقرر کرنا ہے۔ تلنگانہ کے ایجنٹوں کو خاص سہولتیں ملیں گی

برہسپت اینڈ کمپنی کتب فروش

سلطان بازار حیدرآباد دکن

تشریف لائیے یا خط لکھیے

اسکول میں تعلیم پاتے ہوں یا کالج میں نصابی کتب اور خلاصے ۔ نوٹ بک سے لیکر ڈکشنری تک ، ہم سے طلب فرماتے ۔ عہد حاضر کی دلچسپ کتابوں کا منتخب ذخیرہ ۔ تازہ ترین معیاری ماہواری رسائل ہفتہ واری اخبار ہم سے خرید فرمائیے

جلد ۵

نمبر ۱۲

دشمن ہے نشہ آبرو و جان و مال کا

بس اس بلا کو چھوڑ چھڑا کر رہیں گے ہم

رسالہ ترک مسکرات

ماہ آبان ۱۳۵۰ف

فہرست مضامین

سلسلہ نمبر	مضامین		

WINE.

رسالہ
ترک مسکرات
جلد ۵ نمبر ۱۲
ماہ آبان سنہ ۱۳۵۰ ف

سنہری باتیں

خود ہمارے ملک میں بسنے والے خاندانوں کو باعزت زندگی بسر کرنے کے لئے کافی آمدنی کے ذرائع کا فقدان ہمارا دشمن ہے نہ کہ کوئی بیرونی عنصر۔ اور اس کشمکش میں ہمارے دشمنوں کا دوست شراب اپنا قدیم پارٹ خوب ادا کر رہا ہے جو بہت خطرناک ہے۔ اس خطرہ کو نکال باہر کرنے کی سعی کرنا ہمارے وقت کا بہترین مصرف ہوگا۔

(لائڈ جارج)

چین کے مفتوحہ علاقہ کو غلامی میں رکھنے کیلئے جاپان کی کوشش

افیون کی تجارت میں حکومت جاپان کی وسیع سہولتیں

ملک چین کا سویوان علاقہ جاپان میں مل کر تین سال کا عرصہ ہوتا ہے۔ اس تمام قطعہ زمین پر خشخاش کی کاشت کی گئی ہے۔

ایک ایک ضلع میں ۵ لاکھ ۳۰ ہزار ایکڑ زمین سے لے کر ۱۱ لاکھ ایکڑ تک خشخاش کی کاشت کی جارہی ہے۔ اس سے ملک جاپان نہ صرف رقم حاصل کررہی ہے۔ بلکہ وہاں کے باشندوں کو تباہ و تاراج کررہی ہے۔ افیون کی تجارت کرنے کے لئے جاپانی خصوصی عہدہ داروں کو ایک کثیر ٹیکس ادا کرنا پڑتا ہے۔ بعد وصول ٹیکس اس شخص کی فوٹو لے کر افیون فروخت کرنے کے لئے لائسنس دی جاتی ہے۔

۲ خشخاش کی کاشت سے افیون تیار کرنے سے قبل شہر فیل کیو ہوم میں پیداوار پر مہر لگایا جاتا ہے۔ جس کے لئے ٹیکس لیا جاتا ہے۔ تب اس پیداوار سے ٹی ینٹی سس اور پی پیرنگ کے شہروں میں افیون تیار کی جاتی ہے۔ علاقہ سویوان میں افیون بظاہر فروخت کرسکتے ہیں۔ شہروں میں افیون کی تجارت معاش کا بہترین ذریعہ ہے۔ تمباکو کی تجارت کے لئے حکومت بلا دقت جلد لائسنس عطا کرتی ہے۔ ٹیکس ادا کرنا کافی ہے۔ افیون کی فروخت پر فی تولہ مقررہ ٹیکس ادا کرنا پڑتا ہے۔ افیون اور تمباکو کا استعمال علاقہ سویوان میں تہذیب سمجھا جاتا ہے۔ عہدہ داروں کی اجازت سے جہاں چاہے وہاں عوام افیون کی تجارت کرسکتے ہیں۔

جاپان کے خصوصی عہدہ دار عوام میں افیون کی عادت پھیلانے کے لئے حتی الامکان کوشش کرتے ہیں۔ تمباکو پینے کے لئے پیسہ نہ ہونے کی صورت میں حکومت مالی امداد دیتی ہے۔ من بعد ایسے لوگوں سے خفیہ کی خدمت لیجاتی ہے۔ شہر کیجینگ میں حکومت جاپان کی مدد سے ساٹھ ستر خاندان

اس افیون کی تجارت کر رہے ہیں ۔ اس شہر میں آبادی کا ستر فی صدی حصہ افیون کا دھواں استعمال کرتا ہے ۔

شہر نان چنگ میں بھی یہی حالت ہے ۔ یہاں پر بھی افیون جہاں چاہے وہاں استعمال کر سکتے ہیں۔ اس شہر میں جاپان اور کوریا کی عورتیں اس نشیلی عادت کے طرف مرغوب کرنے کے لئے متعین کئے گئے ہیں ۔

جنوبی شانسی صوبہ میں دس لاکھ چینی اس عادت قبیح کے عادی ہو گئے ہیں ۔ ہر راعی پر لازمی طور پر خشخاش کی کاشت کرنا چاہیئے ۔ حکومت تخم مفت تقسیم کرتی ہے ۔ منجملہ تین حصہ زمین کے ایک حصہ زمین کا خشخاش کی کاشت کے لئے مختص کرنا چاہیئے ۔ اگر زمین تیس سنٹش سے کم ہونے کی صورت میں اس قطعہ زمین کے پانچویں حصہ میں خشخاش کی کاشت کرنا چاہیئے ۔ متذکرۂ بالا قانون کی خلاف ورزی کی صورت میں حکومت سزا دیتی ہے ۔

ملک میں ہر جگہ جاپانی دواخانے قائم کئے گئے ہیں ہر بیماری کے لئے افیون کا دھواں ڈالا جاتا ہے ۔ غریب ہونے کی صورت میں دھواں مفت دیا جاتا ہے ۔ عورتیں اپنی تفریح گاہ میں افیون کھانے والوں کو افیون مہیا کرتے ہیں ۔ مٹھائی میں بھی تھوڑی سی افیون ملا دیتے ہیں ۔

شہر لن فن میں ایک میلہ ہوا تھا ۔ تماشائیوں کو افیون کے دھوئیں کے گٹے بطور انعام کے دیئے گئے ۔ یہی ہے سویونو جاپان بھائی بھائی کی نشانی ۔

(از پرجا بندھو)

مضمون سلسلہ صفحہ ۶

اس کے قریب پہنچا ۔ اس نے بلانے کے لئے اشارہ کیا ۔ اس میں شراب تھی ۔ میں حیران تھا کہ ایسی خستہ حالت اور شراب . . . . . . بڈھے نے تیزی سے بوتل ہاتھ میں لے لی ۔ اور غٹا غٹ پی گیا ۔ میں نے پوچھا ۔ "کیا آپ اب بھی شراب نہیں چھوڑ سکتے ۔ اس نے کہا " شاید مرنے کے بعد ۔ میری زندگی ایک راز ہے ۔ اس راز کو میرے سینے میں دفن رہنے دو ۔ دنیا والے . . . . زندگی . . . . اپنے آپ کو بہلانے کے لئے شراب . . . . نہیں سراب . . . . آہ ۔

موت کی ہچکی

میں خونی ہوں خونی

جناب کمال حیدرآبادی

لوگ پیتے ہیں غم غلط کرنے کو لیکن شراب مٹاتی ہے انکی ہستی کو حرف غلط کی طرح

سانپ کی طرح بل کھاتی ہوئی وادی کے ساتھ ساتھ میں بھی اکڑ لیتا اور بل کھاتا ہوا کیف و سرود کی دنیا میں چلا جارہا تھا۔ شام کا وقت۔ ٹھنڈی ہوائیں اور اودی اودی گھٹائیں میرے دل میں ایک ولولہ پیدا کررہی تھیں۔ ناگہاں ایک ٹیلہ پر نظر پڑی۔ ایک دراز قامت بوڑھا آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے کچھ کہہ رہا تھا۔ قریب ہوکر میں نے سنا۔ پرماتما مجھے معاف کرنا میں خونی ہوں...... خونی۔

سپید داڑھی۔ سر کے لمبے لمبے بے ترتیب بال۔ پھٹے چیتھڑے۔ سیاہ آنکھیں۔ آنسوؤں کا سیلاب اور تڑپتی ہوئی آواز میں اس کا باربار یہی کہنا۔" پرماتما مجھے معاف کرنا میں خونی ہوں... خونی۔ میرے دل و دماغ پر ایسا اثر کرگیا کہ مجھے اپنی خبر نہ رہی۔ مقناطیسی کشش کی طرح میں اس سراپا غم کے پیچھے چلا جارہا تھا۔ تھوڑی دور چلنے کے بعد ایک کٹیا دکھائی دی۔ اس ناتواں بوڑھے کے قدم ڈگمگا رہے تھے۔ کٹیا کے قریب پہنچ کر وہ گر پڑا اور حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتا ہوا تھوڑی دیر کے لئے اس دنیا سے بے نیاز ہوگیا۔ کٹیا کے اندر ایک مٹی کا لوٹا دکھائی دیا۔ اس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مار کر میں نے ہوش میں لانے کی کوشش کی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہوش میں آگیا۔ اور مجھ سے پوچھنے لگا" تم کون ہو بابوجی" "ایک مسافر ہوں" میں نے کہا۔ اس وادی سے گزر رہا تھا آپ کو اس حالت میں دیکھ کر آگے نہ بڑھ سکا (تھوڑی دیر خاموشی)........ کیا میں آپ کے واقعات معلوم کرسکتا ہوں۔ اس وقت ہم دونوں کے سوا یہاں کوئی نہیں۔ مجھ پر کامل اعتماد کیجئے۔ شاید میں آپ کی مدد کرسکوں۔ یہ سب کچھ سننے کے بعد اس بوڑھے نے کونے میں رکھی ہوئی بوتل کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے بوتل اٹھالی۔

بقیہ ملاحظہ ہو صفحہ ۸

کاش نہ پیدا ہوتا!!

از جناب وی، کے، ریڈی صاحب

رات اندھیری ہے۔ دس بج چکے ہیں۔ ہو کا عالم ہے۔ ہر طرف خاموشی ہی خاموشی ہے دنیا میٹھی نیند سو رہی ہے۔ چرند اور پرند ستانے کے لئے اپنی اپنی جگہ آرام لے رہے ہیں۔ آسمان اپنی ان گنت آنکھوں سے اس سناٹے کے کرشموں کا بغور مطالعہ کر رہا ہے۔

سر پور کے شاہ راہ پر کسی کے پاؤں کی چاپ سنائی دے رہی ہے۔ دیکھو! کوئی دو نوجوان شانہ بشانہ کبھی کچھ بولتے اور کبھی چپ سادھے چلے آتے ہیں۔ ان کی باتوں سے معلوم پڑتا ہے کہ وہ ہاسٹل سے بھاگے ہوئے سینما کے شیدائی ودیارتھی ہیں۔ اب وہ ایک حویلی کے قریب پہنچ گئے ہیں۔ ایو! وہ یکایک رک کیوں گئے؟ آہا! وہ قریب کسی چیز کی آہٹ پاکر سہم گئے ہیں۔ آہستہ آہستہ آپس میں وہ کچھ بول بھی رہے ہیں سنو تو وہ کیا کہتے ہیں۔ ان میں سے ایک کی زبان کھلی اور یوں گویا ہوا "ونو تو! دیکھو سیدھے ہاتھ کی طرف نالی میں کسی کے مسلنے اور کیلنے کی آواز آتی ہے۔ ذرا ٹارچ تو ڈالو"۔ ونو و ٹارچ ڈالتے ہوئے کہنے لگا۔ "ہریش! وہاں تو کوئی آدمی پڑا لوٹتا معلوم ہوتا ہے۔ چلو اور دیکھو تو، اس بیچارے کو ہوا کیا"۔

دونوں دوست تیز قدم بڑھاتے وہاں پہنچے۔ انہوں نے بڑی احتیاط سے دیکھا بھالا تو، کوئی بھلا مانس خوب رو، خوش پوشش گرتے ہونے سے لباس گندہ ہو گیا تھا۔ عمر بھی کوئی چھتیس ایک سال کی ہوگی۔ پیشانی پر چوٹ ہے۔ سڑک کے بازو گٹر میں پڑا کیل رہا تھا۔ رہ رہ کر اٹھنے کی ناکام کوشش کرتا ہے۔ اور مارے چکر کے وہیں گر رہتا ہے۔ وہ پڑے پڑے کبھی کیلتا ہے، کبھی کراہتا ہے اور کبھی لوٹنے لگ جاتا ہے۔ اس کی یہ حالت دیکھ ہریش اور ونو دونوں کچھ دیر علامت استفہامیہ بنے ایک دوسرے کی صورت تکتے رہے۔ ان کے بشروں سے مترشح تھا کہ وہ اس ماجرا کو کچھ نہ سمجھ سکے۔ ونو تو خون اور زخم کو دیکھ کر کچھ گھبرا سا گیا اور قدرے پرے ہٹ گیا۔ مگر ہریش نے ہمت کی آگے بڑھا اور اس پڑے ہوئے آدم زاد کا ہاتھ تھام گڑھے سے باہر نکال فوٹ پاتھ لا لٹا دیا۔

ونو (ذرا دور ہی سے) بھئی ہریش اس بیچارے سے پوچھ تو لو کہ کون ہے اور یہ کیا ہوا؟

ہریش ۔ کیا پوچھوں؟ خود زبان حال سے کہہ رہا ہے کہ شرابی ہے ۔ بدنصیب اتنا پی گیا ہے کہ شراب کی بدبو سے ناک کے پردے پھٹے جا رہے ہیں ۔

ونود ۔ نہیں بھائی! وضع قطع سے یہ تو کوئی بھلے گھر کا فرد معلوم پڑتا ہے ۔ اور بھلا اچھے لوگ ایسی نجس چیز کو کیوں منہ لگانے چلے ۔

ہریش ۔ ونود تم ابھی دنیا کی دو رنگی سے ناواقف ہو ۔ اسی لئے ان بڑوں کے بارے میں بہت زیادہ حسن ظن رکھتے ہو ۔ دنیا کی ساری برائیوں کی جڑ، سارے گناہوں اور بدعادتوں کا سرچشمہ بڑا گھرانا ہی ہوتا ہے ۔

ونود ۔ تمہاری یہ الٹی فلاسفی میری سمجھ میں نہ آنے کی ۔

ہریش ۔ اچھا تو سنیئے بابو صاحب! آپ پروفیسر خانصاحب کو تو خوب جانتے ہیں نا؟ وہ بڑے آدمی کہلاتے ہیں ۔ سنتا ہوں کہ نواب زادے بھی ہیں ۔ کیا تمنے انہیں کبھی نشہ میں نہیں دیکھا؟

ونود ۔ ہاں میں ان کے بارے میں اتنا ضرور جانتا ہوں کہ وہ اکثر دفعہ آپے میں نہیں رہتے پرسوں بدھ کے دن تو انہوں نے غضب ہی کر دیا ۔ آفریقہ کے نقشہ میں اجودھیا ڈھونڈتے ڈھونڈتے گھنٹہ ختم کر دیا ۔ اور جب قاسم نے پوچھا کہ اجودھیا کیوں مشہور ہے تو پروفیسر خوب بگڑے اور کہنے لگے "قاسم ت تم کو کچھ نہیں آتا ۔ تم اتنا نہیں جانتے کہ اجودھیا سیتا کے باپ راون کا پائے تخت تھا" یہ سن کر ہم اتنا ہنسے کہ آنتیں منہ کو آگئیں ۔

ہریش ۔ ہاں تو پروفیسر صاحب کی حالت ایسی کیوں تھی؟ یہ سب نشہ کے کرامات ہیں ۔ نشہ میں انسان کا حافظہ جواب دے دیتا ہے ۔ وہ دن کو رات اور رات کو دن کہنے سے بھی دریغ نہیں کرتا اب تو نہیں معلوم ہوا نا کہ شراب کی خاطر و مدارات بڑے گھرانوں میں ہی زیادہ ہوتی ہے ۔

ونود ۔ میں یہ کیسے مانوں کہ سب بڑے گھرانے خمخانہ ہوتے ہیں ۔ اور سب بڑے شرابی!

ہریش ۔ میں یہ کب کہتا ہوں کہ سبھی بڑے ایسے ہوتے ہیں ۔ مگر اکثر بڑے گھرانے ہی تمام گندے عادات کے سرچشمے ہوتے ہیں ۔ چونکہ ان کے پاس دھن دولت کی کمی نہیں ہوتی ۔ اور دھن ہی سارے گناہوں کا محرک ہے ۔ دولت ہی سے عیش کی سوجھتی ہے ۔ اور عیش کے معنی شراب کباب اور رنگ رلیئوں کے ہیں ۔ دھن شراب کو دعوت دیتا ہے ۔ مگر یہ بے وفا مہمان (شراب) آتے آتے اپنے میزبان کو نکال باہر کرتا ہے ۔ اور خود اپنے سہیلوں بیٹیا اور روگ کی دیوی سمیت اس گھر میں اترائے پھرتا ہے ۔

ونود:- خیر بھئی! چھوڑ و اس بحث کو۔ دیر ہو رہی ہے۔ وہ دیکھو آپ کا دوست شرابی ہوش میں معلوم ہوتا ہے۔ پوچھو کہ کون ہے۔

ہریش:- اجی بابو صاحب، آپ کون ہیں۔ آپ کا گھر کہاں ہے؟

شرابی:- میں، مائیں ہوں۔ سُن، سَن، مائیں ہوں۔

ہریش:- اچھا، اچھا، کم از کم یہ تو بتاؤ کہ آپ کو جانا کہاں ہے۔

شرابی:- مَ، مَ، ہِں، گھ، گھ، گھر جاونگا....

، یہ آدمی نہیں بتلائگا۔ ابھی نشہ باقی ہے۔ چلو اسے کسی قریب کے ٹھانے میں پہنچادیں۔ ہوش میں آنے پر وہ آپ ہی گھر چلا جائیگا۔

دونوں دوست بہزار دقت اُسے ایک قریب کے تھانہ میں پہنچاکر اپنا راستہ لئے۔

رات ختم ہوئی۔ دنیا پر سے تاریکی کے پردے اٹھ گئے۔ روزآنہ کی چہل پہل شروع ہونے کے لئے ابھی دیر تھی۔ ہمارا شرابی اپنی مدہوشی سے بیدار ہوکر کپڑے جھاڑتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔ ادھر ادھر دیکھا اور پھر اُس نے اپنی بدحالی پر بھی ایک نظر ڈالی۔ دل ہی دل میں بے حد نادم و پشیمان ہوا۔ پیشانی کے زخم پر ہاتھ پھیرتا ہوا تندی سے کسی جانب نکل جانے کی کوشش میں ٹھانے کے چبوترے سے نیچے اتر رہا تھا کہ جمعدار پولیس نے للکار کر کہا۔ "ٹھیر جائیے اجی راجہ صاحب ٹھہر جاتے۔ آپ کون ہیں اور کہاں جارہے ہیں۔ آپ کی یہ کیا حالت ہے"؟

شرابی:- میں، میں.........

جمعدار:- بتلاتے کیوں نہیں؟

شرابی:- میں ڈاکٹر مدھوکر کا لڑکا ہوں۔ کل رات بال (ناچ) میں شریک ہونے گیا تھا۔ میرا لباس خراب ہے۔ مجھ پر لوگ ہنسینگے۔ پرماتما کے واسطے مجھے نہ روکئے، جانے دیجئے۔ پو پھٹنے پر لوگ دیکھ لینگے۔ ابھی کچھ تاریکی باقی ہے۔ دیا کیجئے۔ مجھے جلدی سے نکل جانے دیجئے۔

جمعدار:- افسوس کہ شراب پیتے ہوئے تمہیں شرم نہیں آئی۔ گیٹر میں گر کر کتوں سے منھ چٹواتے لوگ نہیں ہنستے۔ اب شرم، ماں کی دہائی دیکا رہی ہے۔ نہ پیتے شراب نہ ہوتی یہ درگت خیر مجھے ان باتوں سے کیا کام میں ٹھہرا قانون کا تابعدار۔ مجھے حکم ہے کہ میں بغیر، بڑے صاحب کی اجازت کے آپ کو یہاں سے ہلنے نہ دوں۔

شرابی:- نہیں جمعدار صاحب۔ میں بے حد شرمندہ ہوں۔ مجھے جانے دیجئے۔ میری عزت بچائیے

پتاجی کی منیمی میں انہیں نئی کلنک نہیں لگانا چاہتا۔ مجھے چھوڑ دیجئے گا تو میں آپ کے احسان کو تادم مرگ نہ بھولونگا۔ اور پھر اس غلطی کو کبھی نہ دہراؤنگا۔ (یہ کہہ کر اس نے اپنی جیبیں ٹٹولیں۔ کانپتے ہوئے ہاتھوں سے کچھ نکال چپکے سے جمعدار کے ہاتھ میں رکھتے ہوئے) دیکھئے! کرپا کرکے اس کا پتہ کسی کو بھی نہ ہونے دیجئے۔ میں آپ کا بڑا آبھار مانتا ہوں۔

اس کے بعد فوراً وہ تھانہ سے اتر پڑا۔ اب وہ کس قدر جلدی جلدی قدم بڑھائے چلا جا رہا ہے۔ جاتے ہوئے وہ زیر لب کچھ گنگنا رہا ہے۔ آواز گو دھیمی ہے مگر صاف ہے۔ وہ کہہ رہا ہے کہ "کاش نہ پیا ہوتا"۔ رہ رہ کر وہ اسی جملہ کو دہراتا ہے برق کی رفتار سے بڑھایا جاتا ہے۔ لو! وہ فریب کی گلی میں گھس کر غائب ہو گیا..... افسوس کہ باحیا بھی پی کر بے حیا ہو جاتا ہے۔ فقط

باقی سلسلہ صفحہ ۱۱

یہ طریقہ علاج اس قدر کامیاب ہوا ہے کہ چند ہی ہفتوں میں مریض کو شراب سامنے لاتے ہی متلی اور قے محسوس ہونے لگتی ہے۔ فطرت کی مدد لیتے ہوئے اس سادہ اور آسان طریقے سے امریکہ میں تقریباً تین ہزار مریضوں کا کامیابی سے علاج کیا گیا ہے۔

سبق آموز اعداد و شمار

بہتر صحت بہتر حفاظت اور بہتر تربیت۔ یہ ہر لڑکے اور لڑکی کے پیدائشی حقوق ہیں لیکن نشہ تقریباً تمام حقوق کو پامال کرتی ہے۔ بعد تحقیقات یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے۔ نشہ باز والدین کی (۷۵) فی صدی اولاد ان حقوق سے محروم ہو جاتی ہے۔ یعنی شرابیوں کے ہر چار لڑکوں میں سے تین صحت مند پیدا ہوتے ہیں نہ حفاظت ٹھیک کی جاتی ہے اور نہ ہی تربیت جیسی چاہیئے ویسی ہوتی ہے۔ نتیجہ ملک کا مستقبل خطرہ میں ہے

اقتباسات

"انکشافات طبیہ" کے زیر عنوان رسالہ حکیم دکن جلد (۵) شمارہ (۶۵) میں جناب حکیم سید معین الدین صاحب ای۔ اے۔ ایم۔ ایس۔ (علیگ) نے ایک مضمون سپرد قلم کیا ہے۔ شراب خواری سے متعلقہ اقتباس درج ذیل ہے

شرابیوں کے تحیر افزا اعداد شمار

امریکہ کے مسکرات کے تحقیقی بورڈ نے۔ جس کے صدر ڈاکٹر نارمن جوسف ہیں۔ اس سال کی رپورٹ میں یہ ظاہر کیا ہے کہ شراب کے عادی مریض صرف ممالک متحدہ امریکہ میں (۵) لاکھ پائے گئے ہیں۔ واضح رہے کہ اس میں وہ لوگ شامل نہیں ہیں جو عادتاً شراب کے شکار ہیں۔ یا جو کبھی کبھی منہ کا مزا بدلنے کے لئے اس کو استعمال کر لیتے ہیں۔ جب اتنے بڑے متمدن ملک کے اعداد شمار یہ ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہندوستان میں اگر اس قسم کی کوئی تحقیقاتی کمیٹی قائم کیجائے تو کسی ملک سے اس بارے میں ہم پیچھے نہ رہیگا۔ کیونکہ یہاں شراب اور جہالت دونوں کی کثرت ہے

شراب خواری کا علاج

ممالک متحدہ امریکہ کے ڈاکٹروں نے شراب نوشی کی عادت چھڑانے کی ایک نئی ترکیب ایجاد کی ہے۔ شراب خواری کی کثرت کے باعث امریکہ اب پھر ایسی تجاویز پر زیادہ غور کر رہا ہے جو اس متمدن ممالک سے اس لعنت کو دور کرسکے۔ وہ ترکیب یہ ہے کہ "ہفتہ میں سات مرتبہ مریض کو اس کی مرغوب شراب کا ایک پیالہ پلا کر فوراً ہی کسی متقی یعنے قے آور چیز دی جاتی ہے۔ جس سے مریض کو متلی ہو کر قے ہوجاتی ہے اور شراب کی لذت ختم ہوجاتی ہے۔ اور بسا اوقات شراب قے کے ذریعہ خارج ہوجاتی ہے۔ یہی ترکیب اس وقت تک جاری رہتی ہے۔ جب تک کہ مریض کو شراب سے طبعاً نفرت پیدا ہوجائے

باقی بر صفحہ (۱۰)

اگر چھوڑو نشہ تو بادشاہ راضی وطن خوش ہو

از جناب یم۔ محمد خواجہ صاحب نسیم ٹی سی۔ عثمانیہ ٹریننگ کالج خریت آباد

نہیں منظور دکھلانا جھلک طبع روانی کی
دکھادونگا روانی آج کچھ میں بندپانی کی

روانی آبِ جاری سے ہے بڑھکر آبکاری کی
بہادیتی ہے شہرت۔ دولت و ایمانداری کی

گلاسوں میں جو ڈوبے پھر نہ ابھرے زندگانی میں
ہزاروں بہہ گئے ان بوتلوں کے بندپانی میں

اطبا متفق ہیں تندرستی کو گھٹاتی ہے
کلیجہ چھلنی کر کے شہر خاموشاں بجاتی ہے

نشہ بازی ارے لوگو جہنم کی نشانی ہے
یہی ویدوں میں لکھا ہے یہی حکم قرانی ہے

اگر چھوڑو نشہ بازی تو بن جاوگے دولتمند
تمہیں عزت ملے۔ راحت ملے۔ کہلاو سعادتمند

اگر چھوڑو نشہ تو بادشاہ راضی وطن خوش ہو
نسیم کمترین خوش ہو ہماری انجمن خوش ہو

پینے کے بعد

بسلسلہ گزشتہ

پانچواں منظر ———— سندر بھون

(سریندر۔ افضل۔ نریش اور سرفراز فرائے لے رہے ہیں۔ منوہر گانا سن رہا ہے۔ منجلا گاتی ہے)

منجلا ۔ مرا تقوی پشیمان کیوں ہو اب باطل کے ہاتھوں سے ؛ کہ مجھکو جام ملتا ہے مرکامل کے ہاتھوں سے
مری توبہ یہ زاہد طعنہ زن ہوتا ہے ہونے دو ؛ بہت مجبور ہوں میں فصل گل میں دلکے ہاتھوں سے
مئے گلرنگ ہے ساقی کہ ہے تلوار کا پانی ؛ نظر آتے ہیں تیرے ہاتھ کیوں قاتل کے ہاتھوں سے
نگاہ مست میں بھر کر سے گلفام دیتا ہے ؛ مرے ساقی کو گویا تیر ہے سائل کے ہاتھوں سے
قمر تو تشنگی بجھتی نظر آتی نہیں اپنی ؛ مزہ جب تھا کہ پیتے مرشد کامل کے ہاتھوں سے

(سریندر بیدار ہوتا ہے اور ایک ایک کرکے سب کو بڑھا دیتا ہے)

سریندر ۔ آنکھوں میں ناتواں کی قیامت کی نیند تھی جو آ کر کسی نے خواب اجل سے جگا دیا۔
سندر راج ۔ او سندر راج۔

منوہر ۔ کیا ہے سریندر۔

سریندر ۔ میرے جان نثار دوست اپنے گھر کا راستہ لو۔

منوہر ۔ کیوں کیا بات ہے۔

سریندر ۔ بس زیادہ بکواس نہ کرو نکلو۔ نکلو یہاں سے

افضل ۔ کیا ہوا۔

سرفراز ۔ کیا بات ہے۔

سریندر ۔ تم سب فوراً یہاں سے اپنے منہ کالے کرو۔ جاؤ۔

منوہر ۔ بے وجہہ پل پڑ رہے ہیں آپ۔

سریندر ۔ جاؤ۔

منوہر - جاتو رہے ہیں چلو دوستو
سرنیدر - تو بھی نکل - نکال اپنی نحوست کو سندر - او سندر
حضور - مہمان بیدار ہو جائیں گے - اونکی نیند میں یہ خلل اندازی دیکھنے دیڑھ
ت ہیکا ہے -
سرنیدر - روپامتی کو بلاؤ -
سندر - وہ سورہی ہیں اونکی نیند اچٹ جائے گی -
جگدیش - یہ کیسا شور -
سرنیدر - روپامتی -
کمند - کیا ہے سر -
روپا - آپ نے مجھے یاد فرمایا ہے -
سرنیدر - میری روپ - میں نے اپنی زندگی کا عبرت ناک خواب دیکھا ہے -
جگدیش - بہت اچھا بہت اچھا -
سرنیدر - میں عہد کرتا ہوں دیوی کہ اب سے میں شراب کا نام تک نہ لونگا - کمند ان زہر کے شیشوں کو او پر یا ونکو باہر پھینکوا دو -
جگدیش - شاو باش -
روپا - کیا آپ نے کوئی خواب دیکھا -
کمند - ہم بھی تو سنیں آخر کیا خواب تھا -
سرنیدر - ایک بھیانک خواب نہیں نہیں نصیحت آمیز خواب - لاجواب خواب -
سندر - خواب کی بات راتیں نہیں دن میں کہی جاتی ہے یقیناً مہاراج نے کوئی رنگین خواب دیکھا ہے -
سب ————————— (پردہ گرتا ہے)

پینے کے بعد

اختتام

عالم ترک مسکرات

ملک سرکار عالی

بلدہ و مضافات

ترک مسکرات کا پرچار

بلدہ حیدرآباد محلہ اندرون گولی پورہ میں ۶ شہر یور ۱۳۵۹ف کو ترک مسکرات کا پرچار کیا گیا۔ صدر انجمن ترک مسکرات کی جانب سے مسٹر مانک راؤ نے میاجک لیانٹرن کے ذریعہ دلچسپ تقریر کی محلہ کے عورتوں کی خاصی تعداد شریک جلسہ تھی۔ جو بہت متاثر ہوئی۔

بانیان جلسہ چند نوجوانان محلہ ہیں اور یہ جلسہ خاص طور پر ۶ شہر یور کو منعقد کروایا گیا ہے۔ چونکہ ۷ شہر یور کو سکندرآباد میں مشہور جاترا مہان کالی مقرر ہے۔ اور اس جاترا میں حصہ لینے کے لئے اس محلہ کی کثیر آبادی ہر سال جایا کرتی ہے۔ جہاں وہ مقدس مذہبی رسومات کی انجام دہی کا تو نام لیتے ہیں مگر نشہ بازی جیسے خرافات میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اپنے محلہ والوں کو بر وقت نصیحت کرنے کے لئے یہ جلسہ ترک مسکرات منعقد کیا گیا۔ نوجوانوں کی یہ جوشش خدمت قابل ستائش ہے۔

لیانٹرن شو

کاچیگوڑہ ۲۴ شہر یور ۱۳۵۹ف

رات کے ۸ بجے سے دس بجے تک ٹیکلیش مندر کاچیگوڑہ میں جلسہ منعقد ہوا مسٹر مانک راؤ نے میاجک لنٹرن کے ذریعہ ایک دلچسپ قصہ تبلایا۔ اور دوران تقریر میں منشیات سے ہونے والے گوناگوں نقصانات کا تفصیلاً ذکر کیا۔ بعد میں حاضرین کو صدر انجمن ترک مسکرات سے تعارف کرواتے ہوئے تعاون عمل کرنے کی درخواست کی اور کہا کہ تعاون عمل کا بہترین اور اولین ذریعہ خود کو نشہ بازی سے آزاد کرنا ہے۔ داعی جلسہ مسٹر پریم جی کے شکریہ پر جلسہ برخاست ہوا۔

مختلف محلہ جات میں ترک مسکرات کا پرچار

رام کوٹ، چار محل وغیرہ۔ ۲۵ شہریور سنہ ۱۳۵۰ ف

منجانب صدر انجمن ترک مسکرات ۲۵ شہریور سنہ ۱۳۵۰ ف لغایت ۹ مہر سنہ ۱۳۵۰ ف تک مسٹر بی۔ راگھویندر راؤ پروپیگنڈسٹ نے مندرجہ ذیل مقامات میں تحریک ترک مسکرات پر معاشی، مذہبی اور اخلاقی پہلو سے مسکرات سے پیدا ہونے والے نقصانات و مصائب کو واضح کرتے ہوئے موثر تقاریر کیں۔ زاں بعد میجک لنٹرن کے ذریعہ نصیحت آمیز تصاویر بتلائے۔ سامعین کی تعداد کافی تھی۔

(۱) شری وی ویکانند پاٹ شالہ چار محل (۲) رام کوٹ (۳) مدرسہ وسطانیہ نروپتنگ ترپ بازار (۴) گولی گوڑہ چمن (۵) لنگم پلی (۶) سبزی منڈی۔

شری ویکانند پاٹھ شالہ چار محل | یہ مدرسہ پبلک چندہ سے چل رہا ہے۔ اس میں طلباء و طالبات کی تعداد تقریباً (۵۰) ہے۔ جناب تلجا پرشاد جی اپنے مکان کا ایک حصہ مدرسہ کے لئے عطا کئے ہیں۔ جناب سوناتھ جی مفت میں تعلیم دے رہے ہیں۔ جناب مہاراج بال راج جی اس کے سرگرم معتمد ہیں۔

مدرسہ وسطانیہ نروپتنگ ترپ بازار اہل کرناٹک کا تعلیمی ادارہ ہے۔ پبلک چندہ کے علاوہ سرکاری امداد ماہانہ (ماہ) روپیہ ہے۔ طلباء کی تعداد تقریباً (۳۰۰) ہے۔ جناب صدر مدرس صاحب کی انتھک کوششوں سے مدرسہ روز افزوں ترقی پذیر ہے۔

(۵) لنگم پلی | بسلسلہ عرس کوہ شریف حسب سابق اس سال بھی اس میلہ میں کافی پرچار کیا گیا زائرین میں صدر انجمن کا لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ روبرو میدان مٹھ لنگم پلی میجک لنٹرن شو کیا گیا۔

(۶) سبزی منڈی رفاہ عام پاٹھ شالہ۔ اس مدرسہ میں جناب سیتاپتی انبا داس صاحب ایک زمانے سے مفت تعلیم دیتے ہیں۔ طلباء کی تعداد کافی ہے۔ تعلیمی حالت ٹھیک ہے۔ راؤ موصوف کی کوشش سے ترک مسکرات کا ایک جلسہ بصدارت سری راملو گارو منعقد کیا گیا۔ شری متی شاردا بائی کے پرارتھنا کے بعد تحریک ترک مسکرات پر جناب سیتاپتی انباداس صاحب

اور مسٹر بی راگھو سیندر راؤ پروپیگنڈسٹ کی تقاریر ہوئیں ۔ ازاں بعد پرچارک موصوف نے بذریعہ میجک لنٹرن تصاویر تبلائے ۔ شکریہ پر جلسہ رات کے دس بجے برخاست ہوا ۔

ایک تاڑی کی دوکان خنجر زنی کی منظر بن گئی

سکندرآباد ۔ ۸ مہر ۱۳۵۰ف ۔

محلہ حسام گنج سکندرآباد میں ایک تاڑی کی دوکان خنجر زنی کا منظر بن گئی جب کہ کل رات میں ایک چنے فروش بالوجی کو شدید طور پر مجروح کیا گیا ۔

بیان کیا جاتا ہے کہ بالوجی چنے فروش اور عبدالکریم ساکن گوشہ محل کنندہ حیدرآباد کے مابین تاڑی کی دوکان پر ہنگامہ ہوگیا ۔ جبکہ اول الذکر بالوجی نے عبدالکریم سے اپنے چنے کی قیمت طلب کی ۔ کیونکہ عبدالکریم نے تاڑی پیتے ہوے چنے لے کر کھائے تھے ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس ہنگامہ میں جو عبدالکریم نے بالوجی کے پیٹ میں چاقو گھونپ کر اپنے پیر میں بھی چاقو گھونپ لیا ۔

دونوں کو کے ۔ ای ۔ یم ۔ ہسپتال میں رجوع کر دیا گیا ۔ جہاں بیان کیا جاتا ہے کہ بالوجی کی حالت خطرناک ہے ۔ سکندرآباد پولیس تحقیقات کر رہی ہے ۔ (ا ۔ پ)

اضلاع و دیہات

انجمن ترک مسکرات ۔ رنگشائی پیٹھ (ورنگل) کی کارگزاری

---

۱۳ امرداد ۱۳۵۰ف

رضاکاران انجمن ترک مسکرات رنگشائی پیٹھ کا ایک جلوس مٹرمانک راؤ ناشر صدر انجمن کی سرکردگی میں مواضعات عرس کریم آباد، علی آباد اور رنگشائی پیٹھ میں گشت کیا رضاکار ایک ہی لباس میں مسکرات کے نقصانات کو واضح کرنے والے تختیاں لیے

ادب ترک مسکرات (جسکو صدر انجمن ترک مسکرات نے شائع کیا ہے) تلنگی میں گاتے جارہے تھے ۔ مسٹر ونم وینکٹیا معتمد انجمن کریم آباد) مسٹر نرسیا نائب صدر انجمن کریم آباد اور مسٹر کنکیا رکن نے بطور خاص اس جلوس میں حصہ لیا ۔ علی الصباح پانچ بجے نکلا ہوا یہ جلوس تقریبًا نو بجے انجمن کریم آباد کے کتب خانہ پر پہنچا ۔

کتب خانہ میں ناشر صدر انجمن ترک مسکرات نے رضاکاروں کو مخاطب کیا اور کہا کہ خلق خدا کی خدمت خدا کی خدمت ہے ۔ اور انسان کی سرمایہ خدمت ہی ہو سکتی ہے ۔ آپ قابل مبارک باد ہیں کہ ظاہری پوزیشن کا خیال چھوڑ کر جو کہ آپ کو اور آپ کے خاندان کو سوسائٹی میں آج حاصل ہے ۔ فہرست رضاکاران میں اپنا نام شریک کروادیا ۔

انجمن ہائے کریم آباد اور زنگشائی پیٹھ کے معتمدین نائب صدر کی معیت مسٹر مانک راؤ نے "مدرسہ ترک مسکرات زنگشائی پیٹھ" کا معائنہ کیا ۔ طالبات مدرسہ نے مسکرات کی مذمت میں تبکما کی طرز پر گیت گاتے ہوئے دلچسپ مظاہرہ کیا ۔ املا نویسی اور حساب کا امتحان لیا گیا طلبار کی حالت اطمینان بخش پائی گئی ۔ یہ مدرسہ انجمن ترک مسکرات زنگشائی پیٹھ کی جانب سے قائم کیا گیا ہے ۔ جس کو تقریبًا چار ماہ ہوتے ہیں ۔ (۴۰) طلبار و طالبات زیر تعلیم ہیں ۔ جن کو کپڑے سلیٹ اور کتب انجمن کی جانب سے مفت عطا کئے گئے ہیں ۔ پندرہ روپیہ کے مشاعرہ پر ایک مدرس کا بھی تقرر ہوا ہے ۔ نوجوان کارکنان انجمن کی یہ فیاضی اور مستقل مزاجی قابل تقلید ہے ۔

لیانٹرن شو رات کے آٹھ بجے مدرسہ کے بازو ایک وسیع میدان میں عظیم الشان جلسہ منعقد کیا گیا ۔ منادی کے ذریعہ آبادی میں جلسہ کی اطلاع دی گئی ۔ تقریبًا ساری آبادی حاضر جلسہ تھی مسٹر ونم ونکٹیا نے صدر انجمن اور اس کے ناشر سے تعارف کروایا رضاکاروں نے گیت گایا زاں بعد مسٹر مانک راؤ نے مختلف نقطہ نظر سے استعمال مسکرات کی مذمت کرتے ہوئے طلسمی فانوس کے ذریعہ تصویروں کا مظاہرہ کیا ۔

جناب معتمد صاحب کے شکریہ پر جلسہ ختم ہوا ۔ ناشر صدر انجمن کے اعزاز میں منجانب انجمن پارٹی ترتیب دی گئی ۔ جس میں معززین و رضاکار مدعو تھے ۔

انجمن ترک مسکرات موضع زنگشائی پیٹھ : ــــــ

صدر ۔ جناب ڈی مرلیدھر صاحب ۔ نائب صدر ۔ جناب بجوری بیریا صاحب

معتمد جناب انکا لا گونڈ راؤ صاحب نائب معتمد۔ جناب کند گنٹلہ پد انرسیا صاحب خازن جناب چینی آگیا صاحب۔ ان کے علاوہ (۱۲) اراکین اور رضاکاران (۵۰) ہیں۔ اراکین کے نام درج ذیل ہیں۔

۱۔ جناب چینی راج موگیلی صاحب ۲۔ جناب سیرو سمیا صاحب
۳۔ جناب راولا رامنا صاحب ۴۔ جناب بیلا رام ملیا صاحب
۵۔ " کند اگنٹلا چنانرسیا صاحب ۶۔ " یل بھدرا نرسیا صاحب
۷۔ " بتولہ کٹہ ملیا صاحب ۸۔ " ایگالہ بچی مو صاحب
۹۔ " کند اگنٹلہ یلیا صاحب ۱۰۔ " کوماکلا رام سوامی صاحب
۱۱۔ " گنڈو راجیرو صاحب ۱۲۔ " کند اگنٹلا یلیا صاحب

اضلاع (جشن سالگرہ ہمایونی) دیہات

ترک مسکرات کا ڈرامہ

ضلع عادل آباد۔ ۱۹ شہریور ۱۳۵۰ف

ایاراؤپیٹھ تعلقہ بوتھ ضلع عادل آباد کا ایک قصبہ ہے۔ جناب نرسلو صاحب معزز تحصیلدار تعلقہ بوتھ نے ۱۹ شہریور ۱۳۵۰ف کو مقامی مدرسہ کا معائنہ فرمایا۔ جناب نرسِہواں راؤ صاحب صدر مدرس کی دلچسپی و طلباء سے ہمدردی کی تعریف کرتے ہوئے عوام کو ترغیب دی کہ وہ اپنے بچوں کو مدرسہ روانہ کریں اور انہیں علم حاصل کرنے کا موقع دیں۔

۲۰ شہریور ۱۳۵۰ف کو جناب نصیر الدین صاحب سب انسپکٹر آبکاری کی صدارت میں جشن سالگرہ ہمایونی منایا گیا۔ طلباء کے اسپورٹس اور تعلیم کے متعلق تقریریں ہوئیں۔ دیہی اصلاح اور ترک مسکرات کے مسئلوں پر ڈرامے کھیلے گئے۔ جو عوام کے پسند آئے۔

ہم جناب گوپال راؤ صاحب دیسکھہ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ ہمیں اس خبر سے مطلع کیا۔ صدر مدرسہ سے امید ہے کہ ہر ایسے موقع سے فائدہ اٹھائینگے اور ڈراموں کے ذریعہ عوام کے دلوں میں نشہ سے نفرت پیدا کرئیں گے۔

تحریک ترک مسکرات اضلاع میں مقبول ہوتی جا رہی ہے

انجمن ترک مسکرات حلقہ دھرما ساگر کا افتتاح

۱۹ شہریور ۱۳۵۱ف ۔ انجمن ترک مسکرات حلقہ دھرما ساگر کا افتتاح آج شام مولوی ابوبکر صاحب تحصیلدار تعلقہ ورنگل نے کیا۔ صبح سے تقریباً ۱۵۰ رضاکار دھرما ساگر اور اطراف اکناف کے مواضعات میں ترک مسکرات کے گیت گاتے ہوئے گھوم رہے تھے۔ شام میں ایک دیول کے احاطہ میں جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ ایک ہزار کی دیہی آبادی جلسہ میں شریک رہی۔ پنڈت ودے راج راجیشور راؤ صاحب معتمد انجمن ترک مسکرات ضلع ورنگل نے مولوی ابوبکر صاحب کا عوام سے تعارف کرایا۔ اور صاحب موصوف سے انجمن کا افتتاح کرنے اور جلسہ کی صدارت کرنے کی التجا کی۔ پنڈت سوریا پرکاش راؤ صاحب نائب معتمد نے تحریک کی تائید کی اور تالیوں کی گونج میں تحصیلدار صاحب نے کرسی صدارت کو رونق بخشی۔ پرارتھنا کے بعد چند رضاکاروں نے ترک مسکرات کے گیت گائے۔ مولوی ابوبکر صاحب نے انجمن کی افتتاح کرتے ہوئے فرمایا کہ چونکہ یہ ایک مبارک تحریک ہے۔ اس وجہ سے کسی کو اس سے گریز نہیں کرنا چاہیئے کوئی مذہب مسکرات کے استعمال کو جائز قرار نہیں دیتا۔ اور نہ یہ معاشی نقطۂ نظر سے کوئی فائدہ مند چیز ہے۔ اس سے بہت نقصانات ہوتے ہیں۔ آپ لوگوں کو چاہیئے کہ نشہ سے گریز کریں اور انجمن کے کام میں ہاتھ بٹائیں۔

معتمد ضلع کمیٹی کی تقریر ۔ پنڈت راجیشور راؤ صاحب معتمد ضلع کمیٹی نے اپنی تقریر میں کہا کہ یہ انجمن ہم کو مسکرات سے نجات دلائیگی۔ ہماری معاشی حالت بہت خراب ہے اور اس قلیل آمدنی کو بھی نشہ میں صرف کرنا معقول نہیں۔

نائب معتمد کمیٹی ضلع کی تقریر ۔ پنڈت سوریا پرکاش راؤ صاحب نے اپنی تقریر میں بتلایا کہ ہمارے شاہ ذیجاہ کے فرمان مبارک کی تعمیل میں اس تحریک کا آغاز ہوا ہے۔ ایسی انجمنیں دنیا کے ہر ملک میں پہلے ہی سے موجود ہیں۔ ہم سب کسی نہ کسی مذہب کے پیرو ہیں ہر مذہب نے مسکرات کو حرام قرار دیا ہے۔ مگر ہم دن بدن اپنے مذہبی عقائد سے دور ہوتے جا رہے ہیں اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ نشہ کا استعمال

پڑھ رہا ہے۔

جس چیز کو مذہبًا ہم نے ترک نہیں کیا تو اوس کو قانونًا ترک کرانا مشکل ہے۔ امریکہ میں پہلی مرتبہ صدر نے قانون کے ذریعہ مسکرات کے استعمال کو روکنے کی کوشش کی عوام اس قانون سے ناراض ہوگئے۔ جب پانچ سال کے بعد دوسرے پریسیڈنٹ آئے تو انہیں مجبورًا اس قانون کو رد کرنا پڑا۔ یہی حال برطانوی ہند میں کانگریسی حکومت کے زمانے میں رہا۔ ریاست حیدرآباد کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ آپ لوگوں کو استعمال مسکرات کے نقصانات سے واقف کرایا جائیگا تاکہ آپ کو اس سے نفرت پیدا ہوجائے۔ قانون آبکاری کی تفصیلات بتلاتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ پٹہ دار ونکو اپنی زمینات کے سیندھی کے درختوں اور تاڑ کے درختوں کو کاٹ ڈالنے کی اجازت ہونی چاہیئے۔ جہاں بہت سے تاڑ او رسیندھی کے درخت ہوں وہاں پر انکا ایک گروپ قائم کرکے گڑ، شکر اور دیگر کارآمد اشیاء حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ نشہ بازی کے نقصانات بتلاتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ عدالت میں جتنے فوجداری مقدمات رجوع ہوتے ہیں وہ سب کے سب نشہ کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ معمولی طبقہ کے لوگ مہمان نوازی کے لئے سیندھی یا شراب کا استعمال کرتے ہیں۔ یہ بہت بری چیز ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے چین کا ذکر کیا۔ چینی اپنے مہمانوں کی خاطر تواضع افیون سے کرتے ہیں اس طرح اس ملک میں افیون کا استعمال زیادہ ہوگیا اور لوگ ناکارہ ہوگئے۔ اب وہاں کی حکومت نے اس کا استعمال بند کردیا ہے۔ اب یہ افیون چین سے ہمارے ملک میں بھیجی جارہی ہے۔ آخر میں آپ نے عوام سے استدعا کی کہ نشہ بازی سے باز آئیں اور اپنے ملک کی حالت کو سدھاریں۔

<u>ناشر صدر انجمن کی تقریر</u> مسٹر راگھویندر راؤ صاحب ناشر صدر انجمن ترک مسکرات نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ انجمن فرمان مبارک کی بدولت قائم ہوئی۔ لہٰذا اس کے یہ معنی ہیں کہ ہمارے بادشاہ جمجاہ ہم کو اس عادت سے چھٹکارا دلانا چاہتے ہیں۔ آپ کو نہ صرف مسکرات کا استعمال ترک کرنا چاہیئے بلکہ دوسرے خرافات کو بھی۔ ترک مسکرات کے پرچار کے وقت محض ترغیب کو کام میں لانا چاہیئے۔ یہی وجہ ہے کہ حکومت قانون کے ذریعہ اس کو بند نہیں کرتی۔ ایسا کرنے سے ملک میں بدامنی پھیلنے کا اندیشہ ہے۔ حکومت یہ چاہتی ہے کہ آپ خود بخود اس چیز سے نفرت کرنے لگیں۔

انجمن کے پروگرام کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ انجمن کی طرف سے ماہانہ ایک رسالہ نکلتا ہے۔ جس سے تعلیم یافتہ لوگوں میں پرچار ہوتا ہے۔ یہ رسالہ ہر گاؤں کے پٹیل پٹواریوں کو مفت بھجا جاتا ہے۔ تاکہ وہ خود پڑھیں اور پڑھ کر دوسروں کو سمجھاویں۔ غیر تعلیم یافتہ لوگوں کے لئے جگہ جگہ جلسہ کرکے تقاریر کی جاتی ہیں اور طلسمی فانوس کے ذریعہ اونکو پردے پر تصاویر دکھلا کر اس بری بلا سے چھڑانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ انجمن کی طرف سے چند نو آبادیوں کا قیام عمل میں آیا ہے۔ جو نو آبادی ترک مسکرات کے نام سے موسوم ہیں۔ آخر میں صاحب موصوف نے نشہ ترک کرنے کی استدعا کی۔

کالوجی صاحب وکیل کی تقریر پنڈت راجیشور راؤ صاحب کالوجی نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ کسان اپنی گاڑھی کمائی نشہ کے نذر کر دیتے ہیں اور اپنی خاندانی ذمہ داریوں کا کوئی لحاظ نہیں کرتے نشہ ایک بری چیز ہے۔ اس بدخصلت سے خود کو دور رکھنے کی کوشش کریں۔

شکریہ اس کے بعد سرینواس ریڈی صاحب دیسکھہ نے جناب صدر اور دیگر حضرات کا شکریہ ادا کیا۔ زاں بعد جلسہ برخاست ہوا۔

لیانٹرن شو مسٹر راگھویندر راؤ نے طلسمی فانوس کی مدد سے ترک مسکرات کا مفہوم عوام کے ذہن نشین کرایا جس سے وہ کافی متاثر ہوئے۔

انتخابات انجمن کے حسب ذیل عہدہ دار ونکا انتخاب عمل میں آیا

صدر ۔ مسٹر بی سرینواس ریڈی دیسکھہ
نائب صدر ۔ مسٹر گرآپو ویربا صاحب
معتمد ۔ سوا درگیا صاحب
نائب معتمد ۔ وینگھلا وینکٹیا صاحب
خازن ۔ سری راملاکشٹیا صاحب

کلنپاک میں انجمن ترک مسکرات کا قیام

ضلع نلگنڈہ۔ ۲۰ ہر شہریور ۱۳۵۲ف۔ چالیس اراکین و ایک سو رضاکار

۲۰ ہر شہریور ۱۳۵۲ف ۔ قصبہ کلنپاک عالیجناب نواب تراب یار جنگ بہادر کی جاگیر ہے یہاں کی خانہ شماری (۱۱۰۰) اور آبادی (۵۰۰۰) پانچ ہزار سے زیادہ ہے۔ ایک مدرسہ

تحتانیہ سرکاری اور تین خانگی مدارس ہیں علاوہ ازیں قابل ذکر ایک خانگی مدرسہ نسوان ہے۔ جس میں (۶۰ ـ ۷۰) طالبات کو جنابہ کملا دیوی صاحبہ مفت میں تعلیم دیتی ہیں۔

موضع ہذا کے رعایا کی خواہش پر صدر انجمن ترک مسکرات کی جانب سے مسٹر بی۔ راگھویندر راؤ پروپیگنڈسٹ بغرض پروپگنڈہ روانہ ہوے۔ اور موصوف نے بتاریخ ۲۰ شہریور مقامی ذی اثر حضرات کی مدد سے انجمن ترک مسکرات کا لٹریچر گاؤں میں تقسیم کیا۔ ایک جلسہ احاطہ سری وینوگوپالہ سوامی مندر میں بوقت (۸) ساعت شب منعقد ہوا۔ حاضرین کی تعداد کافی تھی۔

جناب پنڈت لکشمی نرسہوان ریڈی صاحب وکیل نے مسٹر بی۔ راگھویندر راؤ ناشر صدر انجمن ترک مسکرات کا پبلک سے تعارف کراتے ہوئے نشیات پر مختصر مگر جامع تقریر کی اور راؤ موصوف سے میجک لنٹرن پروگرام شروع کرنیکی خواہش کی۔ پرچارک موصوف نے میجک لنٹرن پروگرام سے قبل صدر انجمن ترک مسکرات کے قیام اور مقاصد کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے بتلایا کہ ریاست حیدرآباد کا دس کروڑ روپیہ سالانہ کس طرح ضایع ہو رہا ہے۔ اور مذہبی نقطۂ نظر سے مسکرات کے نقصانات کو بیان کرتے ہوے اس گناہ کبیرہ سے بچ کر امن و امان کی زندگی بسر کرنے کی تلقین کی اور رعایا سے اپیل کی کہ وہ ایک انجمن ترک مسکرات قصبہ ہذا میں قائم کر کے خلق کی خدمت کریں۔ تقریر کے اختتام پر حاضرین جلسہ کا منجانب صدر انجمن شکریہ ادا کیا۔

جناب راجیندر اریڈی صاحب و جناب وینکٹیا صاحب تحریک ترک مسکرات پر موثر تقریریں کیں من بعد ایک کمیٹی کی تشکیل دی گئی۔

جناب راجیندر اریڈی صاحب نے عوام سے اپیل کی کہ اس کمیٹی سے تعاون عمل فرمائیں جلسہ رات کے دس بجے ختم ہوا کمیٹی مندرجہ ذیل اشخاص پر مشتمل ہے۔

صدر۔ جناب آر لکشمی نرسہوان ریڈی صاحب وکیل۔ نائب صدر جناب ار ملہ کملا دیوی صاحبہ معتمد۔ ارملہ راجیندر اریڈی صاحب: نائب معتمد بیلپو کنڈا لنگیا صاحب۔

جملہ ارکان (۴۰) جملہ رضا کاران (۱۰۰)

صَوتِ جائزہ } شراب اور تمباکو نوشی میں پیسہ ضائع نہ کیا جائے

ہز ہائینس سر آغا خاں کی اپنی برادری سے اپیل

کراچی - ہز ہائینس آغا خاں نے جنیوا سے اپنی اہل برادری اور اپنے مریدوں کے نام ایک پیغام بھیجا ہے جس میں اس امر کی تاکید کی ہے کہ شراب اور تمباکو نوشی میں پیسہ فضول ضائع کرنے کے بجائے اپنی اقتصادی پستی کو درست کرنی چاہیئے۔ اور ساتھ ہی ساتھ اپنی تندرستی پر خاص توجہ دینی چاہیئے۔

حکومت پنجاب کا اہم فیصلہ

اضلاع و دیہات کے کئی شراب خانے بند کئے گئے

صوبہ پنجاب کے عہدہ داران آمد و رفت (پراونشل ٹرانسپورٹ اتھارٹی) نے یہ محسوس کیا ہے کہ موٹر چلانے والے مدہوش اور بعض صورتوں میں منشیات کے زیر اثر ہونے کی وجہ اکثر سڑکوں پر حادثات ہوتے ہیں لہذا موٹر والوں کو ترک مسکرات کی طرف راغب کیا جائے۔ نیز شراب سے دور رکھا جائے۔ چنانچہ حکومت پنجاب نے تصفیہ کیا ہے کہ بڑی بڑی شاہراہوں کے قریب سے اور بالخصوص ان مقامات سے جہاں کہ بنڈیاں عام طور پر رکھی جاتی ہیں دیہاتوں میں شراب کی دکانیں بند کی جائیں۔ چنانچہ صوبہ پنجاب کے کئی اضلاع میں حکم نافذ کیا گیا ہے۔ اور نتیجتاً اضلاع و دیہات کے کئی شراب خانے بند ہوتے ہیں۔

میونسپل حدود میں شراب فروشی کی اجازت نہیں ہوگی

معلوم ہوا ہے کہ بتاریخ ۲ جون ۱۹۴۱ء ٹاون ہال میں میونسپل کمیٹی قصور کی ایک اہم میٹنگ ہوئی جس میں سب ڈیویژنل آفیسر اور انسپکٹر آبکاری کی رپورٹوں پر غور کیا گیا۔ رپورٹوں میں تجویز کی گئی تھی کہ میونسپل کمیٹی دیسی شراب فروخت کی شہر کے حدود کے اندر اجازت دیدے تاکہ گورنمنٹ اور کمیٹی کا نقصان نہ ہو۔

شروع میں مولانا شیر محمد خاں میونسپل کمشنر نے کہا کہ اس طریقہ سے حاصل شدہ آمدنی مناسب نہ ہوگی کمیٹی اور شہر کی پبلک نے بڑی مشکل سے ٹھیکہ شراب کو شہر کے حدود سے باہر بھجوایا تھا۔ اب اس لعنت کو شہر میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دینی چاہیئے چنانچہ کمیٹی نے متفقہ رزولیوشن میں نہ صرف مندرجہ بالا احکام کی سفارشات کو ماننے سے انکار کر دیا ہے بلکہ حکام آبکاری و ڈسٹی پولیس سے درخواست کی ہے کہ وہ شہر کے اندر اس خلاف قانون تجارت کو روکنے کیلئے موثر اقدام فرمائیں ہم امید کرتے ہیں کہ حکام بالا دست رعایا کے اخلاق اور صحت عامہ کے مقابلہ میں مالی مفاد کی پرواہ نہ کرکے مذکورہ سفارشات کو مسترد کر دینگے۔

(ٹمپرنس میگزین)

بابت ۷۹۰۲

جلد ۵ نمبر ۱۰

دشمن ہے نشہ آبرو و جان و مال کا
پس اس بلا کو چھوڑ چھڑا کر رہیں گے ہم

رسالہ ترک مسکرات

ماہ شہریور ۱۳۴۵ف

ہم اُن اصحاب کی خدمت میں ہدیہ تشکر پیش کرتے ہیں جنہوں نے متواتر پچھلے چار سالوں سے ہمارے رسالہ کی خریداری قبول فرماتے آرہے ہیں ۔

ان اصحاب کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جو اس سال رسالہ کی خریداری قبول فرما چکے ہیں ہمیں امید کامل ہے کہ یہ اصحاب ہمارے مستقل خریدار ہونگے ۔

ماہ آذر سنہ رواں سے ہم نے اشتہارات کو قبول کرنا شروع کیا ہے ۔ ہم اون کاروباری اصحاب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے ہمارے رسالہ میں اپنے اشتہارات دے کر صدر انجمن کو مالی امداد بہم پہنچایا ۔

بسلسلہ گزشتہ ماہ فروردی سنہ ۱۳۵۰ ف

نمبر	نام	نمبر	نام
۴۴۱	جناب اول تعلقدار صاحب ضلع گلبرگہ	۴۵۳	جناب تحصیلدار صاحب تعلقہ محبوب آباد
۴۴۲	〃 تحصیلدار صاحب تعلقہ بھونگیر	۴۵۴	〃 〃 〃 〃 ناگر کرنول
۴۴۳	〃 〃 〃 〃 〃 ہمن	۴۵۵	〃 〃 〃 〃 〃 بیدر
۴۴۴	〃 〃 〃 〃 〃 حضور آباد	۴۵۶	〃 〃 〃 〃 بوتھہ
۴۴۵	〃 〃 〃 〃 جنگاؤں	۴۵۷	〃 ناظم صاحب عدالت ضلع محبوب نگر
۴۴۶	〃 ناظم صاحب عدالت ضلع بیڑ	۴۵۸	〃 〃 اول تعلقدار صاحب پربھنی
۴۴۷	〃 〃 〃 〃 کریم نگر	۴۵۹	〃 صوبہ دار صاحب صوبہ گلبرگہ شریف
۴۴۸	〃 کشٹا ریڈی صاحب زمیندار کٹ پلی	۴۶۰	〃 تحصیلدار صاحب تعلقہ 〃
۴۴۹	〃 اول تعلقدار صاحب ضلع نلگنڈہ	۴۶۱	〃 〃 〃 〃 کمتھل
۴۵۰	〃 منصف صاحب تعلقہ بوتھہ	۴۶۲	〃 〃 〃 اوٹنور
۴۵۱	〃 تحصیلدار صاحب 〃 احمدپور	۴۶۳	〃 〃 〃 اودگیر
۴۵۲	〃 〃 〃 〃 نرمل	۴۶۴	〃 اول تعلقدار صاحب ضلع محبوب نگر
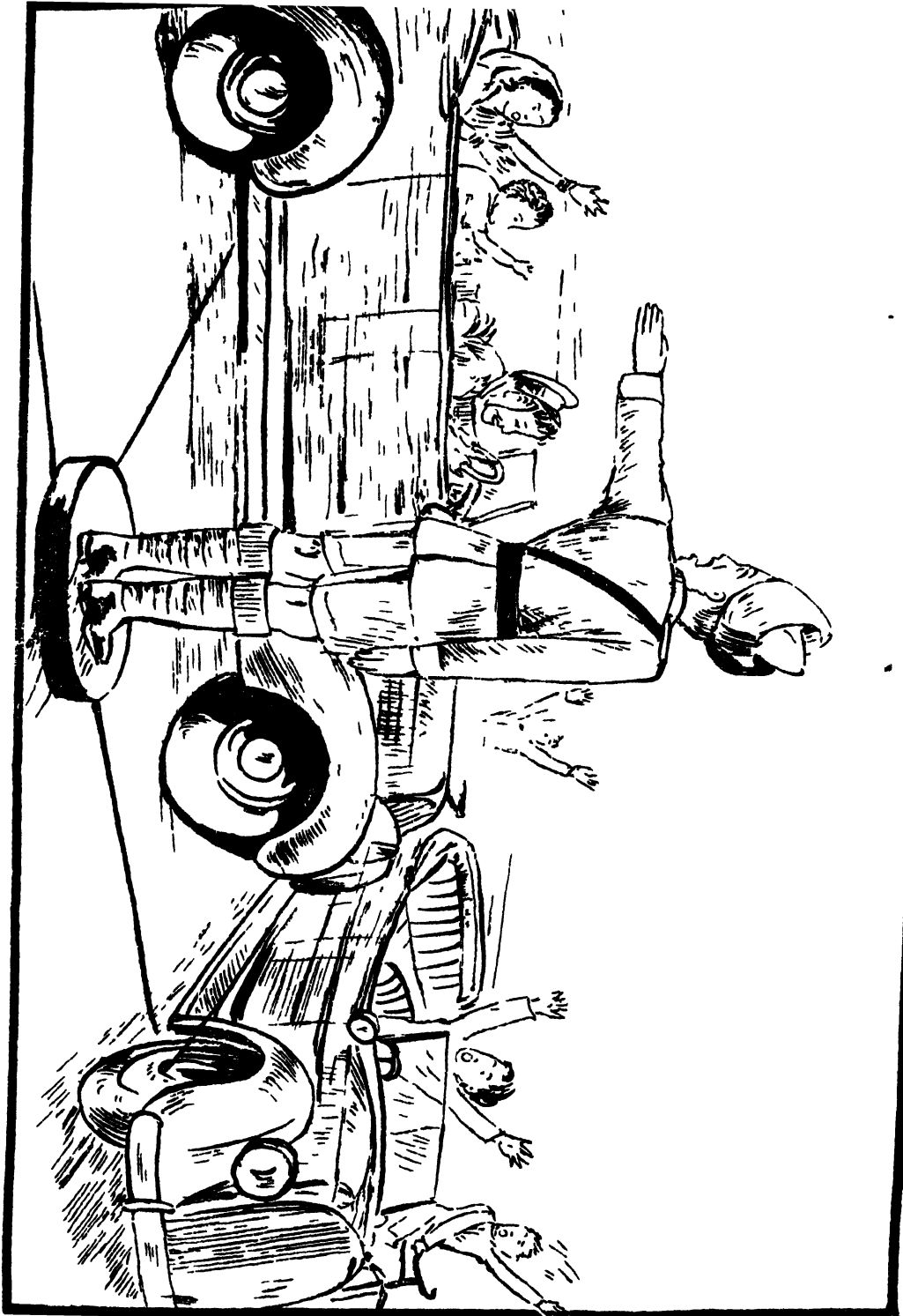
فہرست مضامین

رسالہ

ترک مسکرات

جلد ۵
نمبر ۹

شہریور سنہ ۱۳۲۵ ف

سنہری باتیں

عام خیال ہے کہ نشہ غم غلط کرتا ہے۔
مگر حقیقتاً نشہ بازی سے ان میں اضافہ ہوتا ہے

تھوڑا تھوڑا پینے کو معمولی نہ سمجھو شراب
کی معمولی مقدار بھی غیر معمولی نقصان پہنچاتا ہے

انسان کی پستی نشہ بازی سے بڑھ کر
اور کسی سے نہیں ہوتی۔ مفتوح اقوام کو
غلامی کی زنجیروں میں مستقل طور پر
جکڑے رکھنے کے لئے عموماً فاتح
اقوام آزادی کے ساتھ اور وسیع
پیمانہ پر استعمال مسکرات کی ترغیب
دلاتے ہیں

شیدا۔ جناب مولوی سید مرزا محمد عسکری صاحب

نشہ میں ہے آرام تمہارا	پر ہے برا یہ کام تمہارا
شغل ہے صبح و شام تمہارا	چرچا بھی ہے عام تمہارا
جگ میں برا ہے نام تمہارا

کہتی ہے دنیا اس کو برا جب	منع کرے ہے ہر اک مذہب
سنتے ہو لیکن ایسی تم کب	پھر پیو کیونکر؟ اسکو ہر شب
تلخ ہے کیوں آرام تمہارا

اٹھو سارے نشوں کو مٹاؤ	دنیا میں با عزت کہلاؤ
یکجہتی اپنی دکھلاؤ	نسل کو اب مضبوط بناؤ
دہر میں ہوگا نام تمہارا

سب نے کہا کیا نظم ہے شیدا	ہم تھے ذرا اس سے بے بہرا
کرتے ہیں اب ہم تم سے عہد	نشہ کو ہم نے آج سے چھوڑا
خوب رہا یہ کام تمہارا

تمباکو نوشی

از جناب علی موسیٰ رضا صاحب مہاجر اسسٹنٹ آرگنائزنگ کمشنر بوائے اسکوٹس حیدرآباد

دنیا میں بہت سارے پودے ہوتے ہیں۔ جن میں سے چند انسان کی غذا کے کام آتے ہیں۔ اور چند حیوانات کے لئے۔ اور بعض انسان کی کوشش اور دیگر ضروریات زندگی میں مفید اور کارآمد ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ چند اور نباتات ایسے بھی ہیں جن سے سمیات تیار ہوتے ہیں۔ تاکہ زہریلے کیڑوں اور دیگر ضرر رسان مخلوق کو ہلاک کیا جاسکے۔ تمباکو کا پودا اس صنف آخر میں شمار کیا جاتا ہے۔ بلی۔ کتا۔ گھوڑا۔ بیل یا کسی اور جانور میں تمباکو کا دھواں برداشت کرنے کا حوصلہ نہیں ہے۔ یہ صرف انسانی ہی قابلیت ہے جو اس حماقت کو کرنے کی عادت پیدا کرسکتی ہے۔

انسان اپنی صحت قائم رکھنے یا طاقت بڑھانے کے لئے تمباکو کا محتاج نہیں ہے۔ اس کے برعکس جو لوگ اس عادت سے محفوظ ہیں۔ زیادہ تر صحت ور اور طاقت ور ہوتے ہیں۔ تمباکو ایک زہر ہے۔ ہر سو اونس تمباکو کے سوکھے پتوں میں دو اونس نکوٹین ہوتا ہے۔ اور نکوٹین سنکھیا سے بھی قاتل زہر ہے۔ یہ اس قدر خطرناک ہے کہ اگر اس کا ایک قطرہ بھی خرگوش کے جسم پر ڈالا جائے تو اس کی موت کا باعث ہوسکتا ہے۔ کتے یا بلی کی زبان پر اس کے دو قطرے ان کی جان لینے کے لئے کافی ہیں۔ چین میں خودکشی کا ایک عام طریقہ یہ ہے کہ حقہ کا پانی پی لیا جاتا ہے۔ جو شخص پہلی دفعہ اس کا دھواں حلق میں اتارتا ہے۔ چکرا جاتا ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ ایک زہر ہے۔

تمباکو خواہ کسی شکل و صورت میں استعمال کیا جائے جسم انسانی کے لئے یقیناً زہر ہے۔ کسی کا خیال ہے کہ سگریٹ سے چٹا اچھا۔ کوئی بیڑی کی طرف مائل اور کوئی حقہ کا گرویدہ ہے۔ کوئی پان میں زردہ کا مزہ اٹھاتا ہے۔ تو کوئی ناک میں ناس بھر بھر کر لطف اندوز ہوتا ہے۔ یہ سب صورتیں تمباکو کے جوہر کو نہیں کھو سکتیں اور وہ زہر جو اس میں موجود ہے یقیناً جسم میں سرایت کر جاتا ہے۔

لوگ کیوں تمباکو استعمال کرتے ہیں۔ | تمباکو کوکین کی مانند ایک طلب خیز زہر ہے۔ جب پہلی مرتبہ اس کو استعمال کرتے ہیں تو آدمی چکرا جاتا ہے۔ لیکن رفتہ رفتہ اس کی کرختگی اور بدمزگی کا خوگر ہو کر اس سے مانوس ہو جاتا ہے۔ اور آگے چل کر وہ اس قدر عادی ہو جاتا ہے کہ اس کے بغیر اس کو آرام نہیں ملتا ہے۔ تمباکو کا زہر اصل میں اس کے دماغ کو سُن کر دیتا ہے۔ اس لئے جب تھکن کے وقت اس کو پیا جاتا ہے بظاہر اس کو آرام محسوس ہوتا ہے لیکن اصل میں اس وقت اس کے دماغ اور دیگر احساس اعصاب میں قوت احساس ضبط ہو جاتی ہے۔

کیا تمباکو نوش جلد مر جاتے ہیں۔ | تمباکو پیتے وقت اگر اس کا بہت سا زہر جل نہ جاتا تو یقیناً اسکی عادت رکھنے والے بہت جلد مر جاتے۔ لیکن جو زہر جلکر گھٹ جانے کے باوجود باقی رہتا ہے اس کی مقدار بھی کم از کم (۳۰) فیصدی رہتی ہے۔ اور دھویں کے ساتھ ششس میں پہنچکر خون میں جذب ہو جاتا ہے۔ رفتہ رفتہ اس قسم کے زہر سے مانوس ہو جاتا ہے۔ جس طرح کسی اور ضرر رساں چیز سے مثلاً ریشم کے "تار جدا کرنے والے لوگ گرم پانی میں ہاتھ ڈالنے کے اس قدر خوگر ہو جاتے ہیں کہ ابلتے ہوئے پانی میں وہ بلا دقت ہاتھ ڈال سکتے ہیں۔ لیکن اس سے یہ مطلب نہیں۔ کہ اگر انسان کا جسم کسی ضرر رساں چیز سے مانوس ہو جائے تو وہ ضرر سے بھی محفوظ ہو گیا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ضرر تو یقیناً پہنچ رہا ہے۔ لیکن اس کا احساس کم ہو گیا۔

تمباکو نوش بآسانی شراب خور ہو جاتے ہیں | ہر ایک تمباکو نوش کی ناک اور حلق میں سوجن ہو جاتی ہے۔ جس سے وہ اکثر کھانسنے لگتا ہے۔ اس کی ناک کی جھلیاں جھلس کر اس کی قوت شامہ کو گھٹا دیتی ہے۔ تمباکو کے دھویں سے زبان بھی متاثر ہو کر معمولی کھانوں کا لطف جاتا رہتا ہے اس لئے تمباکو نوش زیادہ مسالہ دار غذا کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ تمباکو کا دھواں ایک طرف منھ اور حلق کو سکھا دیتا ہے تو دوسرے طرف مسالہ دار تلخ غذائیں زبان اور حلق میں جلن پیدا کر دیتی ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسی پیاس شروع ہوتی ہے کہ جو پانی سے نہیں بجھتی اس لئے لوگ جو زیادہ محتاط ہوتے ہیں چائے یا اس قسم کے مشروبات استعمال کرتے ہیں۔ لیکن عموماً یہ پیاس الکحل مشروبات سے ہی فرو ہوتی ہوئی معلوم ہوتی ہے اور اسی لئے لوگ ان پر مرغوب ہوتے ہیں

تمباکو اور دل | تمباکو کا سب سے زیادہ مہلک اثر دل پر ہوتا ہے جس سے دل میں ایک خاص بیماری

پیدا ہوتی ہے اور تمباکو کو زیادہ استعمال کرنے والوں میں یہ بیماری ضرور ہوتی ہے۔ اس بیماری کا یہ اثر ہوتا ہے کہ بعض وقت دل بہت تیز تیز چلتا ہے۔ اور ایک یا دو لمحوں کے لئے بالکل ساکت ہو کر بہت ہی آہستہ ہو جاتا ہے۔ جب کسی میں یہ بات پیدا ہو جاتی ہے۔ تو وہ بہت جلد بے دم ہو جاتا اور اس کا سانس بے حد پھولنے لگ جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کے مشہور کھلاڑی کہیں بھی تمباکو نہیں پیتے۔

چند سال پہلے امریکہ کے بحری کالج میں شرکت کے موقع پر جبکہ نوجوان امیدواروں کا امتحان لیا گیا تو (۴۱۲) نوجوانوں میں (۲۹۸) ایسے تھے جو محض تمباکوئی دل رکھنے کی وجہ سے مسترد کر دئے گئے۔

تمباکو نوشی سے جسمانی ترقی محدود ہو جاتی ہے۔ جسم کے نشو نما کا انحصار غذا پر ہے۔ لیکن غذا جب تک اچھی طرح تحلیل ہو کر خون میں جذب نہ ہو جائے طاقت نہیں پیدا کر سکتی۔ اسکا عمل آنتوں میں ہوتا ہے۔ لیکن تمباکو ان آنتوں کی قوائی جاذبیت کو گھٹا دیتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جسم کو کافی غذا کا سامان بہم نہیں پہنچتا ہے۔ اس کے علاوہ تمباکو کا زہر جسم کے عضلات کو بڑھنے سے روکتا ہے گویا کسی نے انکی جڑوں میں برف رکھ دیا ہے

تمباکو نوشی سے عمر گھٹ جاتی ہے۔ امریکہ کی ایک مشہور کمپنی اپنی رپورٹ میں لکھتی ہے کہ سالہا سال کی مدت میں اوس نے ایک لاکھ اسی ہزار آدمیوں کی جان کا بیمہ کیا جس میں تمباکو نوش بہ نسبت اوس سے محترز رہنے والوں کے بہت کم جئے۔ اوس کی تمثیل اوس نے یوں پیش کی ہے کہ چالیس سال کی عمر میں اگر چار غیر تمباکو نوش مرے ہیں تو اوس کے مقابلہ میں پانچ تمباکو نوش ہلاک ہوئے ہیں۔

مشہور سرجنوں کی یہ رائے ہے کہ آپریشن کے کیسوں میں جو لوگ تمباکو نوش نہیں ہوتے ہیں بہ نسبت تمباکو نوشوں کے زیادہ جلد صحت یاب ہو جاتے ہیں۔ چند سال پہلے امریکہ کے ایک صدر جمہور کو گولی لگی جس کے زخم سے وہ بہت جلد مر گیا اور معالجوں کی یہ رائے تھی کہ اگر وہ تمباکو نوشی زیادہ کثرت سے نہ کرتا تو بہت ممکن تھا کہ وہ جان بر ہو جاتا۔

تمباکو کا اثر دماغ پر۔ تھکاوٹ کے بعد تمباکو نوشی سے آدمی تھوڑی بہت فرحت محسوس کرتا ہے۔ غم اور مصیبت کے وقت تمباکو کی عادت آرام دہ ہوتی ہے۔ یہ دکھایا جا چکا ہے کہ

اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ تمباکو کا زہر تھوڑی دیر کے لئے حس اعصاب کو معطل کر دیتا ہے۔
یہی وجہ ہے کہ جو لڑکے اور لڑکیاں بچپن میں سگریٹ پیتے ہیں اپنے دماغی قوا کو خراب کر لیتے
ہیں امریکہ کے دس بڑے مدرسوں میں جب اس حقیقت پر مزید روشنی ڈالنے کے لئے
ہر کلاس کے تمباکو نوش اور غیر تمباکو نوش کی جانچ کی گئی تو حسب ذیل انکشافات ہوئے
ہر بیس لوگوں میں جو تمباکو نوش تھے چودہ لڑکوں کو کسی نہ کسی مرض میں مبتلا پایا گیا اور
ہر بیس لڑکوں میں جو تمباکو نوش نہیں تھے۔ صرف ایک لڑکا ایسا نکلا جو کسی اعصاب
مرض میں مبتلا تھا۔ ہر بیس لڑکوں میں جو تمباکو نوش تھے۔ اٹھارہ لڑکے سست اور کند
ذہن تھے اور ہر بیس غیر تمباکو نوش میں صرف ایک کاہل اور سست فہم تھا۔ بدترین اثر
تمباکو نوشی کا جو سب سے زیادہ نمایاں ہے وہ یہ ہے کہ یہ عادت لڑکے کو جھوٹا اور
بد اخلاق بنا دیتی ہے۔ جس لڑکے میں یہ عادت ہو وہ اپنے سگریٹ حاصل کرنے کے لئے
جھوٹ کہنا یا چوری کرنا ہے اور یہی جڑ ہے تمام خرابیوں اور بد اخلاقیوں کی یہی وجہ ہے کہ
کشافین کے پاس یہ عادت بہت معیوب سمجھی جاتی ہے۔

ماخوذ از رسالہ الکشافہ

پینے کے بعد

بسلسلہ گزشتہ

پانچواں منظر ——— ساقی ہوٹل

منوہر۔ ویٹر۔ ویٹر یس سر

منوہر۔ اکشا نمبر ون۔

منچلا۔ میرے لئے شاہین

ویٹر۔ یس یم۔

سریندر۔ منوہر۔ (داخل ہوکر)

منچلا۔ مہاراج منوہر نے کشوری کی رقم دے دی۔

سریندر۔ پیارے دوست میں تمہارا احسان مند ہوں۔ بہت جلد تمہاری رقم ادا کر دونگا۔

منوہر۔ اماں اسکی پرواہ ہی کس کو ہے چاہے دو یا نہ دو۔ تمہاری مروت ہی کافی ہے چلو

سریندر۔ کدھر بھائی۔

منوہر۔ غم غلط کرنے۔ (سب ملکر شراب پیتے ہیں)

سریندر۔ بھئی اب مجھے سنبھالو۔

منوہر۔ منچلا میں نے کہا آج سریندر نے کچھ پی ہی نہیں۔

سریندر۔ یہ خوب۔ تم نے نہیں پی ہے۔ مجکو ہی پلاتے رہے۔ دیکھو۔ دیکھو میرے پاؤں تلے سے زمین نکلی جارہی ہے۔ (منوہر منچلا کو اشارہ کرتا ہے)

منچلا۔ مہاراج سہانا وقت ہے چلو منڈریل تک چلیں۔

سریندر۔ سیر کو چلو سہانا وقت ہے۔ چلو

چھٹا منظر ——— منڈریل

سریندر۔ وہ دیکھو مینخانے کا دروازہ ہل رہا ہے گر پڑیگا منوہر جاؤ سنبھالو۔ ارے منچلا اس وقت کچھ چھیڑو۔ دیکھو بادل اُمنڈ اُمنڈ کر آئے ہیں۔

منوہر۔ ہاں منچلا کچھ چھیڑو۔
منچلا۔ مگر تمہارے ساتھ۔ آؤ شام جوانی والا دوہیرا گانا گائیں۔
منچلا۔ (گانا)۔ شام جوانی۔ شام جوانی۔ رنگین ہے عشاق کی تجھ سے ہی کہانی
منوہر۔ سنتا ہوں فسانہ ترا رندوںکی زبانی۔
منچلا منوہر۔ تو ہو تو ترے ساتھ ہو انگور کا پانی۔ شام جوانی۔ شام جوانی۔
منچلا۔ پُرکیف فضا آؤ نہیں تیرا ہی اوجالا ہے۔ گیسو میں ترے پنہاں رنگین پیالہ ہے۔
منچلا منوہر۔ جو ہوش کو گم کردے وہ مئے ہے تو لاثانی۔ شام جوانی۔ شام جوانی۔
منچلا۔ کچھ اسپہ بھروسہ دل بیمار نہ کرنا۔
منوہر۔ ڈھل جاتی ہے یا تو نہیں اسے پیار نہ کرنا۔
منچلا منوہر۔ یہ شام جوانی ہے فقط شام جوانی۔ شام جوانی۔ شام جوانی

منوہر۔ چلو۔ پل پر چلیں۔
سرنیدر۔ نہ نہ میری طبیعت گھبراتی ہے۔ پل گر جائیگا۔
منوہر۔ تم بھی عجیب بزدل انسان ہو یار۔ چلو (پل پر لیجاتے ہیں)
منچلا منوہر۔ (گانا) شام جوانی۔ شام جوانی۔ (منوہر سرنیدر کو پل سے گرا دیتا ہے)
سرنیدر۔ آہ۔
منچلا۔ سرنیدر۔
منوہر۔ ششش۔ شور نہ کرو۔

پردہ

قہقہہ

تیسرا باب

پہلا منظر ________________ ندی کنارہ

روپا ۔ گانا ۔ مورکھ من کو منالے ۔ پاپی ۔ بات بات میں نام لے پی کا ۔ ہردم دامن تھام لے پی کا
اوس کے کرم سے دامن بھر کے ۔ جیون کا سکھ پالے ۔ پاپی ۔ دنیا ۔ دنیا ۔ دنیا ۔ دو
دن کی دنیا ہے دتی ہے ۔ سکھ نہیں جس میں پاپ کی بستی ۔ پاپ کی ساجن یہ سجنی ہے
پہن کے کپڑے بھاری جگ میں جو اترانے پھرتے تھے ۔ سوتے ہیں آخر خاک میں مل کر
تن پر اون کے کفنی ہے ۔ پاپی مورکھ من کو منالے ۔
(نثر) دنیا ۔ دھوکے کا کارخانہ ۔ یہاں کوئی کسی کا نہیں ہوتا بھگوان اس گنہگار پر رحم کرنا
بہتی ماتا مجھے اپنی لہروں میں چھپا لے میں آئی ۔ میں آتی ہوں ۔ مجھے پتی چاہیے اور نہ پتا
مع پرساں نہیں ہے یاں کوئی مجھ غریب کا ٭ گردوں عدو بنا ہے اس آفت نصیب کا

سریندر ۔ آہ ہوں ۔ روپا ۔ بھگوان ۔ (کراہنے کی آواز)

روپا ۔ کون ۔ کسی نے میرا نام لیا ۔ یہ کون پکار رہا ہے ۔ (ماہی گیر داخل ہوتا ہے)

ماہی گیر ۔ کون ہو بٹیا ۔ کاہے شور کرت ہو ۔ کون پکارت ہے ۔

سریندر ۔ ہوں ۔ ہوں ۔ روپا ۔ روپاوتی ۔

روپا ۔ سنو ۔ میرے مہاراج مجھے بلا رہے ہیں ۔ میں آئی ۔ اُف ۔ لاش ۔

ماہی گیر ۔ لاش ۔ ارے یہ کون ہے ۔ (کنارے سے لاش کھینچ کر لاتا ہے) ابھی تو اس ما جان ہے ۔
ہڑو ۔ (اٹھاتا ہے)

روپا ۔ آہ ۔ میرے مالک ۔ میرے سوآمی ۔

ماہی گیر ۔ من ہلکان نہ کرو ۔ یہ جیوت ہے ۔ یہ تمرا کون ہے ۔

روپا ۔ میرے بھاگ کے ساتھی ۔ میرے سہاگ کے دیوتا ۔

ماہی گیر ۔ تمرا ساجن ۔ تمرا جیون آرہا ۔

سریندر ۔ روپاوتی ۔ میں زندہ ہوں ۔ میری روپ

ماہی گیر ۔ ہے ہے دو بچھڑے پتی پتنی کا اس جنگل ما میل بھگون تمری لیلا سمجھت ناہی ہے ۔ پربھو

بڑے دیالو ہو۔
سریندر۔ روپا میرا کلیجہ سانپ رہا ہے۔
روپا ۔ پہلے ہی سے بھیگ چکے ہو کپڑے گیلے ہیں سردی بھی چمک رہی ہے۔ (ساڑی پھاڑ کر) یہ اوڑھ لیجئے۔
سریندر۔ روپا میں تمہارے احسانات کے بوجھ سے دبا جا رہا ہوں۔ آج معلوم ہوا کہ ایک بازاری بیسوا اور ایک پاک دامن ابلا میں کیا فرق ہوتا ہے۔ میری جان نثار بیوی میرے دل کی دیوی۔ تو اپنے پوجاری کو معاف کر۔ اس پاپی گنہگار کو معاف کر دے۔
روپا ۔ معاف مجھے کیجئے کہ میں آپ کے دکھ میں آپکا ساتھ نہ دے سکی
ماہی گیر ۔ تمرا جی کیسا ہے حجور۔
سریندر۔ ماہی گیر میں اچھا ہوں۔ میں زندہ ہوں۔
روپا ۔ ماہی گیر میرے سہاگ پر احسان کرنے والے ماہی گیر میں تیری احسان مند ہوں
ماہی گیر ۔ سکھی رہو۔ ونیا ناتھ سگرے پریمیونکو سکھی رکھیو بٹیا تم ہمری جھونپڑی ما چلو۔
روپا ۔ نہیں اب ہم جاتے ہیں۔
ماہی گیر ۔ کیا ہمری جھونپڑی ما آوت ناہی۔ بٹیا تمرے پاؤں سے ہمرے بھاگ کھلینگے۔ ہمری کٹیا اوجیا گر ہوگی۔ من چاہے تو گھر جانا۔ دیکھو کالی کلوا سگرے جگ پر چھائے ہے۔ کیوں حجور۔
سریندر ۔ میری روپ چلو ان کے ساتھ۔
روپا ۔ آپ کی مرضی۔ سوامی بتائیے آپ نے خودکشی کا ارادہ کیوں کیا تھا۔
سریندر ۔ خودکشی کا ارادہ نہیں۔ شراب خواری اور بیسوا کی وفاداری نے میری یہ گت بنائی ہے۔ منچلا۔ بیسوا کالی بلا نے میرے سکھ کو چھینا ہے۔ کمبخت شرابی۔ منوہر پاپی جس پر میں نے بھروسہ کیا جسکو اپنا دوست سمجھا وہی میری جان کا دشمن نکلا۔ لیکن میں زندہ ہوں۔ وہ میرے ہوتے زندہ نہیں رہ سکتے۔ روپا تمہی میں زندہ ہوں
ماہی گیر ۔ حجور تھکے ماندے ہو چرا آرام کر و۔
سریندر ۔ اب آرام کی ضرورت نہیں ماہی گیر۔ میرا آرام میرے ساتھ ہے۔ میری پیاری بیوی
روپا ۔ گانا۔ پریم کی بولی پریمی بولے۔ بھید کو من کے ساجن کھولے۔ سن موہے سجنا تمری بتیاں

کانوں میں ۔ امرت ۔ رس گھولے ۔ پریم کی بولی ۔ پریمی بولے ۔

پردہ

دوسرا منظر ــــــــ پردہ عزیز منزل

عزیز ۔ (گھنٹی کی آواز) منصور ۔ او منصور ۔ نہ جانے کدھر مرگیا ۔ کون ہے ۔ سریندر

سریندر ۔ خان بہادر ۔

عزیز ۔ ہائیں کیا بات ہے ۔ چہرہ پر اس قدر اوداسی کیوں چھائی ہے ۔ خیر تو ہے تم تھے کہاں پولیس تمہاری تلاش میں سرگرداں ہے ۔

سریندر ۔ میں تباہ ہوگیا ۔ چوری ہوگئی ۔ میرا گھر لٹ گیا ۔ میری عزت خاک میں مل گئی ۔

عزیز ۔ میں سمجھا شراب خواری کا عبرت ناک نتیجہ ۔ کیوں بیٹا وہی ہوا نہ جسکی ہم نے پیشنگوئی کی تھی ۔

سریندر ۔ میرے سر پر من بھاتی خواہشات کا بھوت سوار تھا ۔ میں بیٹھے زہر کے دریا میں بہا جارہا تھا ۔ لیکن اب دریا کے اوس کنارے پر ہوں جہاں میری تباہی خوش حالی سے بدلی جاسکتی ہے

عزیز ۔ شکر ہے آج تم نے اپنے آپ کو پہچانا ۔ اپنی غلطی کو محسوس کیا ۔

سریندر ۔ رات کے نشہ کی تھکان میں نے ہر صبح محسوس کی لیکن ہر وقت میری دولت کا نشہ اس احساس کو بھلاتا رہا ۔

عزیز ۔ دولت ۔ دولت کے صحیح مصرف کو نہ جاننے والے کی دولت کوئی دولت نہیں ۔ سریندر دولت ابر نیساں کا وہ قطرہ ہے جو صدف میں جائے تو موتی اور سانپ کے منہ میں زہر بن جاتا ہے خیر ۔ اندر آؤ ۔

سریندر ۔ نہیں ۔ مجھے کچھ عرض کرنا ہے ۔

عزیز ۔ کہو میں تمہاری کیا خدمت کروں ۔

سریندر ۔ مجھے دو ہزار روپیوں کی ضرورت ہے ۔

عزیز ۔ بس یہی تمہاری غرض تھی ۔ (عزیز جاتا ہے)

سریندر ۔ منچلا منوہر ۔ اوروں کی بربادی کا خواہاں ۔ خود برباد ہوتا ہے ۔ تم میرے ہاتھ سے بچ نہیں سکتے ۔ میں زندہ ہوں ۔

ملیا ۔ (داخل ہو کر) ہائیں سرکار۔ آپ زندہ ہیں یسارے شہر میں آپ ہی کا تذکرہ ہوتا ہے ۔ ہر ایک آپ کو دریافت کرتا ہے۔ مشہور یہ ہے کہ آپ عالم نشہ میں پل پر سے گر کر بہ گئے ۔ پولیس تلاش کر رہی ہے ۔

سریندر ۔ خیر بھائی یہ تو بتا منوہر کہاں ہے ۔

ملیا ۔ وہ اور منجلا بائی نوساگریں ہیں ۔ پولیس انکی نگرانی کر رہی ہے ۔ پولیس آپ کے متعلق اُن پر شبہ کرتی ہے

سریندر ۔ نوساگریں ہیں ۔ تم یہاں کیوں آئے ہو ۔

ملیا ۔ پریم راج کی شادی کا رقعہ لایا ہوں ۔

عزیز ۔ (داخل ہو کر) پریم راج کی شادی کا رقعہ ۔ بھائی اس بوڑھے کو نہ جانے یہ کیا سوجھی ۔

ملیا ۔ اندھے کو اندھیرے میں بڑی دور کی سوجھی ۔ سرکار آپکا رقعہ بھی گھر پہنچا تا ہوں ۔

سریندر ۔ نہیں ملیا ۔ میں خود شریک ہو جاؤنگا ۔ لیکن تم میرے زندہ رہنے کی کسی کو خبر نہ کرو سمجھے جاؤ

عزیز ۔ کیوں ۔ خوشی کی خبر تو سب کو دینی چاہیئے ۔

سریندر ۔ جی نہیں ۔ اس راز کو میں راز میں رکھنا چاہتا ہوں ۔

عزیز ۔ خیر ۔ یہ لو دو ہزار ۔

سریندر ۔ شکریہ ۔ سخی دل کے شریف النفس انسان ایسے ہوتے ہیں ۔ جو کام آتے میں ہندو کے مسلمان ایسے ہوتے ہیں ۔

عزیز ۔ خدا حافظ ۔

سریندر ۔ آداب عرض کرتا ہوں ۔

تبدیل منظر

تیسرا منظر ——————— منوہر کی قیامگاہ

منجلا ۔ (گانا) عشق بتاں میں ہم کچھ بھلا بُرا نہ سمجھے ؛ سنبھلے جسے زمانہ وہ مدعا نہ سمجھے
رنگین ہو نہ جائے افسانہ تباہی ؛ ہم مرگ آرزو پر رونا روانہ سمجھے
وہ آنکھ ڈھونڈتا ہوں جو مجھکو ڈھونڈتی ہے ؛ گم گشتگی سے کھد و کھویا ہوا نہ سمجھے
نادانیوں پہ اپنی روتے ہیں آج تم ہم ؛ دنیا سمجھ رہی تھی جس کو قضا نہ سمجھے

زنشرِ عیش و نشاط بزم وہ ایام اب کہاں ؛ عہد گذشتہ اے دل ناکام اب کہاں
رندانِ خوش طبع مئے گلفام اب کہاں ؛ ساغر کہاں ہے شیشہ کہاں جام اب کہاں

دلیر ۔ راجہ منوہر راج ہوت ۔
منچلا ۔ کون ہے تشریف لائے ۔
دلیر ۔ کیا راجہ منوہر کا یہی موکان ہے ۔
منچلا ۔ جی ہاں ۔ آپ کون ہیں اون سے کیا کام ہے ۔ وہ وکیل کے پاس گئے ہیں ۔
دلیر ۔ امارا نام دلیر کہاں ہے ۔ ہم ہیرے جواہرات کا بیوپار کرتا ہے برے برے راجہ لوگ امارا مال کہریدتا ہے ۔ اجی اسنے تمکو کہیں دیکا ہے ۔
منچلا ۔ شاید دیکھا ہوگا ۔ مگر کہاں ۔
دلیر ۔ ایک دیہ تمکو راجہ سریندر ناتھ ساہو کے موکان میں دیکا تھا ۔ اور گانا بھی سُنا تھا ۔
منچلا ۔ ممکن ہے ۔ مگر انکا تو انتقال ہوگیا یا نہ جانے کیا ہوا مشہور تو ہے کہ نشہ کی حالت میں ندی میں گر گئے ۔
دلیر ۔ گر گئے ۔ اتنکہال ہوگیا ۔ اہاہا ۔ کیسا آدمی مرگیا ہم سے بری دوستی تھی ۔ تم یاں کیسا آگیا
منچلا ۔ کچھہ نہ پوچھیئے خانصاحب ۔ پُردرد داستان ہے غم سے بھری ہوئی ۔
دلیر ۔ گم ۔ الم ۔ داستان ہادثہ ۔ آکہر کیا ہوا ۔ بولو ہم سے ہم کچھہ شل سبیل نکالے گا ۔ بولو ۔ ہم پٹھان ہے ہم پر بہروسہ کرو ۔
منچلا ۔ بات یہ ہے خانصاحب ۔ سریندر ناتھ کی موجودگی ہی میں میں منوہر راج کے پاس چلی آئی ۔ کچھہ دن بعد ہی سریندر لاپتہ ہوگئے پولیس اور لوگوں نے اس شرابی منوہر پر شبہ کیا ۔ جو کچھہ تھا وکیل وکلا رائے مشورے میں خرچ ہوگیا ۔ اب یہ شرابی میرا ہی پیسہ لے کر مجھہ پر ہی دیدے لال کرتا ہے ۔ آؤ دیکھتا ہے نہ تاؤ جو منہ کو آتا ہے بکتا ہے ۔ میں اس شرابی سے تنگ آگئی ہوں ۔
دلیر ۔ ارے ارے ۔ بچاری ۔ چھوڑو ۔ شرابی کو ۔ دیکھو امارا بی کوئی نئی ہے ۔ اکیلا ہے امارے پاس بوت دولت ہے ۔ تم جوان ہے چلو امارے ساتھ ہم چمن کو لے چلتا ہے ۔ یہ لو ۔ (سونے کا ہار پہناتا ہے) ہم ایک جبان والا پٹھان ہے تم کو تکلیپ نئی دیگا ۔
منچلا ۔ لیکن یہ شرابی بڑا ہی ضدی اور بدمعاش ہے میری جان لے لیگا ۔

دلیر - ہم تمارا جان بچاتا ہے - یہ لو - (زہر کی شیشی دیتا ہے) چائے میں ملا کر پلا دو -
منجلا - کیا یہ زہر ہے - ارے باپ رے -
دلیر - کیوں گھبراتا ہے - چلو کام کرو - ابی پلا دو - ہمت کرو
منوہر - (داخل ہوتا ہے) یہ کون ہے منجلا -
دلیر - تم آگیا راجہ ہم تمارا راستہ دیکھتا تھا -
منجلا - منوہر خانصاحب سے طو - میں انکو جانتی ہوں - یہ ہیرے جواہرات کا بیپار کرتے ہیں چمن کے بڑے جوہری ہیں - بڑی خوبیوں کے آدمی ہیں - سریندر ناتھ ان سے جواہرات خریدا کرتے تھے -
منوہر - خوشی کی بات ہے - اچھا تو خانصاحب کچھ جواہرات دکھائے -
دلیر - اچھا - اچھا - ہم بی اسی موکان میں ٹہرا ہے - تجواہرات کیا پورا جوہر دکھاتا ہے -
منجلا - چائے پی کر جائے نہ؟
دلیر - اچھا - اچھا - لاؤ - کہوشی سے - کہو راجہ -
منوہر - (سگریٹ دیتا ہے) لیجیے -
دلیر - ام سگریٹ استومال نئی کرتا - نکہ پیتا ہے -
منوہر - تو آپ سریندر کو جانتے ہیں -
دلیر - بیچارہ مرگیا - اوس کی بات چھوڑو -
منجلا - چائے حاضر ہے -
دلیر - دلیر کُلّی کرتا ہے پانی لاؤ (منجلا پانی لانے جاتی ہے - دلیر خاں منوہر کی پیالی لے کر خود کی پیالی میں چائے ملاتا ہے اور منوہر منجلا کے لئے رکھ دیتا ہے) ابابابا یہ تو بوت گرم ہے ٹھنڈی کرو - یہ لو پیو - (منوہر چائے پی لیتا ہے)
منوہر - منجلا میرا سر چکرا رہا ہے - ارے - ارے یہ کیا اندھیرا - منجلا پانی دو -
دلیر - ابی سے کیوں بلوہ کرتا ہے - چائے پر پانی پیتا ہے (منجلا) تم چائے پیو وہ ٹھیک ہو جائے گا - (منجلا چائے پیتی ہے)
منوہر - منجلا میرا کلیجہ منہ کو آرہا ہے - مجھے پانی دو - پانی - پانی
منجلا - ابھی لائی - (جاتی ہے)

منوہر۔ خان۔ حلق سوکھ رہا ہے۔ خان میرا دم گھٹا جا رہا ہے۔ ارے کوئی آؤ۔ مجھے بچاؤ۔ ڈاکٹر
ارے ڈاکٹر کو بلاؤ۔ آگ۔ اف۔ آگ آگ۔ منجلا۔
دلیر۔ (اپنی داڑھی نکالکر) آگ۔ منجلا کے نام پر جان دینے والے شرابی یہ انہی کی لگائی ہوئی آگ
ہے۔ ادھر دیکھ تیرا ڈاکٹر یہاں موجود ہے۔
منوہر۔ سریندر۔ سریندر کی روح۔ (منجلا پانی لے کر آتی ہے)
منجلا۔ کیا کہا۔ سریندر۔
سریندر۔ ہاں سریندر کی روح تجھ سے بول رہی ہے۔
منجلا۔ اُف بھگوان۔
سریندر۔ کدھر بھاگتی ہے چڑیل۔ ڈائن۔ آج تیری زبان پر بھگوان کا نام آیا۔ کدھر جاتی ہے سنا
وہ گانا سنا۔ شام جوانی والا سنا۔
منجلا۔ شام جوانی۔ مجھے چھوڑ دو۔
سریندر۔ پلید عورت اپنے آپ کو سنبھال تو بھی زہر پی چکی ہے۔ تیری پیالی میں میں نے زہر ملایا تھا
منجلا۔ نہیں۔ ہاں۔ ہاں۔ آگ۔ آگ۔ میرے کلیجہ میں آگ۔
سریندر۔ اب جلن محسوس ہوئی۔ بھولے بھولے مکند کی جان لینے والی خون آشام بجلی۔ حسن کی
آڑ میں سماج کا شکار کرنے والی پُر فریب عورت۔ بے گناہ سماج کو موت کے گھاٹ
اتارنے والی بھوتنی میری رو پاکیزہ دل کو ڈنسکر خون آلود کرنے والی ناگن یہ اوسی کے
خون کی چھینٹیں ہیں جو تیرے ناپاک جسم میں آگ لگا رہی ہیں۔ سچ ہے بیسوا جس قدر
حسین ہوتی ہے اوسی قدر اوس کی زندگی تلخ ہوتی ہے۔ ادھر دیکھ اس کی لاش کی طرف
دیکھ۔
منجلا۔ میرا دل کانپ رہا ہے۔
سریندر۔ تیرے پہلو میں دل نہیں پاپ کی بستی ہے جو اُجڑ کر رہ گئی۔
منجلا۔ مگر آپ نے مجھے کوئی تکلیف نہ دینے کا بچن دیا تھا۔
سریندر۔ وہ دلیر خاں کا قول و قرار تھا میں سریندر ہوں۔
منجلا۔ آہ۔ اُلٹا اثر ہوا تیرے قول و قرار کا۔
سریندر۔ یکساں نہیں رہتا کبھی موسم بہار کا۔

منجلا ۔ آہ ۔ سریندر ناتھ مجھے سنبھالو ۔ مجھے سنبھالو ۔ آہ ۔ آہ ۔ (مرجاتی ہے)
سریندر ۔ ٹھیک ہوا ۔ میری دولت کو لوٹتے ۔ میری دنیا کو اجاڑنے ۔ میری زندگی کو تلخ کرنے والے آج خود اپنی زندگی سے ہاتھ دھو چکے ۔ (منوہر اور منجلا کے سر کے بال پکڑ کر کھینچتا ہے) منجلا ۔ اس کی روح پکار پکار کر کہہ رہی ہے ۔ منوہر ۔ اس کی ناپید ہستی چلا رہی ہے ۔ برے کاموں کا دنیا میں برا انجام ہوتا ہے ۔"

پردہ

احمد ۔ جناب مولوی احمد علی شاہ صاحب قادری چشتی واعظ

مئے وحدت سے ہے معمور پیمانہ محمدؐ کا ٭ چلے گا حشر تک یہ دور پیمانہ محمدؐ کا
یہاں لٹتے رہیں گے خم کے خم ایمان و عرفاں کے ٭ عجب فیاض ہے دربار شاہانہ محمدؐ کا
کہاں مخمور کر سکتا ہے شیطان لعین اس کو ٭ کہ جس کا دل بنا ہے آئینہ خانہ محمدؐ کا
شراب ام الخبائث بکتی ہے بازار عالم میں ٭ نجس ہے یہ کہاں پیتا ہے دیوانہ محمدؐ کا
وہ کیوں جائے سوئے ام الخبائث احمد واعظ
بسا ہے جس کے دل میں حسن جانانہ محمدؐ کا

— ٭ —

عالم ترک مسکرات ملک سرکار عالی

بلدہ اور مضافات

صدر انجمن ترک مسکرات

کشاف جماعت (ٹمپرنس روورس کرو)

حیدرآباد ۲۴ / جون

مسٹر سید علی اکبر نائب ناظم تعلیمات ملک سرکار عالی نے "ٹمپرنس روورس" (مرکزی انجمن ترک مسکرات کی کشاف جماعت) کا معائنہ بغرض رجسٹری صدر انجمن ترک مسکرات کے دفتر واقع عمارت سابق کتب خانہ آصفیہ عابد روڈ پر بتاریخ ۲۲ / جون ۱۹۴۱ء بوقت ½ ۵ بجے شام فرمایا۔

کشاف جماعت کے "ریالی" کے بعد مسٹر گوپالن معتمد کمیٹی نے اس جماعت کی کارگزاری کی رپورٹ سنائی اور اس پر زور دیا کہ حیدرآباد کے طول و عرض میں ایسی کشاف جماعتیں قائم کی جائیں جو ترک مسکرات کی اصلاحی مہم کو آگے بڑھاتی رہیں۔

مسٹر وی. ایس. گوپالن کی رپورٹ کے بعد جناب نائب ناظم صاحب نے کشافوں کو مخاطب فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ وہ اپنے کردار کو مضبوط بنائیں کیونکہ سماجی خدمت کے لئے یہ خصوصیت نہایت ضروری ہے۔ سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے موصوف نے کہا کہ انجمن ترک مسکرات کی یہ سعی مشکور قابل تعریف ہے کہ اس نے خانگی طور پر سماجی کارکنوں کی ایسی مفید جماعت بنائی۔ آپ نے اس پر زور دیا کہ خانگی اداروں کی ان قابل تحسین کوششوں کی ہر طرح

حوصلہ افزائی کی جانی چاہیئے۔ نوجوانان ملت کے لئے غیر درسی مصروفیات بے حد ضروری ہیں نہ صرف اس لئے کہ ان کے کردار کو مضبوط بنانے کے لئے بلکہ انہیں مفید کاموں میں مشغول رکھنے کے لئے ایسی سرگرمیاں بہترین طریقہ عمل ثابت ہوتی ہیں۔ اسکوٹنگ بھی ان مشاغل میں ایک بہترین تحریک ہے جس میں نوجوانوں اور طلباء کو خاطر خواہ حصہ لینا چاہیے۔ اور کشاف تحریک کے مقاصد اس قدر وسیع ہیں کہ ترک مسکرات جیسی بہترین اصلاحی تحریک کو آگے بڑھانا بھی کشافوں کا فریضہ ہے۔ آپ نے آخر میں فرمایا کہ نواب مرزا یار جنگ بہادر کی رہنمائی میں مجھے یقین ہے کہ یہ اور ایسی تمام اصلاحی تحریکیں کامیاب اور بارآور ہوتی رہیں گی۔ نہ صرف صدر انجمن کی حیثیت سے ترک مسکرات ہی میں بلکہ دیگر صلاح وفلاح کے کاموں میں نواب صاحب نے ہمیشہ نمایاں حصہ لیا ہے۔

نواب مرزا یار جنگ بہادر نے کشافوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ترک مسکرات جیسی اصلاحی تحریک آپ کے تعاون عمل سے کامیابی کی منازل طے کرتی رہے گی۔ کشاف تحریک کا اخلاقی پہلو آپ کی یہی جد وجہد ہے۔ کہ آپ ہر مفید طریقہ سے سماج کی خدمت کریں۔ آپ نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ ہر متنفس بلندی کا انتہائی درجہ اپنے کردار اور علو ہمتی کے ذریعہ حاصل کرسکتا ہے۔ کہ جس کام کو وہ شروع کرے کامیاب اختتام تک پہونچائے۔ انسان کے کردار ہی کی قوت ہوتی ہے جو اس کو عظمت کی منزل پر کھڑا کرتی ہے۔ آپ نے کشافوں کو ہدایت فرمائی کہ وہ اس اصول کو سامنے رکھ کر کامرانیوں کی منزل کی طرف بڑھتے چلیں۔ جاپان کا ذکر کرتے ہوئے نواب صاحب نے کہا کہ ہندوستان کا مقابلہ کرتے ہوئے وہ ایک بالکل چھوٹا سا ملک ہے لیکن وہاں تقریباً ستر لاکھ طلباء سماجی خدمت کے لئے وقف ہوگئے ہیں۔ یہ بدقسمتی ہے کہ اس ملک کی چالیس کروڑ آبادی میں سے سماجی خدمت اور کشاف تحریک میں حصہ لینے والوں کی تعداد بہ مشکل اس حد کو پہونچتی ہے آپ نے اس پر زور دیا کہ نوجوانوں کو اپنا یہ فرض اولین تصور کرنا چاہیئے کہ وہ انسانی اور سماجی خدمت انجام دیں۔ آپ نے توقع ظاہر کی کہ کشافوں کی یہ جماعت جس کی ابتداء صرف سولہ ارکان سے ہوئی ہے۔ اپنی تعداد کو جس طرح بڑھانے کی سعی میں مشغول ہے وہ کامیاب ہوگی اور ملک کے نوجوانوں میں انہیں جوش عمل کی کمی نظر نہیں آئی۔

مسٹر وی۔ یس۔ گوپالن نے انجمن ترک مسکرات کی جانب سے شکریہ ادا کیا۔ مسٹر مانک راؤ لیڈر رو ورس نے اپنی جماعت کی جانب سے یقین دلایا کہ ان کے ساتھی کشاف تحریک کے مقاصد کو کامیاب بنانے میں سب کچھ لگا دیں گے۔ ترک مسکرات کی مہم کو آگے بڑھایا۔ اوس کا اولین فریضہ ہوگا اور نواب مرزا یار جنگ بہادر اور مسٹر سید علی اکبر نائب ناظم تعلیمات کی بیش بہا نصائح کو وہ ہمیشہ پیش نظر رکھیں گے

کوہ نور گلاس فیاکٹری فتح نگر میں ترک مسکرات کا پرچار

۷ امرداد سنہ ۱۳۵۰ف

زیر اہتمام مینجر صاحب کارخانہ ہذا ایک جلسہ ترک مسکرات کے میجک لنٹرن شو کے لئے بتاریخ ۷ امرداد سنہ ۱۳۵۰ف بوقت شب ترتیب دیا گیا۔ شو کے قبل ترک مسکرات کا لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ وقت مقررہ تک کافی تعداد میں لوگ جمع ہو گئے۔ جس میں خصوصاً مزدور پیشہ لوگ زیادہ تعداد میں تھے۔ ٹھیک وقت مقررہ پر انجمن کے پروپیگنڈسٹ مسٹر بی راگھویندر راؤ نے تحریک ترک مسکرات پر مندرجہ ذیل موثر تقریر کی۔

ہمارے بزرگان دین کے اقوال وعادات اور ان کی زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے صاف وصریح طور پر واضح کیا کہ ہندو۔ مسلمان۔ عیسائی۔ مختصر یہ کہ ہر مذہب وملت نے مسکرات کو منع کیا ہے۔ ہم ہندوستانی جو دنیا میں سب سے زیادہ مذہب کے پابند مانے جاتے ہیں لیکن افسوس ہے کہ باوجود مذہبی ممانعت کے مسکرات کو استعمال کرکے نہ صرف ہم اپنی زندگی تباہ کرتے ہیں بلکہ آئندہ کے نسلوں کو برباد کرنے کے جرم کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ اس لئے مسکرات کو ترک کرنے کی ہر ممکنہ کوشش فرمائے۔ اور صدر انجمن ترک مسکرات جس کا واحد مقصد مسکرات کو ترک کرانا ہے۔ ہر طرح مدد کرکے ملک و قوم کی خدمت کیجئے ازاں بعد ہری داس نامی سبق آموز قصہ کو بذریعہ میجک لنٹرن بتلا کر مسکرات کے نقصانات کو واضح کیا جس کا پبلک پر بہت اچھا اثر ہوا۔ عہدہ دار صاحبان کارخانہ ہذا اور حاضرین جلسہ کا منجانب صدر انجمن شکریہ ادا کیا گیا اور جلسہ دس ساعت شب برخاست ہوا۔

اضلاع و دیہات

دیہی پروگرام

ایک اور انجمن کا قیام

روئداد جلسہ ترک مسکرات منعقدہ ۳۰ تیر ۱۳۵۰ف

قصبہ لنگسگور میں قیام انجمن ترک مسکرات کی غرض سے بصدارت جناب ہری دہونڈ پنت صاحب آرگنائزر امداد باہمی سرکار عالی لنگسگور بہ عمارت مدرسہ تحتانیہ قصبہ لنگسگور ایک جلسہ منعقد کیا گیا ۔ مقامی سرکاری مدرسہ نسوانیہ کی طالبات کے پرارتھنا سے کارروائی جلسہ کا آغاز ہوا ۔

مسٹر وٹھل راؤ نمایندہ صدر انجمن ترک مسکرات نے فرمان مبارک مترشحہ ۷ / رمضان ۱۳۵۲ھ کا حوالہ دیتے ہوے صدر انجمن ترک مسکرات کے قیام اور اس کے مقصد کو وضاحت سے بیان کیا نیز صدر انجمن کی پالیسی کا اظہار کیا اور قصبہ لنگسگور میں ایک انجمن ترک مسکرات قائم کرنے کی خواہش کی ۔

بس لنگیا صاحب نے مذہبی نقطہ نظر سے مسکرات کے استعمال کو حرام تبلاتے ہوے اس سے پرہیز کرنے اور اس عادت بد سے دور رہنے کی تلقین کی ۔ اور انجمن ترک مسکرات کے قائم کرنے کی ضرورت کو محسوس کروایا ۔

ازاں بعد کیسے راؤ صاحب عامل انجمن امداد باہمی لنگسگور نے تنظیم دیہی اور ترک مسکرات کے بارے میں ایک دلچسپ مضمون پڑھا جس میں یہ تبلایا گیا تھا کہ انجمن ہائے تنظیم دیہی اور ترک مسکرات آپس میں تعاون عمل کر کے تحریک ترک مسکرات کو کامیاب بنائیں ۔

ہنمنت راؤ صاحب صدر مدرس مدرسہ تحتانیہ ننگسگور نے اپنی تقریر میں واضح کیا کہ مدارس میں تحریک ترک مسکرات کس طرح کامیاب بنایا جا سکتا ہے ۔ اور مدرس صاحبین سے خواہش کی کہ بچوں میں ابتداء سے اس بدعادت سے دور رہنے کی ذہنیت پیدا کریں اس کے بعد کشن راؤ صاحب اور جناب شنڑا کشٹریا صاحب تحریک ترک مسکرات کے بارے میں قیمتی خیالات کا اظہار کیا ۔

جناب کیپے راؤ صاحب وکیل لنگسگور نے قرار داد بابتہ قیام انجمن ترک مسکرات کی تائید کرتے ہوئے کاؤکنان سے اپیل کی کہ وہ مصمم ارادے کے ساتھ اس کام کو ہاتھ میں لیں اور منزل مقصود تک پہنچنے کی ہر ممکنہ کوشش کریں ۔

ازاں بعد انجمن ترک مسکرات کا قیام عمل میں آیا جو حسب ذیل اراکین پر مشتمل ہے ۔

میر مجلس :- جناب ہنمنت راؤ صاحب صدر مدرس مدرسہ تحتانیہ قصبہ لنگسگور

معتمد :- لیس لنگیا صاحب پنچاکشری مٹھ

نائب معتمد :- سداسیویا صاحب ہوپول بھاوی

خازن :- چیندن گوڑا صاحب مالی پٹیل لنگسگور

ارکان :- ہری دھونڈو پنت صاحب آرگنائزر امدادباہمی ۔

وینکوب راؤ صاحب وکیل لنگسگور

ناگیا صاحب سیٹھی ۔ ناگیا صاحب ہیرگی ۔ مہانتیا صاحب وستھرو کیپے راؤ صاحب عامل امداد باہمی ۔ محمد علی صاحب مدرس فیض اکشریا صاحب مدرس ۔ مہانتیا پول بھاوی ۔ پنچاکشریا صاحب مدرس ۔

(۲۵) رضا کاران

اور حسب ذیل قرار داد باتفاق آراء منظور کئے گئے

(۱) اس انجمن کا نام ۔ انجمن ترک مسکرات قصبہ لنگسگور رہوگا ۔ اور اس کا دائرہ عمل قصبہ لنگسگور کے حد تک محدود رہیگا ۔

(۲) یہ انجمن ۔ صدر انجمن ترک مسکرات حیدرآباد کے تحت کام کریگی

صدر جلسہ نے ایک پرزور تقریر فرمائی اور اپیل کی کہ پبلک اس تحریک میں حصہ لے اور یہ بھی خواہش فرمائی کہ اس قصبہ میں ایک انجمن تنظیم دیہی بھی قائم کریں تاکہ دونوں تحریکیں ساتھ ساتھ

جاری رہیں۔ حاضرین میں ترک مسکرات کا لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اور دعائے سلامتی حضور پرنور و خانوادۂ آصفی کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

انجمن ترک مسکرات عرس کریم آباد۔ جاگیر ضلع ورنگل

جناب ونم ونکٹیا صاحب معتمد انجمن ترک مسکرات اطلاع دیتے ہیں کہ موضع ہذا میں پرچار کی وجہ سے بہ نسبت پہلے کے مسکرات کا استعمال خصوصاً سیندھی کی کھپت میں بہت کمی ہوئی ہے۔ اور حسب سابق ہفتہ واری پرچار اطراف واکناف کے مواضعات میں جاری ہے۔ طلباء اور طالبات کثیر تعداد میں پرچار کر رہے ہیں۔

انجمن ترک مسکرات زنگشائی پیٹھ ضلع ورنگل

—(؛)—

جناب انکالہ گوبند راؤ صاحب معتمد انجمن ترک مسکرات زنگشائی پیٹھ اطلاع دیتے ہیں کہ انجمن ہذا کے صدر جناب اودیا راج لکشمی منوہر راؤ صاحب کی جگہ بغلبہ آراء جناب مرلی دھر صاحب کا انتخاب کیا گیا ہے۔ جس کو صاحب موصوف قبول فرماکر کام انجام دے رہے ہیں۔

انجمن ہذا کی جانب سے ایک مدرسہ بھی قائم کیا گیا ہے۔ جس میں مفت تعلیم دی جا رہی ہے۔ یہ انجمن بھی عرس کریم آباد کی طرح ہفتہ واری پرچار اطراف واکناف میں کر رہی ہے۔

بقیہ سلسلۂ ...

۴۶۵ جناب پی لیس شرما صاحب یاپرلہ (تلنگی نظم کی کتاب)

۴۶۶ " پی لیس شرما صاحب یاپرلہ

۴۶۷ " آر دیوی کرشنا راؤ صاحب پیڑمپرلہ

نمبر ۳۵ الف

۴۶۸ جناب نواب قاضی یار جنگ بہادر

۴۶۹ " جلوز نارائن ریڈی صاحب نارائن پور

۴۷۰ " وینکٹ راما راؤ صاحب وکیل دھوبی پیٹھ

۴۷۱ " سری پورم داموودھر ریڈی صاحب مولنگرہ

۴۷۲ " پیس پچھمی نارائن ریڈی صاحب نیچگل

۴۷۳ " مہندر کشور صاحب منصف مادی

۴۷۴ " انیس الدین احمد صاحب وکیل بیڑ

۴۷۵ " حبیب الدین صاحب " پٹنی

۴۷۶ " ین کمریا صاحب منصف

۴۷۷ " منصف صاحب تعلقہ نظام آباد

۴۷۸ " " " دیودرگ

۴۷۹ " " " جالنہ

۴۸۰ " ناظم صاحب عدالت ضلع آصف آباد

۴۸۱ " " " ورنگل

۴۸۲ " منصف صاحب تعلقہ پربھنی

۴۸۳ " " " سدی پیٹھ

۴۸۴ " " " ہنگولی

۴۸۵ جناب منصف صاحب تعلقہ اورنگ آباد

۴۸۶ " " " بیڑ

۴۸۷ " " " سیڑم

۴۸۸ " ناظم صاحب عدالت ضلع گلبرگہ شریف

۴۸۹ " " " اورنگ آباد

۴۹۰ " تحصیلدار صاحب تعلقہ سرپور

۴۹۱ " منصف " ہچولی

۴۹۲ " " " رائچور

۴۹۳ " " " آشٹی

۴۹۴ " " " کلواکرتی

۴۹۵ " تحصیلدار صاحب " ونگلور

۴۹۶ " " " جالنہ

۴۹۷ " صوبہ دار صاحب اورنگ آباد

۴۹۸ " تحصیلدار صاحب تعلقہ عثمان آباد

۴۹۹ " " " چنچولی

۵۰۰ " " " شورا پور

۵۰۱ " " " نانڈیڑ

۵۰۲ " " " بلولی

۵۰۳ " " " آشٹی

۵۰۴ " " " محبوب نگر

۵۰۵ " اول تعلقدار صاحب ضلع کریم نگر

۵۰۶ " رنودریا صاحب وکیل اسکورٹ یادگیر

۵۰۷ " تحصیلدار صاحب تعلقہ یادگیر

۵۰۸ " تھنور سیویا صاحب ساہو - رائچور

۵۰۹ " راجہ بہادر ونکٹ راما ریڈی صاحب

نرخنامہ اشتہارات

رسالہ ترک مسکرات ہر ماہ فصلی کے وسط میں ملک سرکارعالی کے چار مروجہ زبانوں میں دیکھئے اردو، تلنگی، مرہٹی اور کنڑی میں شائع کیا جاتا ہے۔ تعداد اشاعت (۳۰۰۰) ہے۔

	روپیہ	آنہ	پائی		روپیہ	آنہ	پائی
ٹائٹل کے آخری صفحہ پر پورا صفحہ	۱۵	۰	۰	اندرونی صفحات پر پورا صفحہ	۱۲	۰	۰
" " آدھا "	۸	۰	۰	" " آدھا "	۶	۰	۰
" " پاؤ "	۴	۸	۰	" " پاؤ "	۳	۸	۰

کسی ایک زبان میں ایک دفعہ کے لئے

	روپیہ	آنہ	پائی		روپیہ	آنہ	پائی
آخری صفحہ پر پورا صفحہ	۸	۰	۰	اندرونی صفحات پر پورا صفحہ	۶	۰	۰
" آدھا "	۴	۸	۰	" آدھا "	۳	۸	۰
" پاؤ "	۳	۸	۰	" پاؤ "	۲	۰	۰

نوٹ! پاؤ صفحہ سے کم حصہ پر اشتہار قبول نہیں کیا جائے گا۔ معتمد انجمن ترک مسکرات

مطبوعہ دکن لا رپورٹ پریس (حیدرآباد دکن)

یہ تو گر رہا ہے۔ سنبھلتا نہیں ہے۔ ارے پیا تو نہیں
BAR
جلد ۵ نمبر ۸
A
C
T
دشمن ہے نشہ آبرو و جان و مال کا
بس اس بلا کو چھوڑ چھڑا کر رہیں گے ہم
رسالہ ترک مسکرات
ماہِ تیر ۱۳۵۰ ف
عابد روڈ
حیدرآباد دکن
دوکان للتا پرشاد شام سندر لال
بنکرس
ج وی ل رس
تبادلہ سکہ جات
زینت کیلیے جڑاوی سامان، طلائی زیورات، نقرئی اشیاء ❊ اشرفی، گنی، کلدار، حالی، نوٹس، چیکس، پرامیسری نوٹس

کتنے بھیرن ماسٹر جی۔ ان کے والد
پینا شروع کئے ہیں۔ بیٹا ہونے
کیلئے اب اسے ہی محنت کرنا ہوگی
لیجا۔ یہ بچہ تو نہیں رہا ہے۔
سو آپ ضرور بھیجا کرنا
کیوں لڑکا بچہ اداس کیوں
ہے؟
کیا کہوں بہن ابھی نو برس بھی
لیے نہیں ہوئے رونو
تھکنے مزدوری کرنی پڑتی ہے
ان کے والد تو سب کچھ پیسے
میں اڑا دیتے ہیں۔
بچپن کی مزدوری اور ناخواندگی۔ یہ ہیں نشہ بازی کے نتیجے

صدر نشین

عالیجناب نواب مرزا یار جنگ بہادر صدر نشین جوڈیشل کمیٹی

نائب صدر

عالیجناب دیوان بہادر ایس آر وامدو اینگار ایم بی ای ایڈوکیٹ

ارکان

جناب راجہ بہادر ونکٹ راما ریڈی صاحب — جناب ریورنڈ ایف۔ سی۔ سیاکٹ

جناب سی سی۔ پال صاحب — جناب راجہ بہادر جسٹس ششیور ناتھ صاحب

جناب نواب یمین جنگ بہادر — جناب نواب مہدی نواز جنگ بہادر

جناب مولوی سید محمد حسین صاحب جعفری

فہرست مضامین

۷۹۰۲

رسالہ

ترک مسکرات

جلد ۵ نمبر ۸

تیر سنہ ۱۳۵۵ف

سنہری باتیں

آج تک کسی کو نہیں۔ عزیز آیا گو نشہ کیلئے میرا دماغ بہت ہی کمزور بلکہ موزوں ہی نہیں ہے۔ خاطر تواضع کیلئے کوئی اور اخلاقی تجویز کرنا بہتر ہے

اتھیلو باب دوم

یہ تو کہاوت بن چکی ہے کہ شراب دانشمندی کو بالکل ڈھانپ دیتی ہے۔

بلائنی دی ایلڈر

اسد - جناب حکیم مولوی سید شاہ اسد اللہ صاحب مدرس وظیفہ یاب چنور

(ﷺ)

شراب ہے نہیں واللہ نشہ آب ہے یہ ہر اک طور سے ہر طرح سے خراب ہے یہ
ملاتی خاک میں سب آبرو جناب ہے یہ ہے کرتی حرمت و عزت کو بے نقاب ہے یہ
کئے ہیں اس نے ہزاروں ہی خانماں برباد
بنائے لاکھوں ہی گھر بے چراغ و بے بنیاد

نہیں جواز کا ان کی کہیں پتہ ملتا حرام ہیں بخدا اس میں شک نہیں اصلا
غضب ہے دین سے یہ ہو گئے ہیں بے پروا اُڑائی روشنی آنکھوں کی اور کیا اندھا
نہ وید پر کوئی قائم رہا نہ قرآن پر
یہ کیسی چھا گئی تاریکی عقل انسان پر

اٹھے زمانے سے نشہ کی خو میرے یا رب کریں نہ دین کو برباد اور دنیا سب
دعا اسد کی ہے پینے کو پھر نہ کھولیں لب ہو دل میں ان کے وہ نفرت کہ آئے دیکھ غضب
مراد کر دے تو پوری جو انکے مانع ہیں
کہ تیرے ہی تو بھروسے یہ تجھ پہ قانع ہیں

سالانہ رپورٹ بابتہ سنہ ۱۳۴۸ف

صدر انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن

کیفیت کارگزاری بابتہ سنہ ۱۳۴۷ف

صدر انجمن ترک مسکرات کی کارگزاری کی یہ چوتھی رپورٹ ہے ۔ سنہ ۱۳۴۷ف میں انجمن کی مختصراً حسب ذیل مصروفیتیں تھیں ۔ ۱۲ ماہ مارچ سنہ ۱۹۳۸ء م ۲۹ ماہ فروردی سنہ ۱۳۴۷ف کو یوم ترک مسکرات حیدرآباد میں اور نیز اضلاع سرکار عالی کے جملہ اون مواضعات میں جن کی آبادی (۱۵۰۰) سے زاید تھی منایا گیا ۔ ایک عام دار المطالعہ اور کتب خانہ ترک مسکرات قائم کئے گئے ۔ بیدر، بیڑ، عثمان آباد، اوز بھونگیر اور اودگیر میں ہماری انجمن کی شاخیں قائم کی گئیں ۔ یکم ماہ آذر سنہ ۱۳۴۷ف سے ماہانہ رسالہ ترک مسکرات زبان مرہٹی میں بھی شایع کیا گیا ۔ جلسہ ہائے ترک مسکرات اور میجک لنٹرن کے تماشے تبلاکر ترک مسکرات کی تبلیغ جاری رکھی گئی ۔

تبلیغ

انجمن نے اصحاب ذی اثر اور ذی مرتبت کے پاس پہونچ کر انہیں ترک مسکرات کے مضمون پر لکچر دینے کی استدعا کرنے میں کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیا ۔ راؤ بہادر ین ۔ شیو راج جو مدراس کے طبقہ پست اقوام کے ایک نامور رہبروں میں سے ہیں اون سے بتاریخ ۲۰ ماہ ڈسمبر سنہ ۳۸ء احاطہ انجمن میں ترتیب دئے ہوے جلسہ میں ترک مسکرات پر تقریر کرنے کے لئے استدعا کی گئی ۔ اوس جلسہ میں عہدہ داران سرکاری ۔ بیوپاریاں ۔ طلبا مدارس ۔ بھوئیاں اور دیگر طبقات مزدور پیشہ کا اچھا مجمع رہا ۔ راؤ بہادر شیو راج نے اثنائے تقریر میں کہا کہ پست اقوام کی تمدنی ترقی میں اگر کوئی چیز حائل ہے تو وہ سیندھی و شراب نوشی ہے ۔ صاحب موصوف نے فرمایا کہ وہ شراب و سیندھی نوشی میں اعتدال کے حامی ہیں ۔ ذریعہ قانون اوسکے قطعاً ممانعت کے بارہ میں اون کی یہ رائے تھی کہ ترغیب و تحریص ہی دائمی اور دیرپا نتائج پیدا کرے گی ۔ انجمن ہذا نواب کمال یار جنگ بہادر کی نہایت مشکور ہے کہ صاحب ممدوح نے

اوس جلسہ کے لئے ازراہ کرم اپنا بڑا شامیانہ مستعار دیا تھا۔

۲۰ جولائی ۱۹۳۹ء کو مس ہلن یم فرگوسن ڈبلو سی ٹی یو وصلی کا لکچر ترک مسکرات پر ریڈی ہاسٹل میں ترتیب دیا گیا تھا۔ مس موصوفہ نے یہ تبلایا کہ تحریک ترک مسکرات کی تائید ہر کس و ناکس پر لازمی ہے اور تعلیم یافتہ نوجوانوں سے موصوفہ نے استدعا کی کہ وہ ترک مسکرات کے لئے کام کریں۔ اس لئے کہ شراب یا سیندھی نوشی کی برائی سے زیادہ معاشی برائی کوئی نہیں ہے۔

اور ایک نہایت ہی دلچسپ اور روشن خیال لکچر ترک مسکرات پر سوامی سبھاگ مل جی کا ترتیب دیا گیا تھا۔ جو ایک جین مذہب کے سادھو ہیں۔ اور اپنے مریدوں کے ساتھ حیدرآباد میں دورہ پر آئے ہوے تھے۔ یہ لکچر بتاریخ ۲۲۔ اگسٹ ۱۹۳۹ء بصدارت نواب مرزا یار جنگ بہادر ترتیب دیا گیا تھا۔ لکچر کے بعد ہی سوامی کیول چندجی جو سوامی سبھاگ مل جی کے مریدوں سے ہیں۔ مظاہرہ قوت حافظہ اور دماغی کرتب بطور ایک ضمنی دلچسپی کے ترتیب دے گئے تھے۔ چونکہ ایک کثیر تعداد سامعین کی جمع ہونے کی توقع تھی اس لئے انجمن نے احتیاطاً مسٹر مودی مالک نشاط ٹاکیز سے اون کا تھیٹر مذکورہ لکچر کے لئے مستعار دینے کی استدعا کی۔ مسٹر موصوف نے نہ صرف تھیٹر ہی ہمارے تفویض فرمایا۔ بلکہ ازراہ عنایت اپنے ملازمین تھیٹر کو ہدایت کردی کہ وہ انجمن کو ہر ممکنہ مدد پہونچائے۔ مسٹر مودی کے اس کرم فرمائی کا انجمن بے حد مشکور ہے رائے صاحب جمنالال رام لال تیبتی نے جو اس فاضل لکچرار کے مرید ہیں۔ بڑی ہی مہربانی سے لکچرار کی آواز کو دور تک پہونچانے کے انتظامات "لاوڈ اسپیکر" کے ذریعہ سے تکمیل کو پہونچائے۔ تھیٹر بالکل پر ہو چکا تھا۔ سوامی جی نے عادات نشہ بازی کے نقصانات پر بالتفصیل تقریر فرمائی اور پر زور طریقہ پر تبلایا کہ کوئی مذہب نشئی اشیاء کو استعمال کرنے کی اجازت نہیں دیتا ہے۔ موصوف نے یہ بھی فرمایا کہ شراب بنی نوع انسان کا دشمن ہے۔ اور جھگڑے حملہ اور قتل وغیرہ کا اصلی جرثومہ ہے۔ انہوں نے یہ فرما کر اپنی تقریر ختم فرمائی کہ تمام لوگ اس نشہ بازی کے بھوت کو حیدرآباد سے نکال باہر کرنے میں متحد ہوجائیں

لیکچر کے بعد سوامی کیول چند جی نے اپنے عجیب وغریب کرتب قوت حافظہ بتلا کر سامعین کو متحیر اور ان کی طبیعتوں کو محظوظ کیا۔

اوس روز کی کارروائی جلسہ کا سامعین پر اس قدر اثر عظیم ہوا کہ حسب ذیل اصحاب نے انجمن کے لئے مرغوب خاطر عطیات کا اعلان کیا۔ جو بعد میں فوراً ہی ادا کئے گئے۔

سیٹھ اندر مل جی (۱ماعہ) سیٹھ پونم چند کروڑی مل جی (۱ماعہ) سیٹھ بنسی لال جی (۱ماعہ) سیٹھ کندن مل جی (۱۵عہ) سیٹھ سری کشن جی پیٹی (۵عہ) راجہ بہادر ہیرا لال موتی لال (۱۰عہ)

میجک لینٹرن مظاہرے

انجمن کو یہ کہنے میں مسرت ہوتی ہے کہ تحریک ترک مسکرات کے بارہ میں عوام میں بتدریج دلچسپی بڑھ رہی ہے۔ انجمن کے پاس بہت ساری درخواستیں اس بارہ میں وصول ہوئیں کہ مختلف محلہ جات میں انجمن اپنی میجک لنٹرن شو دکھلائے۔ گنیش چوتھ کے اچھو کے دوران میں انجمن نے گولی گوڑہ۔ عیسیٰ میاں بازار۔ سلطان بازار۔ خیریت آباد۔ لال دروازہ۔ اور ہری باولی میں سامعین کے کثیر مجمع کو میجک لنٹرن دکھلائے۔ گنیش چوتھ اچھو کے ترتیب دہندگان کے ہم مشکور ہیں کہ اوہنوں نے ہم کو موقع دے کر ترک مسکرات پر لیکچر دینے میں سہولت بہم پہنچائی۔ ان متذکرہ صدر قندیل مناظر کے علاوہ کمیٹی نے بھوئی گوڑہ۔ سیتارام باغ دیول۔ وسلی باغ اور گرلس ہائی اسکول نارائن گوڑہ میں بھی میجک لینٹرن دکھلائے۔ مشہور کارکنان ترک مسکرات یعنے مسرس شام راؤ اور محبوب کا کج سکندرآباد کے شرما ہماری انجمن کی ترتیب دئے ہوئے جلسوں میں عالمانہ تقریر کرکے انجمن کی امداد فرمائی۔

کانفرنس عرسوں اور جاتراؤں میں شرکت

سال زیر رپورٹ میں کمیٹی نے اپنے ناشر مسٹر مانک راؤ کو آندھرا کانفرنس منعقدہ یا پرلہ جوگی پیٹھ اور مریال گوڑہ کو بھیجا۔ ہم عہدہ داران کانفرنس کے مشکور ہیں کہ ہمارے نمایندہ کو اپنے کھلے میقات سے مخاطب ہونے کا موقع دیا۔ اور میجک لنٹرن کے بتلانے میں سہولت بہم پہنچائی۔ سال زیر رپورٹ میں ہم نے مولاعلی جڑکل اور گلبرگہ شریف کے عرسوں میں اور جاترا سری رام نومی بھدراچلم میں تبلیغ ترک مسکرات جاری رکھی۔

کمیٹی کے شاخہائے ذیلی: سال زیر رپورٹ میں ہماری انجمن کی ایک ایک شاخ حسب ذیل مقامات میں قائم کی گئی۔ (۱) نلگنڈہ (۲) نظام آباد (۳) کریم نگر (۴) رائچور۔ (۵) محبوب نگر (۶) پربھنی (۷) میدک (۸) ناندیڑ (۹) گنگاپور۔ (۱۰) دیورکنڈہ (۱۱) لاتور (۱۲) ہمنا آباد (۱۳) مدکھیڑ (۱۴) پٹن (۱۵) شنکرم پیٹھ (۱۶) باڈے پلی (۱۷) کتہ پلی (۱۸) بنڈہ پلی (۱۹) بوتھ (۲۰) مریال گوڑہ۔ (۲۱) لنگسگور (۲۲) نلدرگ۔

ہمارے ماہانہ رسالہ جات اور دیگر ادب ترک مسکرات ان تذکرہ صدر کمیٹیوں میں سے ہر ایک کو مسلسل بھیجا گیا۔ شاخہائے مندرجہ بالا میں سے اکثروں کی جانب سے وقتاً فوقتاً اون کے کاروبار کی رپورٹیں بھی وصول ہوئیں۔

رسالہ جات: کمیٹی نے تین زبانوں اردو، تلنگی اور مرہٹی میں ماہانہ رسالہ جات شائع کرنا جاری رکھا۔ بہ مد نظر اس کے کہ ملک سرکار عالی میں کنڑی زبان بولنے والوں کی بڑی آبادی ہے۔ یہ مناسب خیال کیا گیا کہ رسالہ کا کنڑی ترجمہ بھی شایع کیا جائے۔ حسبہ باجازت سرکار ہمارا پہلا کنڑی پرچہ ماہ مہر ۱۳۴۸ف میں شایع ہوا۔ انجمن کنڑی بولنے والے اصحاب سے استدعا کرتی ہے کہ وہ ہمارے رسالہ کے چندہ دار بنیں اور اس طرح ایک تبرک اور بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچانے والی تحریک کی امداد کریں۔ انجمن جامعہ عثمانیہ کے پروفیسر ڈی۔ کے۔ بھیم سین راؤ کی مشکور ہے کہ وہ رسالہ کنڑی کے شایع کرنے میں امداد فرماتے رہے ہیں ہمارے رسالہ کی ایک ایک کاپی ہر اعلیٰ سرکاری عہدہ دار کے پاس ذریعہ ٹپہ اس امید سے بھیجی گئی کہ اون کی ہمدردی اور مالی امداد حاصل کیجائے۔ ہم عہدہ داران سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ اپنی مالی امداد ایک ایسی تحریک کو جو عامتہ الناس کے اخلاقی اور مادی بہبودی کے لئے بالکل اہم ہے۔ سرکار عالی کے سررشتہ تعلیمات نے سال زیر رپورٹ میں رسالہ کی ایک ہزار کاپیاں حسب سابق خریدیں۔ ریورنڈ۔ ایف۔ سی۔ سیاکٹ نے اور سررشتہ امور مذہبی نے سال زیر رپورٹ میں رسالہ کے (۵۰) تلگو اور (۲۵) اردو کا چندہ جاری رکھا۔

نوآبادی ترک مسکرات: ۱۳۴۲ف کی رپورٹ میں یہ تبلایا گیا تھا کہ بطور نتیجہ مساعی انجمن مجلس آبکاری نے طلبہ

نے (۵۰۰) ڈی کلاس اکنہ کی ایک نو آبادی کسی غربار کے جھونپڑوں کے مقام میں مبلغ پچیس ہزار کی لاگت سے بسانے کا اور اس کو کمیٹی کے تابع انتظام میں دینے کا تہیہ کیا تھا۔ پیشگاہ اعلیحضرت بندگانعالی سے بمراحم خسروانہ مجلس آرایش بلدہ کے اس تحریک کو شرف منظوری بخشی گئی۔ جس سے اس گہری دلچسپی کا ثبوت ملتا ہے۔ جو ہمارے آقائے ولی نعمت کو تحریک ترک مسکرات سے ہے۔
دبیر پورہ میں ایک مقام کا انتخاب کرکے مجلس آرایش بلدہ نے سال زیر رپورٹ کے اوائل میں ایک نو آبادی کو بسانے کا کام مکمل کرلیا۔ راے صاحب جمنالال رام لال قیمتی جنہوں نے ۱۳۴۳ف میں رقبہ سلطان بازار میں ایک ہال بنانے کے لئے دو ہزار پانچ سو سکہ عثمانیہ کا عطیہ دیا تھا۔ انجمن کی اس تجویز کو قبول فرمالیا۔ بجائے سلطان بازار میں سب تجویز ابتدائی ہال بنانے کے نو آبادی ترک مسکرات دبیر پورہ میں یہ ہال بنایا جائے تاکہ اس ہال سے نہ صرف نو آبادی کو زینت بخشی جائیگی۔ بلکہ نو آبادی میں بسنے والیوں کے استفادہ کے۔ لئے ایک دارالمطالعہ اور مدرسہ کے اغراض کے لئے وہ ہال بہت کام آئے گا۔
نو آبادی کا رسم افتتاح حضرت والاشان پرنس نواب معظم جاہ بہادر صدر مجلس آرایش بلدہ نے بتاریخ ۱۸ فبروری ۱۹۳۹ء ادا فرمائی۔ بہت سے اعلیٰ عہدہ داران سرکاری بشمول ہز اکسلنسی صدر اعظم بہادر باب حکومت آنریبل نواب عقیل جنگ بہادر مسٹر آریم۔ گرانٹن نواب رحمت یار جنگ بہادر اور سر برآوردہ وکلاء اور ریویارپاں اس تقریب میں موجود تھے۔ نواب مرزا یار جنگ بہادر نے اڈریس پڑھا اور اس کو حضرت والاشان کی خدمت میں ایک خوبصورت نقروی ڈبیہ میں پیش کیا گیا۔ حضرت والاشان نے نو آبادی کے افتتاح کا اعلان فرماتے کے بعد ہز ہائینس ترک مسکرات ہال کے متصل بچوں کے بازی گاہ کے لئے مبلغ (۲۰۰) روپیہ کے خود ذات والاشان کے عطیہ کا اعلان فرمایا۔
گو انجمن کو مسرت حاصل ہے کہ اس نے ترک مسکرات کی پہلی نو آبادی قائم

کی۔ تاہم نوآبادی کے مقام کی نسبت ایک آدھ لفظ کہے بغیر نہیں رہ سکتی۔ نوآبادی کے عین عقب میں ایک بڑا کھلا بدررو ہے۔ اس بدررو میں کافی پانی نہیں بہتا ہے۔ جس سے تمام غلاظت پوری طرح دھو جاسکے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ بدررو میں غلیظ پانی جمع اور بدترین تعفن پیدا کرتا ہے۔ اس طرح بدررو کو ایک بسی ہوئی نوآبادی کے متصل قائم رکھنا صحت عامہ اور حفظان صحت کے تمامی اصول کے خلاف ہے۔ نواب مرزا یار جنگ بہادر نے بدررو کی اس حالت کو حضرت والاشان پرنس معظم جاہ بہادر اور ہزاکسلنسی صدراعظم بہادر باب حکومت کے ملاحظہ میں لائی اور اس امر پر زور دیا کہ بدررو کو پوری طور تحت الارض کئے جاکر اوپر سے پاٹ دیا جاتے۔ انجمن نے چیف انجنیر صاحب ڈرینج (بدررو جات) اور کمشنر بلدیہ کو بھی اس بارے میں لکھا۔ انجمن امید کرتی ہے کہ جلد ہی بدررو نظر سے غائب ہو جاتے گا۔ اور قرب و جوار کی حفظان صحت ترقی کرے گی۔

دوسری نوآبادی ترک مسکرات

انجمن نے بارہا لکھا ہے کہ اوس کی یہ خواہش ہے کہ شہر حیدرآباد کے جھونپڑیوں میں رہنے والے غربا کے رقبہ جات میں جتنے بھی ممکن ہو نوآبادیات بسائی جانی چاہیئے۔ انجمن شکریہ کے ساتھ اس بیش بہا امداد کی اعتراف کرتی ہے۔ جو مسٹر مہر علی فاضل نے اس امر میں پہونچائی۔ صاحب موصوف نے محکمہ جات آرائش بلدہ سے رقبہ ملے پلی کے اسکیم آرائش بلدہ تعمیر المکنہ کے منجملہ (۱۰۰) ڈی کلاس کے امکنہ نوآبادی ترک مسکرات نمبر (۲) کے بنانے کے لئے مختص کرنے کی منظوری حاصل کی۔

مالی حالت

سرکار میں بارہا یہ عرض کرنے پر کہ ملک سرکار عالی کے طول و عرض میں نشہ بازی کے خلاف پرزور تبلیغ جاری رکھنے کے لئے سالانہ مبلغ دس ہزار روپیہ کا عطیہ قطعاً ناکافی ہے۔ باب حکومت سرکار عالی نے اجلاس منعقدہ ۲۴ مہر خورداد ۱۳۴۸ف برنباتے سفارش معتمدی مالگزاری کمیٹی کو سالانہ عطیہ کے علاوہ ایک معین حد تک اس مہر روپیہ کو روپیہ دینے کی قرار داد منظور فرمائی۔ جو انجمن بشکل عطیات چندہ وغیرہ ایک بڑی حد تک جمع کرسکے۔

انجمن اس قرارداد کے لئے سرکار کی بڑی مشکور ہے ۔ یہ بتلانے کی ضرورت نہیں ہے کہ قرارداد مذکور کی اصل غایت یہ ہے کہ عامتہ الناس سے ہر ممکنہ امداد حاصل کیجائے ۔ چنانچہ تاریخ قرارداد یعنے ۲۲ ہر خورداد سنہ ۱۳۴۸ ف سے ختم سال زیر رپورٹ تک کمیٹی مبلغ (۳۹۲۹) روپیہ دس آنہ سکۂ عثمانیہ بشکل عطیات وچندہ وصول کرسکی ۔ کمیٹی سرکار سے سنہ ۱۳۴۹ ف کے اوائل میں اوسی قدر روپیہ کا عطیہ حاصل کرنے کی توقع رکھتی ہے ۔ سال زیر رپورٹ میں کمیٹی کو مبلغ (عـــہ) روپیہ ۱۴ آنے آٹھ پائی کا خرچہ لاحق ہوا اور مبلغ (عـــہ) روپیہ ۶ آنہ ۳ پائی کی سلک بچی رہی ۔ جو سال آئندہ کے حسابات میں منتقل کردی گئی ۔

سررشتۂ آبکاری کے آئندہ پالیسی کی نسبت اشارات

بمقابلہ سنہ ۱۳۴۶ ف کے سنہ ۱۳۴۷ ف میں تعداد درختاں میں (۱۹۸۷۴) کا اضافہ ظاہر ہوتا ہے جن سے سیندھی اور تاڑی ماسی گئی ۔ ترک مسکرات کے اغراض کے لئے اس امر سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ تاڑی اور سیندھی ناسنے کے درختاں کی تعداد میں ہر سال کمی ہونی چاہیئے ۔ تاکہ سال بہ سال سیندھی کی کھپت کم ہوتی رہے ۔ بمقابلہ سنہ ۱۳۴۶ ف سنہ ۱۳۴۷ ف میں افیون گانجہ اور بھنگ کی کھپت میں بھی اضافہ رہا ۔ انجمن کی یہ تحریک ہے کہ اوسکی کھپت گھٹانے کے لئے ان اشیاء منشی کو محدود تعداد میں دوکانات کو بہم پہونچائی جائیں ۔ عام طور پر یہ امر مسلمہ ہے کہ بمقابلہ سیندھی یا شراب کے یہ اشیاء منشی بہت زیادہ مضرت رساں ہیں یہ حجت بیکار ہے کہ ان اشیاء میں مقدار کو محدود کرنے سے خفیہ درآمد اشیاء مذکور میں اضافہ ہوگا ۔ اس لئے کہ آبکاری کی جانب سے بہتر نگرانی اور زیادہ تر دیکھ بھال سے ان اشیاء کی خفیہ درآمد کا موثر طریق پر دفعیہ ہوسکتا ہے ۔ باوجود قواعد آبکاری کے انجمن نے تاڑی کی دوکانوں میں سولہ سال سے کم عمر کے لوگ پائے ہیں ۔ چند دوکانوں میں تیرہ چودہ سال کے بچے اون گاہکوں کو تاڑی پلانے کے لئے نوکر رکھے گئے ہیں ۔ جو تاڑی خانوں کے کمپونڈ کے باہر الگ جمع ہوکر بیٹھا کرتے ہیں ۔ مقررہ اوقات سے زائد عرصہ کے بعد سیندھی اور شراب کے دوکانات کا بند کرنا ہی زیادہ کھپت

کا باعث ہوا کرتا ہے۔ سرکار سے انجمن عرض کرتی ہے کہ قواعد آبکاری کی ایسی خلاف ورزی کی پاداش میں سخت ترین سزائیں دیجانی چاہئیں۔ ممکن ہو تو لائسنس بھی منسوخ کرنی چاہیئے تاکہ لائسنس لینے والوں پر خوف تاری ہو جائے اور ان کو قواعد کا پابند کر دیا جا سکے۔ جیسا کہ سکندرآباد میں کیا گیا تھا۔
یہ نامناسب ہے کہ ایسے رقبہ میں سیندھی یا شراب کی دوکان رکھی جائے جہاں ۵۰ فی صد آبادی ایسی دوکان رکھنا نہیں چاہتی ہے۔ چونکہ نشئی اشیاء کی کھپت تعداد دوکانات پر منحصر نہیں ہوتی ہے۔ سرکار سے انجمن یہ استدعا کرتی ہے کہ نہ صرف ایسے رقبہ جات سے دوکانات برخاست کئے جائیں بلکہ اون مقامات سے بھی جو کسی مدرسہ، مسجد، مندر یا اور کسی عبادت گاہ کے قریب ہوں۔

اپیل

انجمن ہر تعلیم یافتہ سے استدعا کرتی ہے کہ ہمارے رسالہ ماہانہ کا وہ خریدار بنے اس لئے کہ ہر پائی کا عطیہ یا چندہ جو انجمن کو دیا جائے گا۔ حسب قرار داد باب حکومت سرکار عالی انجمن تک آنے میں دوگنا ہو جاتا ہے۔ زیادہ روپیہ کے معنی یہ ہیں کہ موجودہ رقبہ سے زیادہ وسیع رقبہ میں کام کو پھیلانے کے ہوتے ہیں۔ انجمن کو کوئی شبہ نہیں ہے کہ سال ہائے آیندہ میں عامتہ الناس پرجوش تعاون اور ہمدردی سے انجمن کے اس استعمال اشیاء نشئی کا مقابلہ کرنے کے سخت ترین کام میں ہاتھ بٹائے گی۔

ڈی۔ ایس۔ گوپالن
معتمد صدر انجمن ترک مسکرات

بسلسلہ گذشتہ

دوسرا باب

پہلا منظر　　　خواب گاہ

منجلا (گانا) جس گھڑی چھیڑا اجل نے ترے افسانے کو ؛ غم غلط ہو گیا نیند آ گئی دیوانے کو
سو چکا یار زمانے نے بھی چادر تانی ؛ ختم کرتے ہیں یہ دونوں مرے افسانے کو
گئی بے سود ضیا پاشی روز روشن ؛ شب کی تاریکی نے روشن کیا تنخانے کو
خطۂ خاک میں ہے شور شگاف تربت ؛ زندگی کہتے ہیں بن بن کے بگڑ جانے کو
عشق کی آہیں بھی ہیں حسن کے آنسو بھی مگر ؛ خوب مضمون ملا ہے مرے افسانے کو

(سندر تجوری سے رقم و جواہرات لیجانے کے ارادے سے داخل ہوتا ہے ۔ اور منجلا کو کسی کے انتظار میں مضطرب پاکر مشکوک ہوتا ہے)

منجلا ۔ کون سندر ۔

سندر ۔ تم ۔ تم ہو ۔ کیا سرکار سو چکے ؟

منجلا ۔ ابھی ابھی آنکھ لگی ہے ۔ جو کچھ کہنا ہو کل کہنا آدھی رات گزر چکی آخر کیا کام ہے ۔ جاؤ جاؤ ۔

سندر ۔ جاتا ہوں ۔ نہ جانے یہ اب تک کیوں جاگ رہی ہے ۔ (چھپ جاتا ہے) (گیارہ کا گھنٹا بجتا ہے)

نقاب پوش ۔ ہر طرف گھٹا ٹوپ اندھیری چھائی ہے ۔ اس مکان کی سنسانی سے گورستان کا دھوکا ہوتا ہے ۔ قدرت کے سوا ساری کائنات خاموش ہے ۔ سریندر ۔ سریندر ۔ باپ دادا کی گاڑھی کمائی کو پانی کی طرح عیش و آرام میں بہانے والا عقل کا دشمن ٹھنڈی نیند کے مزے لے رہا ہے ۔ لیکن یہ خنجر جو صورت ہلال چرخ رقابت پر طلوع ہو چکا ہے کسی دم میں اس شرابی کی روح کو جو اس کے نیم مردہ جسم کے اطراف منڈلا رہی ہے اپنے ساتھ لے کر موت کی گھاٹیوں میں غروب ہوگا ۔ یہی ہے ۔ یہی ہے ۔ منجلا کے حسن کا ڈاکو یہی ہے ۔ (نقاب پوش خنجر لئے ہوئے سریندر کی مسہری کی طرف بڑھتا ہے)

سندر ۔ خبردار ۔ بدمعاش (نقاب پوش سے خنجر چھین کر اوس کے سینہ میں گھونپ دیتا ہے)

لقاب پوش ۔ آہ منجلا ۔ میری منجلا ۔ منجلا ۔ آہ ۔ (مر جاتا ہے)
منجلا ۔ آہ۔
سرنیدر ۔ کیا ہوا ۔
منجلا ۔ سندر نے مکند کا خون ۔
سرنیدر ۔ خون ۔ مکند کا خون ۔
سندر ۔ مکند ۔ مکند ۔ میرا مکند
سرنیدر ۔ سندر راج یہ تم نے کیا کیا ۔
سندر ۔ خون ۔ جو شخص اپنے محسن پر ہاتھ اٹھاتا ہے وہ اسیطرح اپنی جان سے جاتا ہے۔
سرنیدر ۔ افسوس سندر ۔ یہ تو تمہارا دلبند تھا ۔
سندر ۔ ہاں میرا دلبند میرا لڑکا ۔ مہاراج اگر ایسے دس بیٹے ہوتے اور وہ ایسی ذلیل حرکت کرنے کی جرات کرتے تو میں اُن سب کو باری باری سے اسی طرح قربان کر دیتا ۔
منجلا ۔ پیارے سرنیدر اچھا ہوا آپ کی جان بچ گئی ۔
سرنیدر ۔ میرے وفادار منیب ایشور تمہیں صبر عطا کرے ۔
سندر ۔ مکند ۔ میرا لڑکا نہیں ۔ ایک خونی نمک حرام میرا بیٹا نہیں ہوسکتا ۔ آواستین کے سانپ
سرنیدر ۔ سندر ۔ سندر ۔ یہ کیا کرتے ہو ہوش سنبھالو ۔
سندر ۔ مہاراج ۔ یہ دم توڑتے ہوئے منجلا کا نام کیوں لے رہا تھا ۔
سرنیدر ۔ نہ جانے کیوں ۔ منجلا تم کچھ جانتی ہو ۔
منجلا ۔ نہ مہاراج میں کچھ نہیں جانتی ۔ البتہ یہ کل رو پاستی کے گھر ۔
سندر ۔ خاموش ۔ جھوٹی باتیں بنانیوالی عورت تو بکتی ہے ۔ ہو نہ ہو اس کے پکارنے میں کوئی راز پنہاں تھا جس سے یہ بوڑھا باپ مکند کا خونی باپ ناواقف ہے ۔ مکند میرے کلیجہ کا ٹکڑا (خون آلود سینہ پر اپنا چہرہ رگڑتا ہے) بیٹا ۔ بتاؤ بتاؤ یہ کیا راز ہے ۔ مہاراج جب تک کسی معاملہ میں عورت کا ہاتھ کارفرما نہ ہو خون کا ہونا دشوار ہے ۔ یقیناً اس خون میں کوئی خوبصورت ہاتھ ضرور ہے ۔
منجلا ۔ جھوٹ ۔ تیرا گمان غلط ہے ۔

سندر۔ میرا گمان غلط۔ تمہارے گھر میں میرے بچے کا خون ہو اور میں کوئی گمان نہ کروں
منجلا۔ خون تو نے کیا ہے۔
سندر۔ سبب۔
منجلا۔ وفاداری۔
سندر۔ وفاداری۔ یہ تو صرف تم جیسی عورتوں میں ہوتی ہے بھلا کہاں میں اور کہاں تم۔
منجلا۔ ظالم۔ ستمگر۔ خونی۔ (سندر کی طرف بڑھتی ہے)
سریندر۔ منجلا (روکتا ہے)
سندر۔ جہنم کی خوراک۔ (سندر منجلا پر ہاتھ اٹھاتا ہے سریندر روکتا ہے)
سریندر۔ سندر راج۔
سندر۔ آہ۔ ماس کے ٹکڑے کے بدلے دل کو پتھر دیکھ کر سہم سا جاتا ہوں میں شکل ستمگر دیکھ کر
منجلا۔ کیوں نہیں بیٹے نے خود اپنے آقا کے خون کی ٹھانی تھی نہ۔
سندر۔ یہ طعنہ زنی۔ او نمک حرام۔ (لاش پر لات مارتا ہے)
سریندر۔ سندر تم بیٹے کے غم میں پاگل ہو رہے ہو۔
سندر۔ بیٹا۔ میرا بیٹا۔ اب کہاں خوبصورت ناگن میں جانتا ہوں۔ یہ تیرے ہی داؤ پیچ کا شکار ہوا ہے جھوٹ۔ دغا۔ مکر۔ فریب۔ یہ سب تیرے ہی زیور ہیں یاد رکھنا اپنی زیورات کی مالا تیری خوشنما گردن میں پھانسی کا پھندا ثابت ہوگی۔
منجلا۔ خون تو خود کرے۔ اور دوسروں پر الزام۔
سندر۔ وقت آنے پر معلوم ہو جائیگا کہ اصلی خونی کون تھا۔
سریندر۔ سندر راج صبر و شانتی سے کام لو۔
سندر۔ صبر۔ استقلال۔ سکون۔ شانتی کہاں سے لاؤں میں جو خونی ہوں مکند کی لاش۔ لاؤ جن ہاتھوں سے اس کی پرورش کی تھی آج انہی ہاتھوں سے سپرد آگ کرتا ہوں۔
سریندر۔ جلدی کرو۔ کسی صورت چتا جل جائے۔ پھر موت کا بہانا آسان ہوگا۔
سندر۔ آسان ہے۔ بہت آسان ہے۔

باقی آئندہ

(پردہ)

عالم ترک مسکرات

ملک سرکار عالی

اضلاع و دیہات

دیہی پروگرام

۳۰ اردی بہشت سنہ ۱۳۴۵ف ۔ عرس کریم آباد جاگیر (تحت ورنگل) میں انجمن ترک مسکرات کا قیام

کارکنان ترک مسکرات کی دعوت پر بغرض پروپگنڈہ مسٹر بی راگھویند راؤ صدر انجمن ترک مسکرات کی جانب سے بتاریخ ۳۰ اردی بہشت سنہ ۱۳۴۵ف روانہ کئے گئے۔ اسی شب میں بوقت ساڑھے سات بجے روبروئے مکان جناب وٹم وینکٹا جی ایک جلسہ زیر اہتمام کارکنان ترک مسکرات منعقد کیا گیا۔ منجانب کارکنان ایک دو روز قبل ہی اسی جلسہ کے متعلق طبع شدہ اشتہارات کثیر تعداد میں تقسیم کئے گئے تھے جس کی وجہ سے اطراف و اکناف کے مواضعات کے لوگ کثیر تعداد میں شریک ہوئے تھے۔ خصوصاً ہنمکنڈہ سے حامیان ترک مسکرات کے ممتاز اصحاب تکلیف و اخراجات کو برداشت کرکے آئے تھے۔ پرچارک موصوف نے میجک لینٹرن شو بتلانے سے قبل انجمن ترک مسکرات کی کارگزاری کو واضح کرتے ہوئے مسکرات کے نقصانات کو ظاہر کرنے والے قصوں کو بتلائے۔ بعد ازاں بعد حاضرین اور صدر انجمن کے معاونین اور ایک شاخ کے قائم کرنے کی درخواست کی۔ جس کو حاضرین نے نہایت خوشی سے قبول کیا ۔ ایک شاخ اسی وقت قائم کی گئی ۔

انجمن ترک مسکرات کے سابقہ پرچار سے اس موضع کے اکثر اصحاب جن میں ایک زمانہ سے موت و زیست کے مواقع پر مسکرات پر کثیر رقم حسب حیثیت صرف کیجاتی تھی۔ خوشی کی بات ہے کہ وہ موقوف ہوگئی۔ ہم اون اصحاب کو جو اس انجمن کی جانب سے کام کرتے ہیں۔

انجمن ہذا کی اس کارگزاری (ہفتہ واری دورہ جو اطراف و اکناف کے مواضعات میں کرتے ہیں) پر صدر انجمن اظہار خوشنودی ظاہر کرتی ہے۔ عوام میں صدر انجمن ترک مسکرات کا لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ جلسہ رات کے دس بجے شکریہ پر برخاست ہوا۔ انجمن حسب ذیل ارکان پر مشتمل ہے۔

صدر۔ جناب نرسیہم گارو۔ معتمد۔ ونم وینکٹیا گارو

خازن۔ کسنکیا گارو۔ دیگر ارکان (۱۲) (۵۰) رضاکاران

۲ ہر خورداد سنہ ۱۳۵۰ ف بھدراچل جاترا۔

بھدراچل ایک مشہور مقدس تاریخی مقام ہے۔ جو دریائے گوداوری کے کنارے پر واقع ہے۔ جہاں بھگوان سری رام چندرجی کا عالیشان مندر ہے۔ جسکو رام داس تحصیلدار بھدراچلم نے سلطان تانا شاہ کے زمانہ میں تعمیر کروایا تھا۔ سری رام نومی کو یہاں ہر سال جاترا بھرتی ہے۔ ہندوستان کے گوشہ گوشہ سے یاتری آتے ہیں۔ لاکھوں کا مجمع ہوتا ہے گو قصبہ بھدراچلم علاقہ عظمت مدار میں داخل ہے۔ لیکن مندر سے جو تاریخی واسطہ ریاست ابد مدت کو ہے اسکا لحاظ کرتے ہوئے مندر سرکار عالی کے زیر نگرانی ہے۔ حسب سال گزشتہ پیوستہ اس سال بھی پرچار کا بہترین انتظام کیا گیا۔ مسٹر مانک راؤ و مسٹر راگھویندر راؤ بین غرض صدر انجمن کی جانب سے روانہ کئے گئے کثیر تعداد میں ترک مسکرات کا لٹریچر تقسیم کیا گیا اور کئی میجک لینٹرن شو دکھلائے گئے۔

نظام راشٹریہ ماشالی کانفرنس

محبوب آباد | محبوب آباد (مانکوٹہ) ضلع ورنگل میں نظام راشٹریہ ماشالی کا نفرنس کا اجلاس دوم ۵ ہر خورداد سنہ ۱۳۵۰ ف کو بصدارت جناب حکیم نارائن داس صاحب منعقد ہوا۔ آبادی کے باہر کانفرنس کے لئے بہت بڑا پنڈال ڈالا گیا تھا۔ جس کے اطراف مندوبین کے ٹھہرنے کیلئے و دیگر ضرورتوں کے لئے کشادہ کمرے بنوائے گئے تھے۔ خواتین کے لئے علحدہ انتظام تھا۔

صبح صدر کانفرنس کا جلوس نکالا گیا جو آبادی میں گشت کرتا ہوا پنڈال پہنچا۔ ڈاکٹر کورما ویریا صاحب نے خطبہ استقبالیہ پڑھا۔ ازاں بعد صدر کانفرنس کا خطبہ صدارت پڑھا گیا۔ مسٹر زمانکیا شاستری اور کے' وی' نارائن راؤ کی تقریریں ہوئیں

اس کے بعد مسٹر مانک بادل ناشر مد رپنجن نے حاضرین کو مخاطب کیا۔ اس میں شک نہیں کہ دنیا میں جتنی چیزیں دکھائی دیتی ہیں وہ تمام ہمارے لئے ہیں اور ہم انکو اپنے فائدہ کے لئے استعمال کر سکتے ہیں لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ ہر چیز کھانے پینے کے استعمال میں لائی جائے۔ سیندھی شراب، گانجہ، افیون، چرس اور دیگر مسکرات ہیں یعنے ان کے استعمال سے نشہ آتا ہے۔ چونکہ نشہ کی حالت میں عقل گم ہو جاتی ہے۔ اس لئے اس مدت میں جو افعال سرزد ہوتے ہیں وہ بے عقلی کے ہوتے ہیں اور ظاہر ہے کہ بلا سمجھے بوجھے جو کام کئے جاتے ہیں انکا نتیجہ برا ہوتا ہے اور نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ اس کے بعد معاشی بدحالی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آپ جولاہے ہیں محنت تو برابر کرتے ہیں مگر پیٹ بھر کھانا اور آنکھ بھر سونا نصیب نہیں ہوتا۔ ادھر آئے دن بیماریاں ستاتی ہیں تو ادھر روزآنہ قرضخواہ گان دق کرتے ہیں۔ اس کی وجہہ یہ ہے کہ آپ لوگ پیسہ کمانے میں جتنی عقل و محنت صرف کرتے ہیں اس کا عشر عشیر بھی پیسہ خرچ کرتے وقت صرف نہیں کرتے۔ ضروریات انسانی تین حصوں پر تقسیم کئے جاسکتے ہیں۔ (۱) زندگی (۲) تمدنی (۳) تعیشی۔ اور انسانی زندگی میں انکی اہمیت علی الترتیب ہے۔ ہر عقلمند انسان اپنی آمدنی کو پہلے اپنے ضروریات زندگی کے حاصل کرنے میں صرف کرتا ہے یعنے کھانا کپڑا۔ اور مکان۔ آمدنی کے اضافہ کے ساتھ ساتھ صحت مند اور مقوی غذا۔ موسمی لباس پختہ اور ہوادار مکان بنانے میں صرف کرنی چاہیئے نہ کہ تمدنی ضروریات یعنے برادری کو دکھانے کے لئے شادی بیاہ میں و دیگر رسم رواجوں میں اور تعیشیات جن کو دوسرے الفاظ میں فضول خرچی کہنا چاہیئے۔ یعنے گانے بجانے میں کھیل تماشوں میں

تھوڑی دیر کے لئے یہ تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ تعیشات سے موقتی کیوں نہیں تسکین قلب حاصل ہوسکتا ہو۔ لیکن شراب خوری سے تو فائدہ کا نام نہیں الٹے نقصان ہوتا ہے۔ کتنا ہی محتاط شرابی کیوں نہ ہو آٹھ آنے کمانے والا دو چار آنے تو پینے پر اڑا ہی دیتا ہے۔ اگر ان ہی پیسوں کو سیونگ بنک میں روزآنہ جمع کرتے جائیں تو ختم ماہ پر اس شرابی کے نام ساڑھے سات روپیہ جمع رہینگے جس سے دودھ، دہی، پھل جیسی صحت بخش غذا خریدی جاسکتی ہے۔ صحت ٹھیک رہنے سے کارکردگی بڑھتی ہے۔ جس کا لازمی نتیجہ اضافہ آمدنی ہوا کرتا ہے۔ اور ادھر بیماریوں کی وجہ ڈاکٹروں کی فیس اور دواؤں کی

قیمت جو ادا کرنی پڑتی ہے وہ بند ہو جاتی ہے۔ ان ساڑھے سات روپیوں میں ایک آدھ روپیہ بچوں کی تعلیم کے لئے خرچ کیا جا سکتا ہے۔ ہشیاری سے کام لے کر (۱۲) مہینوں میں کچھ پس انداز کرلیا جائے تو ساہوکاروں کے ہاں نول اور رنگ اور ہار لانے کی بے عزتی اور مضاعف قیمت ادا کرنے کے نقصان سے بچ سکتے ہیں۔ سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے صدر انجمن کے طریقہ کار کو واضح کیا۔ ختم تقریر پر عرس کریم آبا تحت (ورنگل) کے ایک ٹمپرنس والنٹیر نے اس عنوان پر ایک موثر گیت گایا۔

سینکڑوں نے اقرار ترک مسکرات کیا

بتاریخ ۶ ہر خورداد سنہ ۱۳۱۰ف کو اسی پنڈال میں بصدارت جناب بگڑی مری ملیا صاحب وکیل ہائیکورٹ دیورکنڈہ وستی یارچہ بانفنکان ملک سرکار عالی کا دوسرا اجلاس (ریچے بنتا یاری شرامیکا مہاسبھا) منعقد ہوا۔ مسٹر گڈی ملا ونیکٹ نارائن نے خطبہ استقبالیہ پڑھا۔ جناب صدر نے اپنا بصیرت افروز خطبہ سنایا۔ دو ایک تقریروں کے بعد جناب صدر نے حاضرین جلسہ کو صدر انجمن ترک مسکرات کا تعارف کروایا۔ نواب مرزا یار جنگ بہادر و دیگر ارکان صدر انجمن کے نیک خدمات کو گنایا۔ اور ناشر صاحب سے تقریر کی درخواست کی۔ مسٹر ملک راؤ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ انسان مدنی الطبع واقع ہوا ہے۔ وہ سوسائٹی چاہتا ہے۔ مگر نشہ بازی برادری کے تعلقات کو بگاڑ دیتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان نشہ کی حالت میں ایسی باتیں کر جاتا ہے جس سے دوسرے کے دل کو ٹھیس لگتی ہے۔ مدتوں کی دوستی ملیامیٹ ہو جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں روزانہ وقوع ہونے والے کئی ایک چھوٹے بڑے خانہ واری وسماجی جھگڑوں کو بیان کیا اور اپیل کی کہ ان کی زندگی گزارنے کے خاطر نشہ بازی سے باز آنی چاہیئے۔ صدر جلسہ جو ایک پبلک کارکن اور انجمن ترک مسکرات دیورکنڈہ کے معتمد بھی ہیں نہایت پردرد لہجہ میں نشہ بازی سے ہونے والے معاشی وسماجی نقصانات کا تفصیلاً ذکر کیا۔ اور حاضرین سے ہاتھ جوڑ کر پرارتھنا کی کہ اس عادت بد سے پرہیز کریں۔ اس کا حاضرین پر بہت اثر ہوا۔ تقریباً دو سو افراد نے اقرار ترک مسکرات پر دستخط کئے۔ وہ سماں جب کہ ناشر صدر انجمن چار والنٹیرز کے ساتھ اقرار نامہ پر دستخطیں حاصل کرنے کے لئے پنڈال میں گھوم رہے تھے۔ اور حاضرین میں سے ہر ایک حتی الامکان جلد اہتمام کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ پُر اثر تھا۔

لیانٹرن شو۔ رات کے نو بجے اسی پنڈال میں ایک دلچسپ قصہ ذریعہ میجک لیانٹرن تبلایا گیا

قیام انجمن ترک مسکرات محبوب آباد

۶ ہر خورداد سنہ ۱۳۴۵ ف بغرض قیام انجمن ترک مسکرات ایک خاص جلسہ ترتیب دیا گیا جس میں ناشر صدر انجمن نے صدر انجمن کے قیام اور اس کے طریق کار پر کافی روشنی ڈالی تھوڑی دیر کی گفت و شنید کے بعد طے پایا کہ تعلقہ محبوب آباد کے لئے صدر انجمن ترک مسکرات کی ایک شاخ قائم کیجائے چنانچہ مندرجہ ذیل اصحاب کی ایک انجمن قائم کی گئی۔

صدر۔ جناب وتم کرشنا مورتی صاحب وکیل

نائب صدر۔ جناب غوث محی الدین صاحب وکیل

معتمدین۔ ۱۔ جناب وینکٹ راجنا صاحب وکیل

۲۔ جناب احمد محی الدین صاحب

خزانہ دار۔ ڈاکٹر کورما ویرایا صاحب

ارکان

۱۔ جناب سری رام نرسیا صاحب

۲۔ جناب پال راج صاحب متاجر

۳۔ جناب منکول نرسیا صاحب

۴۔ جناب شاہ دلی خان صاحب گتہ دار

ایدولہ پوسہ پلی میں لیانٹرن شو

۶ ہر خورداد سنہ ۱۳۴۵ ف ۔ ایدولہ پوسہ پلی محبوب آباد سے تقریباً تین میل کے فاصلہ پر ایک چھوٹا سا موضع ہے۔ چند مقامی کارکنوں کی خواہش پر اس موضع میں تحریک کی تبلیغ کا انتظام کیا گیا۔ جناب وینکٹ رام راؤ صاحب دیسکھ نے اس معاملہ میں خاص دلچسپی لی۔ اپنے وسیع کمپونڈ میں انعقاد جلسہ کی اجازت دی۔ ذریعہ منادی آبادی میں اطلاع کی گئی کہ سینما دکھلایا جائے گا۔ ۶ بجے سے حاضرین کا آنا شروع ہوا چاندنی رات ہونے کی وجہ سے خاص طور پر ایک منڈوا تیار کیا گیا۔ مسٹر کے وی نارائن راؤ نے حاضرین

کو صدر انجمن سے تعارف کرواتے ہوئے اس جلسہ کی غرض کا اظہار کیا اور تحریک کی کہ جلسہ جناب وینکٹ رام راؤ صاحب کی صدارت میں منعقد ہو۔

جناب راجیا صاحب وکیل معتمد انجمن ترک مسکرات محبوب آباد نے تحریک کی تائید کرتے ہوئے خوشی کا اظہار کیا کہ آج صبح انجمن کا قیام عمل میں آیا اور ناشر صاحب کی دلچسپی کی بنا پر آج شام ہی عملی دنیا میں قدم رکھ رہا ہے۔

محبوب آباد میں کس طرح صدر انجمن کی شاخ قائم کیجا چکی اور وہاں کے کانفرنسوں میں پرچار کیسے ہوا اس کے متعلق حاضرین کو معلوم کروایا اور درخواست کی کہ دیسکھ صاحب کرسی صدارت کو قبول فرمائیں۔ جس کو انہوں نے تالیوں کی گونج میں قبول فرمایا۔ صدر کے خواہش پر مسٹر مانک راؤ نے لیانٹرن شو دکھلایا اور دوران شو میں استعمال مسکرات کے نقصانات اور ترک مسکرات کے حسن کو واضح کرتے رہے۔

آخر میں صدر جلسہ نے صدر انجمن ترک مسکرات کا شکریہ ادا کیا اور اپنے ایک ملاقاتی کی زندہ مثال پیش کرتے ہوئے حاضرین کو جتلایا کہ کتنا ہی معزز اور دولت مند کیوں نہ ہو پینے کی عادت ہوجائے تو تھوڑی ہی عرصہ میں کسی کام کا نہیں رہتا۔ بعد برخاست جلسہ ناشر صدر انجمن کے اعزاز میں ٹی پارٹی ترتیب دی گئی۔ جن میں وینکٹ رام ریڈی صاحب (جنہوں نے انتظامات میں کافی ہاتھ بٹایا تھا) و دیگر معززین موضع مدعو کئے گئے۔

ایک اور لیانٹرن شو

۷ خورداد ۱۳۵۵ف کو شام کے سات بجے محبوب آباد کی آبادی میں لیانٹرن شو دکھلایا گیا۔ حاضرین کی کثیر تعداد تھی۔ تقریباً (۹) بجے تک مسٹر مانک راؤ نے مظاہرہ کیا۔ اور سلیس تلنگی میں حاضرین کو ترک مسکرات کے فوائد سمجھایا۔ جناب راجیا صاحب وکیل معتمد انجمن کے شکریہ پر جلسہ ختم ہوا۔ اس جلسہ کے انعقاد کرنے میں جناب آچاری صاحب ڈاکٹر گوپال راؤ صاحب و مسٹر گپتا نے کافی امداد بہم پہنچائی۔ جس کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

پرہنی ف پرہنی میں انجمن ترک مسکرات کا پرچار

۶ و ۷ خورداد ۱۳۵۵ف

جناب معتمد صاحب تعلیمی کانفرنس رعایا ملک سرکار عالی کی دعوت پر چوتھی سالانہ کانفرنس

منعقد ہوئی بغرض پرچار جناب صدر انجمن ترک مسکرات مسٹر بی ۔ راگھوبیندر راؤ پرچارک روانہ کیے گئے ۔ راؤ موصوف نے عوام میں اشتہارات وغیرہ تقسیم کیا۔ اور بتاریخ ۶ ہر خورداد ۱۳۵۰ف کی شب میں صدر انجمن کے قیام کا مقصد پالیسی اور راہ سکے کوشش کے ذرائع پر موثر تقریر کی ۔ ازاں بعد مسکرات کے نقصانات کو واضح کرنے والا ہری داس نامی ڈرامہ کو بذریعہ میجک لنٹرن بتلایا ۔ حاضرین میں طلباء اور مستورات کی تعداد بھی کافی تھی ۔ حاضرین بہت متاثر ہوئے بنجانب انجمن اراکین کانفرنس و حاضرین جلسہ خصوصاً جناب کو ٹھاری صاحب انجنیئر جنھوں نے میجک لنٹرن تماشہ تبلانے میں کافی امداد دی شکریہ ادا کرنے کے بعد جلسہ برخواست ہوا ۔

پرتور جاگیر ضلع پربھنی ۔

۷ ہر خورداد ۱۳۵۰ف ۔ پرتور مہاراجہ بہادر کی جاگیر اور ضلع کا مستقر ہے یہاں کی رعایا کی خواہش پر انجمن ترک مسکرات کے پروپیگنڈسٹ مسٹر بی ۔ راگھوبیندر راؤ روانہ ہوتے جہاں بوقت ۹ ساعت شب ایک جلسہ زیر صدارت مسٹر سکھارام جی منعقد کیا گیا ۔ جلسہ میں انجمن ترک مسکرات کا لٹریچر تقسیم کیا گیا ۔ اور پرچارک نے پبلک کو کمیٹی سے تعارف کرایا ۔ اور مسکرات سے پیدا ہونے والے مالی جسمانی اخلاقی ہمہ اقسام کے نقصانات کو بزبان اردو بیان کیا ۔ جناب صدر نے بزبان مرہٹی ترک مسکرات پر پر زور تقریر کی ۔ جس کا کافی اثر حاضرین پر ہوا ۔ جلسہ شکریہ پر ساڑھے دس بجے برخاست ہوا ۔

سیلو تعلقہ پاتھری ۔

۸ ہر خورداد ۔ قصبہ سیلو کپاس کے تجارت کی منڈی ہے ۔ یہاں پر کپاس کے کئی گرنیاں ہیں ۔ جن میں سینکڑوں مزدور کام کرتے ہیں ۔ ان میں سے اکثر ہمہ اقسام کے مسکرات میں سے کسی نہ کسی مسکر کے عادی ہیں ۔ یہاں پر ایک سرکاری اور دو خانگی مدارس ہیں ۔ انجمن ترک مسکرات کے پرچارک مسٹر بی ۔ راگھوبیندر راؤ نے طلباء میں انجمن ترک مسکرات کے لٹریچر تقسیم کئے اور مسکرات سے پرہیز کرکے امن و امان کی زندگی بسر کرنے کی تلقین کی ۔

رضاکاران ترک مسکرات کو عطیہ

عرس کریم آباد اور رنگشائی پیٹھ کے انجمنہائے ترک مسکرات کی کوشش

۸ ہر خورداد ۱۳۵۵ف۔ انجمن ترک مسکرات کریم آباد جاگیر تحت ورنگل سے ایک عرصہ سے ترک مسکرات کا پرچار ہفتہ واری دورہ سے موثر پیرائے میں کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ رنگشائی پیٹھ میں جناب اودیاراج لکشمی منوہر راؤ کی صدارت میں ایک انجمن ترک مسکرات قائم کرکے دونوں مواضعات کی انجمنیں نہایت اچھا پرچار کئے۔ کارکنان کی اس کارگزاری کو دیکھ کر کارکنان کی کوشش پر اظہار خوشنودی ظاہر کرتے ہوئے۔ اونکی ہمت افزائی کے لئے دونوں مواضعات کے جملہ (۱۰۵) رضاکاروں کو ورنگل کے حسب ذیل ممتاز حضرات نے مکمل لباس عطا فرمائے ہیں۔

جناب چنداکانتیا صاحب۔ جناب مرلال گوردہن جی۔ جناب راجہ پرلہ راجلنگم صاحب۔

صدر انجمن ترک مسکرات کی جانب سے ان حضرات کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ اور راون تمام کارکنان کی کوشش پر اظہار خوشنودی کیجاتی ہے۔

رنگشائی پیٹھ۔ ضلع ورنگل۔ میں انجمن ترک مسکرات کا قیام جناب معتمد صاحب انجمن ترک مسکرات عرس کریم آباد جاگیر کی کوشش

۸ ہر خورداد ۱۳۵۵ف

انجمن ترک مسکرات عرس کریم آباد جاگیر ضلع ورنگل کے پرچار سے موضع ہذا کے علاوہ اطراف و اکناف کے مواضعات میں بھی ترک مسکرات کے بہتر نتائج مرتب ہو رہے ہیں۔ چنانچہ بتاریخ ۱۲ ہر ۱۳۵۵ف کو جناب ونم وینکٹاچی معتمد انجمن ہذا و لنکیاچی صدر رضاکاران کے موضع رنگشائی پیٹھ کا ہفتہ واری دورہ کئے۔ باشندگان رنگشائی پیٹھ کو مسکرات کے نقصانات کو واضح کرتے ہوئے قیام انجمن کی اہمیت کو بتلائے۔ جناب وینکٹرام نرسیاجی نے اسی موضوع پر موثر تقریر کی جس سے حاضرین بہت متاثر ہوئے اور بہت سے اشخاص مسکرات کو ترک کرنیکا وعدہ کرکے نہایت خوشی سے ایک کمیٹی قائم کئے جسکی تفصیل حسب ذیل ہے۔

جناب اودیاراج لکشمی منوہر راؤ دیسکھ و مقطعہ دار — صدر

جناب باپوری ویریا گارو — نائب صدر

جناب آنکالہ گوبند راؤ گارو — معتمد

جناب پوٹی سٹی جگن ناتھم راؤ گارو نائب معتمد۔ جناب پاکانا ٹی متو لنگم گارو خازن

دیگر ارکان (۱۲) (۵۰) رضاکاران

جرعۂ اشتعال

(دکن لا رپورٹ پریس حیدرآباد دکن)

نمبر ۸ و ۹

جلد ۷

ماہ تیر و امرداد ۱۳۵۲ ف

دشمن ہے نشہ آبرو و جان و مال کا
پس اس بلا کو چھوڑ چھڑا کر رہیں گے ہم

صدر نشین

عالیجناب نواب مرزا یار جنگ بہادر ایجنٹ برار

نائب صدر نشین

عالیجناب دیوان بہادر ایس - آر - وامدوا ئیگار یم، بی، ای اڈوکیٹ

ارکان

جناب راجہ بہادر وینکٹ راما ریڈی او، بی، ای　　جناب سی - سی - پال صاحب او، بی، ای
ریورنڈ لیف - سی - سیاکٹ　　جناب راجہ بہادر شیوزناتھ
جناب نواب لسین جنگ بہادر　　جناب نواب مہدی نواز جنگ بہادر
جناب مولوی سید محمد حسین صاحب جعفری

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین		صفحہ نمبر
۱	سنہری باتیں	[illegible] وار	[illegible]
۲	عہد عثمانی کے برکات	معلومات حیدرآباد	۴ و ۵
۳	بچوں کی دنیا	از مولوی محمد عبدالسلیم صاحب شمیم	۶
۴	اضلاع سرکار عالی میں قومی تعمیر کی سرگرمیاں	معلومات حیدرآباد	۸
۵	عالم ترک مسکرات	ادارہ	۱۰

رسالہ

ترک مسکرات

جلد ٦
نمبر ٨ و ٩
۱

ماہ تیر و امرداد
سنہ ۱۳۵۲
ف

سنہری باتیں

بلاشبہ بیک وقت نشہ نہایت گران
اور خطرناک تعیُّش ہے۔

پرفیسر ای بی۔ کربنتہ کاٹر ایم۔ڈی

جملہ تباہ کاریوں سے نجات حاصل کرنے کا
واحد ذریعہ ترک مسکرات ہے۔

ہابس

عہد عثمانی کے برکات

مسکرات کے استعمال میں کمی

مسکرات ترک کرنے کے لئے پروپیگنڈا اور اضافہ شدہ محاصل منشیات کے استعمال میں کمی کا اہم سبب ہیں

اعلیحضرت بندگان عالی کے تیس سالہ عہد حکومت میں ممالک محروسہ سرکار عالی میں تاڑی اور دوسری نشہ دار اشیاء کے استعمال میں جو کمی ہوئی ہے اوس کی وضاحت مندرجہ ذیل اعداد سے ہوتی ہے

منشیات	سنہ ۱۳۱۹ف	سنہ ۱۳۴۹ف
تاڑی	(۱۱۵) کروڑ سیر	(۱۷) کروڑ سیر
دیسی شراب	(۱۰) لاکھ گیلن	(۳) لاکھ گیلن
گانجہ	(۱۶۰۰۰) سیر	(۸۰۰۰) سیر
افیون	۴۷۰۰۰ سیر	(۶۰۰۰) سیر
تاڑی کی دوکانیں	۲۶۳۲۰	۵۷۵۴
دیسی شراب کی دوکانیں	۱۰۴۴۷	۳۰۱۹
گانجہ کی دوکانیں	۹۲۷	۸۶۱
افیون کی دوکانیں	۱۲۰۹	۶۱۵

سنہ ۱۳۵۲ف کی رپورٹ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ منشیات کے استعمال میں کمی ہوگئی ہے۔ چنانچہ اب دیسی شراب کی دوکانوں کی تعداد کم ہوکر (۲۹۵۸) اور تاڑی کی دوکانوں کی تعداد (۵۶۹۱) رہ گئی ہے

شراب کی ناجائز کشید کے بارے میں محکمہ متعلقہ نے شدید تدبیریں اختیار کی ہیں۔ شراب کی یہ قسم صحت کے لئے اس شراب سے بھی زیادہ مضر ہے جو سرکاری کشید خانوں سے فراہم کی جاتی ہے۔ منشیات کے استعمال میں کمی کے

باوجود کمیت کے اعداد میں جو سریع ترکمی ظاہر نہیں ہوئی اس کا سبب یہ ہے کہ سررشتہ آبکاری کی شدید نگرانی کے باعث ناجائز کشیدی شراب دشوار ہوگئی ہے۔ سنہ ۱۳۵۱ف میں (معنٹ) روپے سارقوں کو گرفتار کرنے کے لئے خفیہ فنڈ کے طور پر ناظم صاحب آبکاری کے تفویض کئے گئے تھے۔ چنانچہ ناجائز طریقہ پر شراب بنانے کے کُل (۱۶۰) واقعات کا پتہ چلاکر انہیں سزا دی گئی۔ اسی طرح افیون اور گانجہ سے متعلق ضوابط کی خلاف ورزی پر بھی (۱۲۱۴) مقدمات چلائے گئے۔ محکمۂ مذکور کے (۲۶۴) ملازمین کو بد روپئی یا اپنے فرائض سے بے اعتنائی کے باعث سزا دی گئی سررشتہ آبکاری نے جو ترقی پسندانہ حکمت عملی اختیار کی ہے۔ اس کی وجہ سے تاڑی شراب اور دوسری منشیات کے استعمال میں کافی کمی ہوگئی ہے۔ اس کمی کا ایک بڑا سبب ترک مسکرات کا پروپگنڈا بھی ہے۔ جو حکومت کی مالی امداد سے جاری ہے اور سررشتہ آبکاری کی آمدنی میں اضافہ بھی مقدار کمیت کم کرنے میں ممد و معاون ثابت ہوا۔

(از سررشتہ معلومات عامہ حیدرآباد)

بقیہ صفحہ ۲۔ بوقت ساڑھے بارہ ساعت دن ضلع کانفرنس کی کھلی میقات میں ناسٹر صاحب مذکور نے تحریک ترک مسکرات پر موثر تقریر کی۔ ادب ترک مسکرات کافی تعداد میں تقسیم کیا۔ مقامی عہدہ دار صاحبان اور مقامی کارکنان کی دلچسپی سے ترک مسکرات کی اشاعت و تبلیغ میں کافی مدد ملی۔

سالنامہ ایت

بچوں کی

کبھی نہ ڈر

(از جناب مولوی محمد عبد السلیم صاحب شمیم (ساکن نائین کھیڑ)

کہتے ہیں کہ کسی شہر میں ایک شیخ نامی بزرگ رہتے تھے۔ آپ کی عادت تھی کہ جب کسی سے برا فعل صادر ہوتا دیکھتے تو اوس کو اوس کام سے منع کرتے تھے۔ ایک دن آپ دریائے دجلہ کے کنارے وضو کرنے کے لئے گئے۔ ایک کشتی دیکھی جس میں تین بوتل رکھے ہوئے تھے۔ ہر ایک بوتل پر آب لطیف لکھا ہوا تھا۔ شیخ نے ایسی چیز جس پر لطیف لکھا ہو دیکھی نہ سنی تھی۔ آپ نے ملاح سے سوال کیا۔ ان بوتلوں میں کیا ہے۔ ملاح نے جواب دیا تو ایک شریف النفس انسان ہے تجھ کو اس سے کیا مطلب شیخ کو اس کے معلوم کرنے کی خواہش ہوئی۔ آپ نے کہا میں ان کو معلوم کئے بغیر نہیں رہونگا آخر ملاح نے کہا۔ اے بزرگ اس میں شراب ہے بادشاہ کے لئے لے جا رہے ہیں۔ شیخ کو کشتی میں ایک لکڑی نظر آئی۔ اوس لکڑی کو ہاتھ میں لے کر ہر ایک بوتل کو توڑنا شروع کیا۔ ملاح ڈر کے مارے کانپ رہا تھا۔ آخر کار کوتوال کو اوس کی خبر پہونچی تو اوس بزرگ کو قید کر کے بادشاہ کے حضور میں لے گیا۔ یہ بادشاہ بڑا ظالم تھا۔ اس وقت لوہے کی کرسی پر بیٹھا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک آہنی گرز تھی۔ اور سرخ کپڑے پہنا ہوا تھا۔ یہ اس کی عہد کی علامت تھی۔ بادشاہ نے زور سے کہا تو کون ہے جو ایسی گستاخی کرتا ہے۔ بزرگ نے فرمایا۔ میں محتسب ہوں۔

بادشاہ۔ تو کس کے حکم سے حساب لیتا ہے۔

بزرگ۔ خدا، رسول کے حکم سے۔

بادشاہ۔ تجھ کو کس نے محتسب بنایا ہے۔
بزرگ۔ جس نے تجھے بادشاہی دی ہے۔
بادشاہ۔ تجھ کو ان بوتلوں کے توڑنے پر کس نے آمادہ کیا
بزرگ۔ تیرے . . . . اور تیری رعیت کے حق میں شفقت کے خیال نے۔
بادشاہ۔ میرے حق میں کس طرح . . . .
بزرگ۔ میں نے تجھ کو آخرت کے عذاب سے چھٹکارا دلایا۔
بادشاہ۔ رعیت کے معاملہ میں کس طرح۔
بزرگ۔ کیونکہ لوگ بادشاہ کی خصلت کے مطابق ہوتے ہیں۔ جب بادشاہ برے کام سے رک جائیگا تو۔ عایا بھی اوس کام کی طرف مائل نہیں ہوگی۔ اس کام میں میری غرض سوائے خداوند تعالیٰ کی خوشنودی کے کچھ نہ تھی۔
بادشاہ۔ اس بزرگ کی گفتگو سن کر شراب پینے سے باز آیا اور حکم دیا کہ اس کو چھوڑ دیا دیکھا آپ نے جو شخص برے کام سے روکنے میں کسی سے نہیں ڈرتا اوس کو کوئی نقصان نہیں پہونچتا . . . .

ادب ترکی مسکرات کا ضرور مطالعہ فرمائیے

اضلاع سرکار عالی میں قومی تعمیر کی سرگرمیاں

کریم نگر!

ضلع کریم نگر میں ایلگندل ۔ ملنگور ۔ جگتیال ۔ اور رام گیر جیسے تاریخی اور بہت قدیم قلعے موجود ہیں ۔ گرشال اور ناگ نور کے دیول کے ستون اور پتھر زمانہ ماضی کے نقش و نگار اور بے نظیر فن سنگتراشی کا مظہر ہیں ۔ قلعہ ایلگندل کی مسجد کا منار سنگ گرزاں پر بنا ہوا ہے ۔ جگتیال کا قلعہ بھی تاریخی شہرت رکھتا ہے ۔ اسے فرنچ انجنیروں نے تعمیر کیا ہے ۔ اور اس وقت کی یادگار ہے جب فرانسیسی ہندوستان کے اس حصہ میں اپنی کامرانیوں کی جد و جہد میں لگے تھے ۔ تعلقہ سرسلہ میں دیملواڑہ کی دیول بھی مشہور تاریخی روایات کی حامل ہے ۔ جہاں سالانہ جاترا میں زائرین کی کثیر تعداد شریک ہوتی ہے ۔ سرکار عالی کی جانب سے اس جاترا کے لئے سالانہ ایک ہزار روپیہ بغرض کھنڈارہ دئے جاتے ہیں اور موضع دیملواڑہ مشروط الخدمت جاگیر ہے جو اس دیول اور جاترا کے لئے مختص ہے ۔

سنہ ۱۳۴۶ف میں (۱۲۳۳) سیندھی کی دکانیں تھیں ۔ سنہ ۱۳۵۱ف میں صرف (۱۰۶۵) رہ گئیں اس طرح شراب کے استعمال میں بھی کمی ہوگئی ۔ اور (۵۳۹۲) گیلن کی بجائے (۵۱۶۶) گیلن شراب استعمال ہوئی ۔

ورنگل!

ضلع میں سیندھی شراب اور دوسری منشی اشیاء کے استعمال میں بڑی حد تک کمی ہوگئی ہے ۔ مندرجہ ذیل اعداد سے اس کمی کا پتہ چلتا ہے ۔

	سنہ ۱۳۴۵ف	سنہ ۱۳۵۱ف
سیندھی کے دوکانوں کی تعداد	۳۶۸۷	۶۳۶
دیسی شراب کی دوکانوں کی "	۹۱۳	۴۴۳
افیون کے دوکانوں کی "	۱۸	۱۸
گانجہ کی دوکانوں کی "	۱۳	۱۱
جملہ	۴۶۳۱	۱۱۰۸

مبدک۔

"مد ہدایت سسٹم" کے رواج کے بعد سے سیندھی شراب اور دوسری نشہ آور چیزوں کے استعمال میں بہت کچھ کمی ہوگئی ہے ذیل کے اعداد سے یہ کمی ظاہر ہو جائیگی

	۱۳۴۱ف	۱۳۵۱
سیندھی کے دوکانوں کی تعداد	۷۹۲	۳۹۲
دیسی شراب کے دوکانوں کی "	۴۱۸	۱۱۶
افیون کی	۱۴	۱۰
درختوں کی تعداد جن سے سیندھی تیار کی گئی	۴۰۰۰۰۰	۲۴۴۴۳۰۱
دیسی شراب کا استعمال	(۱۲۲۰۹) گیلن	(۵۳۵۸) گیلن
افیون کا استعمال	۱۷۶ سیر	۹۶ سیر
گانجہ	۲۱۸ سیر	۱۲۴ سیر

جاترا شیورا تری

شیوالیا ۳ فروری ۱۹۵۲ء بمقام حیدرآباد و وقارآباد کے درمیان واقع ہے۔ ہر سال شیوراتری کو بہت بڑی جاترا ہوتی ہے۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے صدر انجمن کی جانب سے بتاریخ ۳ فروری ۱۹۵۲ء ترک مسکرات کی نمائش کی گئی۔ اور ہزاروں کی تعداد میں اشتہارات وغیرہ تقسیم کئے گئے۔

تحریک ترک مسکرات میں پبلک کارکنوں کی دلچسپی

جناب ایس بھوپتی ریڈی صاحب ضلع کریم نگر کے ایک پبلک کارکن ہیں۔ رفاہی امور میں انکو خاص دلچسپی ہے۔ چنانچہ ماہ اردی بہشت میں انہوں نے تعلقہ سرسلہ کے متعدد مواضعات کا دورہ کرکے نشہ بازی کے نقصانات کو واضح کیا۔ تحریک ہذا سے ان کی دلچسپی کا اظہار اس امر سے بھی ہوتا ہے کہ انہوں نے خاص طور پر صدر انجمن سے رجوع ہوکر

عالم ترک مسکرات

یوم ترک مسکرات ریاست ابد مدت کے طول و عرض میں منایا گیا

یوم ترک مسکرات بمقام قصبہ مدکھیڑ

جناب چودھری دیوی داس راؤ صاحب کے مراسلہ سے ظاہر ہے کہ بمقام مدکھیڑ تعلقہ و ضلع ناندیڑ بتاریخ ۲۹ فروردی ۱۳۵۲ف بصدارت عالیجناب پنڈت چودھری گنپت راؤ صاحب وکیل ہائیکورٹ جلسہ عام (یوم ترک مسکرات) قصبہ ہذا میں منایا گیا۔ جلوس بھی نکالا گیا۔ مسٹر کاشی ناتھ راؤ صدر مدرس کی محنت اور انجمن کے ساتھ تعاون عمل اور تحریک کے ساتھ دلچسپی کا یہ نتیجہ ہے کہ سال حال کے لئے بھی قصبہ ہذا کی معتمدی کے لئے انتخاب عمل میں آیا۔ جس کے لئے صاحب موصوف قابل مبارکباد ہیں۔ ان کے رفقائے کار بھی اس سلسلہ میں قابل مبارکباد ہیں کہ اپنے اشتراک عمل سے تحریک کو کامیاب بنانے کی ہر ممکنہ کوشش سے دریغ نہیں کیا۔ جلسہ شکریہ کے بعد برخاست ہوا۔

ہمنا آباد

بتاریخ ۲۹ فروردی ۱۳۵۲ف بوقت ۱۰ بجے دن بمقام میدان مدرسہ وسطانیہ ہمنا آباد منجانب شاخ مقامی جلسہ یوم ترک مسکرات بصدارت بھیم راؤ صاحب وکیل منایا گیا۔ اور ایک جلوس ترتیب دیکر آبادی میں گشت کرایا گیا جس میں طلبائے مدرسہ سیندھی و شراب کی مذمت میں باآواز بلند نظم پڑھتے رہے۔ جناب سید اسمٰعیل صاحب وکیل ہائیکورٹ معتمد اور مسٹر مڑوار لیا صاحب وکیل و کشن راؤ صاحب بی اے ماسٹر و مولانا تنبیہ الحسن صاحب عالم مدرسہ و طلبائے مدرسہ ترک مسکرات منشی اشیا کے مضرات پر تقاریر کئے اور اشعار پڑھے۔ دعائے سلامتی اعلیحضرت پر جلسہ ٹھیک ۲ بجے ختم ہوا۔

یوم ترک مسکرات قصبہ عمرگہ علاقہ پائیگاہ خورشید جاہی

حضرت جلالت الملک سے اظہار عقیدت

عمرگہ ۔ ۳۰ فروردی ۱۳۵۲ف حسب مراسلہ صدر انجمن ترک مسکرات سرکار عالی نشان (۲۲۱) مورخہ ۲۶ فروردی ۱۳۵۲ف موسومہ مولوی عبدالشکور صاحب شاکر مورخہ ۲۹ فروردی ۱۳۵۲ف ۵½ بساعت ۔ یوم ترک مسکرات کا خصوصی جلسہ بمکان مولوی محمد عبد الصمد صاحب موقوعہ بارہ دری سرکار پائیگاہ بصدارت جناب مولوی محمد عبد الشکور صاحب شاکر منعقد ہوا۔ جلسہ گاہ علم دوست و ناخواندہ احباب سے معمور تھا۔ مناجات سے جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ خطبہ استقبالیہ اور خطبہ صدارت کے بعد حسب ذیل قرار عقیدت پیش ہوئی جسکو حاضرین نے ایستادہ ہو کر منظور کیا۔

قرارداد عقیدت ۔ یہ خصوصی اجلاس اعلحضرت شہنشاہ دکن کی پیشگاہ میں اپنی مستقل عقیدت مندی اور کامل وفا شعاری کا مودبانہ اظہار کرتا ہے ۔ اور ملک کی صلاح و فلاح کیلئے بالخصوص جو توجہ ہمایونی مبذول ہے۔ اس کیلئے نہایت ادب سے سپاسگزار ہے۔ زاں بعد بلاے شرابنوشی کے نتائج ریاست حیدرآباد میں دس کروڑ سالانہ کا مالی نقصان پر مسٹر راجیندر ریڈی نے ولولہ انگیز تقریر کی۔ جس سے سامعین پر کافی اثر ہوا۔ مولوی محمد قاسم صاحب نے ”نشہ بازی“ پر مسٹر راگھو راؤ صاحب ”عفد اور اس کا مذہبی علاج“ پر تقاریر کیں اور حسب ذیل قرار دادیں منظور ہوئیں۔

قرارداد (۱) ۔ یہ خصوصی اجلاس صدر انجمن ترک مسکرات کی توجہ اس جانب مبذول کراتا ہے کہ ہر دیہات پر نمایندگان کو بھیجکر پروپگنڈا کا کام نہایت آب و تاب سے کر کے انسداد مے نوشی کے تدابیر اختیار کرے۔

(۲) یہ خصوصی اجلاس حکومت سرکار عالی سے استدعا کرتا ہے کہ بہت جلد ہر موضع میں نگرانی مقدمان دیہی انجمن قائم کروائے اور عوام کو مے نوشی کے استعمال سے روکنے کے تدابیر اختیار کروائے۔

اس کے بعد حاضرین کی خاطر تواضع صدر جلسہ نے چائے اور پان سے کیا۔ بعد دعاء سلامتی اعلحضرت نواب میر عثمان علیخاں بہادر شہنشاہ دکن و صاحبزادگان بلند اقبال جلسہ ختم ہوا۔

انجمن ترک مسکرات کورندہ تعلقہ لسمت نگر

جناب مولوی محمد عبدالمغیث صاحب منعم معتمد نے اراکین کمیٹی کو بلا کر تحریک سے متعلق مفید مشورے دئے اور لائحہ عمل کی خوب توضیح و تفہیم کی و نیز پروگرام کے وال پوسٹرس بغرض معلومات عامہ مناسب مقامات پر آویزاں و چسپاں کرائے۔ بموجب پروگرام ایک "بچوں کی جماعت" ترتیب دی گئی۔ یہ پارٹی کل آبادی کی گشت کے لئے تین جلسوں کی تفہیم کے بعد روانہ کی گئی۔ پارٹی کا پہلا لڑکا کہتا "ابا آنکھیں کھولو" دوسرا کہتا "اماں ابا کو بولو" بقیہ بچے کہتے "نہ پیو جی نہ پیو" جب یہ پارٹی واپس آگئی تو چار چار چھ چھ بچوں پر مشتمل (۹) پارٹیاں روانہ ہوئیں جو معتمد صاحب کی ہدایت پر مختلف گذرگاہوں پر ایستادہ ہو کر حسب ذیل مکالمہ کیا۔

نمبر ۱ کہتا۔ کیا جناب خیریت۔ ہیں آپ بھولے تو نہیں۔

نمبر ۲ (دیہاتی زبان میں) تمے تو یہاں کیچ رہنے والے۔ پن کی مجھے تعجب دکھتا کی تمے تو بڑے آدمی سر کیچ ہوگئیں۔

نمبر ۱۔ بھائی اس میں حیرت کی کیا بات ہے ہر چھوٹا بڑا ہوتا ہے۔ مگر یہ تو بولو آپ پینا کیوں چھوڑ دئے۔

نمبر ۲۔ تمے بی کیسی کیچ باتاں کرلے لگیں۔ اپنے کھیڑے گاؤں کو لعنت سمائے کو میں بھی پڑ رہیا تو اماں بچوں کو کون پالنا۔

نمبر ۱۔ اچھا بھئی جانے دو۔ آج نئے شکر کھاتو گے نا۔ مگر وہ دور کے ملے کے نہیں۔ بلکہ یہ سامنے باؤلی کے ملے میں چلینگے۔

نمبر ۲۔ کس کے باپ کا ہے۔ اب تو دو ملّا ساری کھیتی باڑی دکان مال بک گئے۔ کمانا تو کھانا۔

نمبر ۱۔ ارے۔ ارے۔ تمہارے باوا کے پاس بہت پیسہ تھا۔ پھر یہ سب کیوں بیچ دئے۔

نمبر ۲۔ وہ پیتے تھے نا برانڈی۔ خوب یاراں دوستاں ملکو مزے کرتے تھے۔ ایک دن کیا ہوا کی انوں مونی لال کو چاقو سے کاٹ ڈالے۔ پلیس والے انوں کو لیجا کو جیل ڈال دئے۔ ماں بولی کچھ تو بھی ہو انوں کے دوستاں کو بلا کے بولی کیسا تو بی

کرکے انکی جان بچاؤ۔ دوستان نے ساری جائداد بیچ کو بڑی کچہری لگو لڑے بیٹا کی
اور دو مرکے لوگاں نے بھی بہوت روپیے خرچ کرکے منصب کو باوا کا دشمن بنائے
اُن منصب نے بیس سال کی سجا دیا۔ اس میں سب رہیں (جائداد) بک گئی۔
اب ماوا کے جان کو دعا دیتے بیٹھیں۔

نمبر ۱۔ بھائی یہ نشہ بری بلا ہے۔ اس نے لاکھ کے گھر خاک میں ملا دئے اسی کی بدولت
لینے کے دینے پڑ گئے۔ اسی واسطے حیدرآباد میں صدر انجمن قائم ہوئی ہے۔ جسکی
شاخ تمہارے وہاں بھی ہے اور آج یہ شاخ جلسہ یوم ترک مسکرات منا رہی
ہے۔ یہ کمیٹی اچھا کام کر رہی ہے۔ اگر تم لوگ ان سے میل ملاپ رکھو تو وہ دن دور
نہیں کہ مسکرات یہاں نظر نہ آئیں۔

یقین کیجئے سیندھی شراب گانجہ افیون انسان کی جان و مال اور عزت و آبرو
کی دشمن ہے۔ اس دبا سے بائیکاٹ کرو۔ اس قسم کی متعدد پارٹیوں کے مکالمہ سے اچھے
اثرات مترتب ہوئے۔

۸ بجے شب جلسہ عام منعقد کیا گیا۔ صدر جلسہ نے مختصراً صدر انجمن ترک مسکرات کا تعارف کراتے
ہوئے نہایت وضاحت سے اس کی ہفت سالہ کارگزاری کی اور عالیجناب صدر نشین صاحب بہادر
کی مساعی جمیلہ کو بالوضاحت بیان کیا۔ اور یوم ترک مسکرات منانے کی وجوہات گنواتے ہوئے
انسانیت اور مسکرات کی جنگ پر دلنشین پیرایہ میں تقریر کی۔ تقریر کا ماحصل یہ تھا کہ
اگر ہمیں انسانوں کے ساتھ رہنے سہنے کی تمنا ہے اور مہذب سوسائٹی میں جگہ حاصل
کرنیکی آرزو ہے تو ہمارا پہلا انسانی اور مذہبی فرض یہ ہے کہ ہم لغویات سے دور رہیں۔ اور
نشہ بازی جو ایک لغو فعل ہے۔ اس سے باز رہیں نہ خود پرہیز کریں بلکہ اپنے خاندان اور شناساؤں
کو بھی اس سے متنفر دلائیں۔ مغربی اقوام جو نشہ میں سب سے دو قدم آگے تھے۔ نشہ کی برائیوں
سے آگاہ ہوکر نشہ سے توبہ کر رہے ہیں اور اس کے خلاف بہت ہی شد و مد سے پرچار کر رہے ہیں۔ اور
اپنے آپ کو پاک لب بنا کر ملک کی عزت بڑھا رہے ہیں۔ تب دولتمند ممالک اس خانہ خرابی کی
برائیوں کو تسلیم کر رہی ہیں تو کیا ہمارے مفلس ملکیوں کو بھی سمجھ بوجھ اور رسدہ بدوہ سے کام نہیں لینا چاہئے؟
من بعد عالیجناب نواب مرزا یار جنگ بہادر دام اقبالہم کیلئے دعائے خیر کی گئی۔ بعد ازاں شاہ عثمان
زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے مسرت میں ۱۱ بجے جلسہ برخاست ہوا۔

معتمد

یوم ترک مسکرات ضلع ورنگل میں

رنگنا پلی بلیٹھ۔ صبح آبادی میں جلسہ کا اعلان کیا گیا جلسہ گاہ رنگ برنگ کی جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا شام کو جلسہ عام منعقد کیا گیا جس میں موثر تقریریں کی گئیں۔ رات کے (۸) بجے میجک لینٹرن کا مظاہرہ ہوا۔ اس کارروائی کا حاضرین پر گہرا اثر ہوا۔ چنانچہ ۲۶ اشخاص نے آئندہ مسکرات کے استعمال کو ترک کرنے کا وعدہ کیا۔ حاضرین کی تعداد تقریباً (۱۵۰۰) تھی۔

عرس کریم آباد (جاگیر) ضلع ورنگل = ۲۹ فروردی ۱۳۵۲ف کو جلسہ کی تیاریاں شاندار پیمانہ پر کی گئیں۔ جلسہ گاہ نہایت دلکش انداز پر سجایا گیا۔ آبادی میں جلسہ عام کا اعلان کافی طور پر کیا گیا اشتہارات تقسیم کئے گئے۔

صدر جلسہ جناب بھیم رام کوٹیشور راؤ صاحب اڈوکیٹ کا شاندار جلوس نکالا گیا رضاکاران ترک مسکرات موثر گیت گاتے ہوئے جلوس کے پیش پیش تھے۔ جلسہ میں موثر تقریریں کی گئیں

محبوب آباد ضلع ورنگل۔ دو یوم قبل ہی محبوبیہ میاچ فیاکٹری میں ایک جلسہ ترک مسکرات منایا گیا جلسہ کی صدارت جناب مولوی محمد یوسف صاحب مالک فیاکٹری نے فرمائی۔ جناب صدر نے نشہ بازی کے گوناگوں نقصانات کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر جمعہ کو اس فیاکٹری میں جلسہ ترک مسکرات ہوا کرے اور مزدوروں سے اپیل کی کہ سیندھی و شراب کو استعمال نہ کریں

علاوہ اسکے ۲۵ فروردی ۱۳۵۲ف کو بھی ایک جلسۂ عام اسی احاطہ میں شاندار پیمانہ پر منایا گیا اور موثر تقریریں کی گئیں۔

نگر پلی ضلع ورنگل۔ یہاں پر ایک شاخ کی افتتاح کرتے ہوئے شاندار طور پر یوم ترک مسکرات منایا گیا۔ شام کو نتیجہ سے خاص طور پر رضاکاروں کی ایک جماعت تحریک کی اشاعت کی۔ لسنوی نرسمہوا راؤ صاحب کی دلچسپی سے جلسہ نہایت کامیاب رہا۔ اور ۳۰ اشخاص نے ترک مسکرات کا اقرار کیا۔

دھرم ساگر ضلع ورنگل۔ بتاریخ ۱۰ امرداد بہشت ۱۳۵۲ف مقامی انجمن کا سالانہ جلسہ بصدارت جناب سکوریہ پرکاش راؤ صاحب وکیل ہائیکورٹ شریک معتمد انجمن ترک مسکرات ورنگل منایا گیا۔ جناب کوروی سیتا نارائن صاحب وکیل۔ جناب گنگوستیا نارائن صاحب۔ جناب سوبیا صاحب جناب موہن راؤ صاحب اور جناب بال کشن راؤ صاحب کی تقریریں ہوئیں۔ جناب کنکیا صاحب شاستری نے موثر نظمیں سنائیں اور میجک لیانٹرن کا مظاہرہ کیا۔ جناب گراموو یریا صاحب معتمد انجمن نے صدر و مقررین و حاضرین کا شکریہ ادا کیا اس طرح یہ پروگرام نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔

ابدلہ پوسہ پلی ضلع ورنگل۔ سلسلہ آندھرا کانفرنس تعلقہ محبوب آباد جو بتواریخ ۱۳ و ۱۴ ۱۵ اردی بہشت ۱۳۵۲ف یہاں پر منعقد ہوئی تھی ترک مسکرات کی کافی اشاعت کی گئی جناب اپیے راجیا صاحب شریک معتمد انجمن ترک مسکرات تعلقہ محبوب آباد اور جناب ذکٹ رنگا چار صاحب نے اس خصوص میں غیر معمولی دلچسپی لی ہے۔ نتیجہ کے طور پر تقریباً ۲۔۳ سو اشخاص نے اقرار ترک مسکرات کیا ہے۔

روئداد انجمن ترک مسکرات شاخ کشٹگی

جلسہ عام ترک مسکرات بمقام مدرسہ وسطانیہ منعقد کیا گیا۔ جہاں پر جناب صدر مدرس صاحب مدرسہ ہذا نے خاص توجہ سے وقت مقررہ پر فرش و فرنیچر اور روشنی وغیرہ کا انتظام فرمادیا تھا ٹھیک (۹) بجے شب بچوں کے ترانہ کے ساتھ جلسہ کا کام شروع ہوا۔

عالیجناب منصف صاحب نے جو شاخ ہذا کے صدر ہیں مسٹر وٹھل راؤ ناشر کا تعارف پبلک سے کراتے ہوئے جلسہ کا آغاز کرنے کی درخواست کی۔ ناشر صاحب نے مسلسل دو گھنٹہ تک بزبان کنڑی اغراض و مقاصد انجمن کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ نشہ کی عادت بہت ہی خراب ہے۔ جان و مال عزت و آبرو کی بربادی پر روشنی ڈالتے ہوئے میجک لیانٹرن کا مظاہرہ کیا۔ اور ایک نشہ باز بیرسٹر کے حالات زندگی بتلاتے ہوئے ناشر صاحب نے

اپنی پر اثر تقریر سے پبلک کو بہت کچھ متاثر کیا۔ زاں بعد معتمد صاحب انجمن ہذا نے ناشر صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے شاہ ذیجاہ کے ترقی عمر و اقبال کے لئے دعا کی اور حسب خواہش پبلک دوسرے دن یعنے ۳۰ امرداد بہشت ۱۳۵۲ف شام کے ۶ بجے پھر جلسہ عام منعقد ہونے کا اعلان فرمایا۔ جیسا کہ اعلان کیا گیا تھا ۳۱ امرداد بہشت ۱۳۵۲ف (۶) بجے شام جلسہ عام منعقد کیا گیا۔ پہلے روز سے زیادہ تعداد میں پبلک جمع ہوئی۔ مدرسین اور طلباء کے علاوہ مقامی وکلا۔ صاحبین و جناب تحصیلدار صاحب کنگلی کی کوشش سے دیشمکھ و نائک وغیرہ بھی شریک جلسہ ہوئے۔

اس جلسہ میں حسب ذیل قرارداد میں باتفاق آراء منظور کئے گئے۔

(۱) تحریک اول پنڈت شام راؤ صاحب نے پیش فرمایا اور جناب پنڈت بسلنگپا صاحب نے تائید فرمائی جو حسب ذیل ہے۔

عالیجناب نواب مرزا یار جنگ بہادر صدر انجمن ترک مسکرات عہدہ جلیلہ ایجنٹ برار پر فائز ہونے پر مبارکبادی دیجاتی ہے۔

(۲) تحریک دوم حکیم بسنین آچاری صاحب ہنسا گری نے تحریک دوم پیش فرمائی جناب سب کورٹ انسپکٹر صاحب پولیس کنگلی نے تائید کی جو حسب ذیل ہے۔

ضلع رائچور کیلئے ایک خاص ناشر مامور کیا جائے کے تقرر کیلئے صدر انجمن ترک مسکرات کی توجہ مبذول کرائی جائے۔ تاکہ پبلک میں اسکی کافی اشاعت ہوکر انجمن ترک مسکرات کے اغراض و مقاصد پورے ہوسکیں اور آقائے ولی نعمت کے منشاء کی پوری پوری تعمیل ہوسکے۔

اس کے بعد مدرسہ میں شاخ ہذا کے زیر اہتمام (ٹمپرنس رووز) کی جماعت قائم ہوئی۔ باتفاق آراء یہ طے پایا کہ قرارداد اول کی ایک کاپی بخدمت شریف عالیجناب نواب مرزا یار جنگ بہادر ایجنٹ برار ملک سرکار عالی کی خدمت میں روانہ کی جائے۔

زاں بعد معتمد صاحب انجمن ہذا کو یہ اختیار دیا گیا کہ ہر دو قرارداد کو صدر میں روانہ کر دیا جائے۔ اسکے بعد جلسہ برخاست کر دیا گیا۔

سمت کرناٹک میں تحریک ترک مسکرات کی ترویج و اشاعت

جناب وٹھل راؤ صاحب لنگسگوری انچارج رسالہ ترک مسکرات کنڑی سمت کرناٹک کے ایک طویل دورہ پر منجانب صدر انجمن ترک مسکرات روانہ کئے گئے اور خصوصاً اس وقت جبکہ یوم ترک مسکرات منایا جانے والا تھا۔ یہ دورہ نہایت کامیاب رہا۔ ہر مقام پر عوام نے اس تحریک سے گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔ معززین و مقامی عہدہ داران سرکاری نے ہر طرح اعانت فرمائی۔ صدر انجمن ان تمام اصحاب کی مشکور ہے۔

مدرسہ نوتن ودیالہ | ناشر موصوف حسب نظام العمل مجوزہ مورخہ ۱۹ ہر فروردی ۱۳۵۲ ف کو گلبرگہ پہنچے اور اسی روز رات میں احاطہ مدرسہ نوتن ودیالہ میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ موثر تقریر کے بعد میجک لیانٹرن کا دلچسپ مظاہرہ کیا گیا۔ اس سلسلہ میں جناب صدر مدرس صاحب مدرسہ ہذا نے بطور خاص دلچسپی لی ہے۔ جس کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

محلہ جگت گلبرگہ شریف | ۲۰ ہر فروردی ۱۳۵۲ ف کو محلہ جگت میں خاص طور پر دیہاتی تصاویر کا میجک لنٹرن کے ذریعہ مظاہرہ کیا گیا۔ اس محلہ میں ہریجنوں کی آبادی کثرت سے ہے۔ جو غیر معمولی دلچسپی سے مظاہرہ کو دیکھی اور متاثر ہوئی۔

گھانگاپور | یہ ایک مشہور مقام ہے۔ یہاں ہر سال جاترا ہوتی ہے۔ اور مختلف اضلاع سے زائرین کی کثیر تعداد شریک ہوتی ہے۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ناشر صاحب موصوف نے دوران جاترا یعنی ۲۱ ہر فروردی ۱۳۵۲ ف کو میجک لنٹرن کا مظاہرہ کیا اور زائرین میں کافی ادب تقسیم کیا۔ اشاعت کے سلسلہ میں جناب ڈھونڈو پنت صاحب دیسائی نے ضروری امداد بہم پہنچائی جس کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

تانڈور | گلبرگہ اور رائچور کے درمیان ایک مشہور مقام ہے۔ ۲۲ ہر فروردی ۱۳۵۲ ف میجک لنٹرن کا مظاہرہ کیا گیا۔ مزدوروں کی خاصی تعداد شریک جلسہ تھی۔

مریان تعلقہ چنچولی | یہاں پر تنظیم دیہی کا مرکز قائم ہے۔ عوام کی خواہش پر ۲۴ ہر فروردی ۱۳۵۲ ف کو میجک لنٹرن کا مظاہرہ کیا گیا۔

تانڈور اور مریان میں تحریک کی اشاعت کرنے کے سلسلہ میں جناب انسپکٹر صاحب اطلاع باہمی

مستقر تانڈور نے کافی امداد فرمائی۔ جس کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

رائچور | ناشر صاحب مریان سے ۲۵ر فروری سنہ ۱۳۵۲ف کو جنچولی پہنچے اور وہاں پر تحریک کی اشاعت کرتے ہوئے ۲۶ر فروری سنہ ۱۳۵۲ف کو رائچور پہنچے اسی روز شام کو احاطہ ہمدرد ہائی اسکول رائچور میں ایک کثیر اجتماع کو بعنوان ترک مسکرات مخاطب کیا اور میجک لینٹرن کا مظاہرہ کیا۔

۲۷ر فروری سنہ ۱۳۵۲ف کو بطور خاص ہریجن بستی میں تحریک کی اشاعت کی گئی۔ فرداً فرداً انہیں تحریک کی غرض و غایت سے آگاہ کیا گیا۔ اور شام میں مظاہرہ بھی کیا گیا جو انکے لئے بہ ایک وقت تفریح و نصیحت آمیز تھا۔

لنگسگور | ۲۸ر فروری سنہ ۱۳۵۲ف کو لنگسگور پہنچکر دوسرے روز منائے جانیوالے "یوم ترک مسکرات" کی اشاعت کی اور مقامی کارکنوں سے ملاقات و مشورہ کرکے ناشر صاحب نے دلچسپ پروگرام مرتب کیا۔ اور پھر شام کو برہمن واڑی میں میجک لنٹرن کا مظاہرہ کیا۔ ۲۹ر کو شاندار پیمانے پر یوم ترک مسکرات منایا گیا۔ جس کی تفصیلی رپورٹ گزشتہ اشاعت میں شائع ہوچکی ہے۔

میاندھال | ۳۰ر فروردی کو تعلقہ لنگسگور کے ایک موضع سننی کیلور میں تحریک کی اشاعت کرتے ہوئے ۳۱ر فروردی کو میاندھال پہنچے۔ اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ اور شام میں میجک لیانٹرن کا مظاہرہ کیا گیا۔ اس اشاعت کا اہلیان موضع پر اتنا گہرا اثر ہوا کہ انھوں نے مستقل طور پر تحریک کی اشاعت کو جاری رکھے جانے کی خواہش ظاہر کی۔ چنانچہ حسب مشورہ ناشر صاحب انجمن ترک مسکرات کی تشکیل دیگئی*۔

تاورگرہ | یہ موضع تعلقہ کشٹگی میں واقع ہے۔ ناشر صاحب یکم اردی بہشت کو یہاں وارد ہوئے شام کو ایک دلچسپ قصہ کا مظاہرہ کیا۔

کشٹگی | وہاں سے ۲ر اردی بہشت کو مستقر تعلقہ کشٹگی پہنچے اسی روز شام کو ایک کثیر مجمع کے سامنے صدر انجمن ترک مسکرات کی پالیسی اور طریقہ عمل کا اظہار کیا۔ نشہ کے برائیوں کو ایک ایک کرکے گنایا اور اپنی تقریر کو میجک لینٹرن کے ذریعہ دلچسپ بنانے کی کوشش کی۔ ۳ر اردی بہشت کو مقامی معززین سے ملاقات کی نتیجہ کے طور پر "ٹمپرنس روورس کریو" کی تشکیل دی۔

مختصر یہ کہ سمت کرناٹک کے مختلف (۱۵) مقامات میں اشاعت کی گئی (۱۳) مقامات پر میجک لنٹرن کے مظاہرے ہوئے۔ (۳) نئے انجمنوں کا قیام عمل میں آیا اور انجمنوں کی تنظیم جدید کی گئی۔ دورہ نہایت کامیاب رہا۔

* تفصیلی روداد کیلئے ملاحظہ ہو ص ۲۴

بہ سلسلہ ص ۱۸

اجازت نامہ حاصل کیا ہے ۔ انکی دلچسپی دیہات میں رہنے والے تعلیم یافتہ نوجوانوں کیلئے قابل تقلید ہے ۔ تفصیلات دورہ حسب ذیل ہیں ۔

۴ مرارد ی بہشت ۱۳۵۲ف کو مستا باد میں اشاعت کی گئی ۔ ۶ مرارد ی بہشت کو موضع سارم پلی میں اشاعت کی گئی ۔ یہ موضع نشہ بازی کیلئے مشہور ہے ۔ تاہم عوام نے جناب موصوف کی تقریر کو نہایت دلچسپی سے سنا ۔ ۷ مرارد ی بہشت ۱۳۵۲ف کو ترالہ پلی میں بھی تحریک سے عوام نے گہری دلچسپی کا اظہار کیا ۔

جلیکللہ ۸ مرارد ی بہشت کو جلیکللہ پہنچے ۔ ابتدا میں عوام نے اس جانب توجہ نہیں کی لیکن اشتہارات تقسیم کر کے انفرادی طور پر تبادلہ خیال کیا گیا ۔ تب عوام کے خیالات میں تبدیلی رونما ہوئی ۔ چنانچہ مسٹر ریڈی نے رنگین تصاویر کے ذریعہ اپنی تقریر کو دلچسپ بنایا ۔ حاضرین نے وعدہ کیا کہ وہ اپنے بچوں کو سیندھی شراب پینے سے ضرور منع کرینگے ۔

چیاتگا پورم ۹ مرارد ی بہشت کو اس موضع میں پہنچے ۔ اشتہارات تقسیم کرتے ہوئے تحریک کی اشاعت کی ۔

رنگنا پورم ۱۰ مرارد ی بہشت کو رنگنا پور پہنچے عوام نے اس مسئلہ پر کافی گرم جوشی دکھلائی اور سوالات کی بوچھار ہوئی ۔ مسٹر ریڈی نے تصاویر تبلاتے ہوئے نشہ بازی کے نقصانات کا تفصیل سے بتلایا ۔

بدنے پلی آخر میں ۱۲ ۔ ارد ی بہشت کو یہاں پر آئے مقامی نوجوانوں نے کافی دلچسپی لی ۔ مسٹر ریڈی نے نوجوانوں کی ایک محفل میں رسالہ ترک مسکرات سے چند مضامین پڑھا جن کو حاضرین نے غور سے سنا ۔

یلا کنڈ ا جاترا میں تحریک کی اشاعت

میلوں کی مسافت طے کر کے اطراف و اکناف کے دیہاتی اس جاترا میں شریک ہوتے ہیں ۔ اس کثیر اجتماع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے منجانب صدر انجمن اشاعت کا انتظام کیا گیا ۔ مسٹر جوکا ریڈی معہ اسباب نمائشی کے دو یوم قبل ہی بلدہ سے روانہ ہوئے ۔ نیز ۹ مرارد ی بہشت ۱۳۵۲ف کو شنکر پلی میں نمائش کی گئی ۔ ۱۰ مرارد ی بہشت کو دھوبی پیٹھ رنگنا ل میں تحریک کی اشاعت کی اور ایک روز کیلئے نمائشی اسٹال قائم کیا ۔ اور دیہاتیوں کو مستفید ہونے کا موقع دیا ۔ جہاں سے مسٹر ریڈی یلا کنڈ پہنچے ۔ اور نمائشی

اسٹال دلکش پیرایہ پر سجایا۔ ہمیشہ عوام کا ہجوم رہتا تھا۔ اور مسٹر ریڈی بغیر تھکے ماندے تفہیم دلاتے رہے۔ اس طرح ۱۱ تا ۱۳ امرداد بہشت تک نمائش کی گئی۔

جناب شنکر ریڈی صاحب کی سرکردگی میں رضاکاروں کی جماعت کا اشاعتی دورہ

ایک رپورٹ مظہر ہے کہ جناب چندم لنگیا صاحب بمعیت جناب گنڈ و نرسہوا راؤ صاحب معتمد انجمن ترک مسکرات شائم پیٹھ اور دیگر بیس رضاکاروں کے ساتھ اشاعتی دورہ پر بتاریخ ۱۳ امرداد بہشت ۱۳۵۲ ف شائم پیٹھ سے روانہ ہو کر ٹولی پہنچے۔ یہاں پر ۱۴ امرداد بہشت ۱۳۵۲ ف کو ایک جلسۂ عام منعقد کیا گیا۔ سریلے بھجن اور موثر تقریروں سے تحریک کی دلچسپ اشاعت کی گئی۔ وہاں سے نکل کر اسی روز شام کو ترالہ پلی پہنچے۔ جلسۂ عام میں میجک لیانٹرن شو کیا گیا اور موثر گیت گائے گئے۔ رضاکاروں نے گھر گھر پھر کر اشتہارات تقسیم کئے۔

"مچرلہ" - ۱۵ امرداد بہشت کو مچرلہ پہنچکر رضاکاروں نے اشتہارات تقسیم کئے۔ اور گیت گاتے ہوئے آبادی میں گشت لگائے۔ اور اسی روز شام کو ناگارم مقام کئے رات میں یہاں میجک لیانٹرن کے ذریعہ ایک دلچسپ قصہ کا مظاہرہ کئے۔ ترک مسکرات کے بھجنوں سے دیہاتیوں کو محظوظ کئے۔

"درگا پہاڑ" کو ۱۶ امرداد کو پہنچے حسب معمول آبادی میں گشت لگاتے ہوئے گیت گائے اور جلسہ بھی منعقد کئے۔ اور وہاں سے سر شام نکل کر "پیگڑہ پلی" پہنچے۔ عوام کو فراہم کر کے جلسہ منعقد کئے۔ میجک لیانٹرن کا مظاہرہ کیا گیا۔ اور دلچسپ گیت سنائے گئے اس طرح رضاکاروں کی جماعت چار روز میں آٹھ مقامات کا دورہ کر کے مستقر واپس ہوئی۔ انہوں نے آٹھ جلسے منعقد کئے اور میجک لیانٹرن مظاہرے ہوئے۔ یہ پروگرام عوام کو کافی متاثر کیا۔ چنانچہ (۱۰۰) اشخاص نے ترک مسکرات کا حلف اٹھایا۔ ذیلی انجمنوں کے کارکنوں کی یہ دلچسپی قابل تقلید ہے۔

تحریک ترک مسکرات کی اشاعت

اضلاع کانفرنس سرکار عالی میں

ضلع نلگنڈہ ۔ مسٹر بی ۔ رانگھو نید ر راؤ ناشر صدر انجمن ترک مسکرات بغرض اشاعت تحریک ترک مسکرات بسلسلہ اضلاع کانفرنس سرکار عالی بتاریخ ۱۸ اردی بہشت ۱۳۵۲ف نلگنڈہ پہنچے ۔ نمایش گاہ میں ترک مسکرات کا اسٹال سجایا گیا ۔

بتاریخ ۱۹ اردی بہشت بوقت ساڑھے پانچ ساعت شام عالیجناب صوبہ دار صاحب اور جناب اول تعلقدار صاحب و نیز دوم تعلقدار صاحب صدر انجمن ترک مسکرات نے اسٹال کا معائنہ کرکے اظہار خوشنودی فرمایا ۔ اسی شب میں بتاریخ ۲۰ اردی بہشت میجک لینٹرن کا مظاہرہ کیا گیا ۔ اور بتاریخ ۲۱ اردی بہشت "اتحادی میلہ" میں ناشر صاحب نے بعنوان ترک مسکرات تقریر کی اور ادب ترک مسکرات کو کافی تعداد میں تقسیم کیا ۔ اس سلسلہ میں مقامی اعلیٰ عہدہ دار صاحبان اور مقامی انجمن کے معتمد جناب یلچال رنگراؤ صاحب وکیل مجسٹریٹ نے عملی تعاون فرمایا ۔

پربھنی ۔ ناشر صاحب موصوف بتاریخ ۱۶ امرخورداد ۱۳۵۲ف بسلسلہ ضلع کانفرنس سرکار عالی مستقر ضلع پربھنی پہنچے ۔ نمائش ہال میں اسٹال قرینہ سے سجایا گیا ۔ بتاریخ ۱۹ امرخورداد ۱۳۵۲ف (۱۷ امرخورداد ۱۳۵۲ف) میجک لنٹرن کے مظاہرے کئے گئے اور ناشر صاحب نے اسی روز چھ ساعت شب میں منعقدہ جلسہ بصدارت جناب صوبہ دار صاحب بعنوان ترک مسکرات تقریر کی اور ادب ترک مسکرات تقسیم کیا ۔ مقامی انجمن جو تشکیل دی گئی اس کی کابینہ حسب ذیل ہے ۔

(۱) جناب اول تعلقدار صاحب صدر (۲) جناب ناظم صاحب عدالت ضلع نائب صدر (۳) جناب مولوی مظہر علیخاں صاحب وکیل معتمد (۴) جناب کمند راؤ صاحب نائب معتمد ۔ **اراکان** ۔ مسٹر رام کشن راؤ مانکر ۔ سرینواس راؤ صاحب اوندکر

میر محبوب علی صاحب اور رائے نرنجن پرشاد صاحب وکلاء مقرر ہوگئے۔

ضلع کریم نگر| ناشر صاحب موصوف بتاریخ ۲۹ ہر خورداد ۱۳۵۲ف بسلسلہ ضلع کانفرنس سرکار عالی مستقر ضلع کریم نگر پہنچے۔ نمائش میں اسٹال سلیقہ سے سجایا گیا۔ کانفرنس میں ترک مسکرات کی تحریک کو کافی اہمیت دی گئی۔ چنانچہ ایک ڈرامہ موسومہ "احسان" متعلقہ ترک مسکرات اسٹیج کیا گیا۔ دوران وقفہ میں ناشر صاحب نے استعمال مسکرات کے مضر اثرات کی موثر طریقہ پر وضاحت فرمائی۔ اور ۳۱ ہر خورداد ۱۳۵۲ف کو شب میں نمائش گاہ میں بوقت آٹھ ساعت شب میجک لنٹرن کا مظاہرہ کیا۔ مقامی معززین اور عہدہ داران سے ملاقات کر کے صدر انجمن کی پالیسی کی وضاحت کی اور اشاعت جاری رکھنے کیلئے انجمن کی تشکیل دی گئی جس کی کابینہ حسب ذیل ہے۔

(۱) صدر نشین۔ جناب اول تعلقدار صاحب
(۲) نائب صدر۔ جناب ناظم صاحب عدالت
(۳) معتمد۔ جناب مولوی قاضی بشیر الدین صاحب
(۴) نائب معتمد۔ جناب مولوی عبد الجبار صاحب وکیل ہائیکورٹ

ارکان

(۵) مسٹر کشن راؤ (۶) مسٹر گوبند راؤ
(۷) مسٹر موہن راؤ (۸) مسٹر بی۔ ونکٹ رام راؤ
(۹) جناب مولوی میر محمود علی صاحب
(۱۰) " سراج الرحمن " وکیل بلغہ ارا مقرر ہوئے

؟

ضلع ورنگل| ناشر صاحب موصوف بتاریخ ۵ ہر تیر ۱۳۵۲ف بسلسلہ ضلع کانفرنس سرکار عالی مستقر صوبہ ورنگل پہنچے۔ اور ۶ ہر تیر ۱۳۵۲ف کو قصبہ عرس کریم آباد جاگیر میں مقامی انجمن کے رضاکار صاحبین کو اشاعت تحریک کے سلسلہ میں تفہیم دی۔ ۶ ہر و ۷ ہر تیر ۱۳۵۲ف کو شب میں ہنمکنڈہ کے دو مختلف محلوں میں میجک لنٹرن کا مظاہرہ کیا۔ نیز جناب تگلیا صاحب نثار تری مقامی سرگرم کارکن نے اپنے بھجن سے سامعین کو محظوظ کیا۔ بتاریخ ۷ ہر تیر ۱۳۵۳ف

ملاحظہ ہو ص ۲۷

"بلارم بازار"۔
انٹرنیشنل آرڈر آف گڈ ٹمپلرس کی جانب سے ۲۹ بہمن ۱۳۵۲ف کو بلارم بازار میں ایک جلسہ عام منعقد کیا گیا۔ مزدوروں کی کثیر جماعت شریک جلسہ تھی باجوں کے ساتھ ترک مسکرات کے پراثر گیت گائے گئے۔ مقامی شاخ کے صدر و معتمد کی تقریریں ہوئیں ازاں بعد مسٹر مانک راؤ انچارج معتمد نے میجک لنٹرن کے ذریعہ ایک "شرابی" کے پردرد واقعہ کا مظاہرہ کیا۔ اور پبلک سے اپیل کی کہ ترک مسکرات کی مہم میں صدر انجمن سے تعاون عمل کریں۔

سلطان بازار | ڈاکٹر لطیف سعید صاحب کی صدارت میں بتاریخ ۸ خورداد ۱۳۵۲ف ایک جلسہ عام منعقد کیا گیا۔ منتظمین کی خواہش پر منجانب صدر انجمن اشاعت کا انتظام کیا گیا۔ چنانچہ مسٹر مانک راؤ نے اس مسئلہ پر عوام کو مخاطب کیا۔ صدر انجمن کے اغراض و مقاصد کو بتلاتے ہوئے کہا کہ گرانی کا مسئلہ آج عوام کو پریشان کئے ہوئے ہے اور اس کا ایک موثر حل ترک مسکرات ہے۔ نشہ باز کو چاہیئے کہ اپنی گاڑھی کمائی کو سیندھی، شراب، گانجہ، افیون جیسی اشیائے منشی پر ضائع کرنے کے بجائے چاول، جوار جیسے اجناس پر صرف کرے۔ امن کے زمانہ میں ہی غربا کو اچھا کھانا اچھا کپڑا مشکل سے میسر ہو سکتا تھا یہ تو زمانہ جنگ ہے۔ ملک کے معاشی وسائل اغراض جنگ کے لئے مختص کرنا وقت کا تقاضا ہے۔ اس لئے عوام کو چاہیئے کہ اس نازک وقت میں خرافات سے بچیں اپنی قوت خرید کو بڑھائیں نیز سیندھی شراب جیسی لغویات کے بجائے کھانا کپڑا جیسی ضروریات کو خریدنا مقدم قرار دیں۔

حیات نگر و کواڑپلی | یہ مواضعات ضلع اطراف بلدہ میں واقع ہیں۔ یہاں پر ہر سال جاترا ہوتی ہے۔ اطراف و اکناف سے کثیر تعداد میں زائرین شریک ہوتے ہیں۔ منتظمین کی خواہش پر اشاعت کا کافی انتظام کیا گیا۔ مسٹر جوگا ریڈی نے ۸ امرداد کو حیات نگر میں اور ۱۰ امرداد کو کواڑپلی میں ترک مسکرات کی نمائش کی اور وقتاً فوقتاً ناظرین کے جتھوں کو مخاطب کرتے ہوئے نشہ بازی کے نقصانات کو ٹھیٹ تلنگی میں بیان کیا۔ اس پروگرام کا کافی اثر ہوا۔

بھولوک پور | یہ موضع شنکرپلی اسٹیشن کے قریب واقع ہے۔ اہلیان موضع کی خواہش پر مسٹر جوگا ریڈی نے ۱۹ تا ۲۱ خورداد ۱۳۵۲ف موضع ہذا میں موثر اشاعت

کی ۔ گھر گھر بھیج کرا دب ترک مسکرات تقسیم کیا ۔ عام جلسے میں نشہ بازی کے نقصانات کو ایک ایک کرکے گنوایا ۔ نتیجتاً کئی اشخاص نے ترک مسکرات کا اقرار کیا ۔
سیتا پھل منڈی بلدہ حیدرآباد کے مضافات میں سے ایک ہے " انٹرنیشنل آرڈر آف گڈ ٹمپلرس " کے مقامی شاخ کی جانب سے ایک ہفتہ بھر کا دلچسپ سبق آموز پروگرام مرتب کیا گیا ۔ چنانچہ ۲۰ خورداد ۱۳۵۲ ف تحریک ترک مسکرات کے لئے مختص کیا گیا تھا ۔ مسٹر مانک راؤ نے میجک لنٹرن کا دلچسپ مظاہرہ کیا ۔ صدر انجمن کی پالیسی کا اعادہ کیا ۔ اور اس امر پر زور دیا کہ موجودہ نازک صورت حال کا مقابلہ کرنے کیلئے ہوش و حواس برقرار رکھنا از بس ضروری ہے ۔ جسم کو طاقت ور اور دماغ کو حاضر باش رکھنے ہی میں ہماری خیر و عافیت مضمر ہے ۔ ازاں بعد اس امر کو تفصیل سے واضح کیا کہ سیندھی شراب کس طرح دماغ کو معطل اور جسم کو کمزور بناتے ہیں ۔

میاندھال تعلقہ کشٹگی میں انجمن کا قیام

بسلسلہ یوم ترک مسکرات ۱۴ فردردی ۱۳۵۲ ف کو شام کے (۷) بجے بصدارت جناب راجہ سوامی راؤ صاحب دیسائی میاندھال تعلقہ کشٹگی میں جلسہ عام منعقد کیا گیا ۔ حمد و ثنا کے بعد جناب وٹھل راؤ صاحب ننگگور انچارج رسالہ کنڑی نے صدر انجمن کی تاریخ پر روشنی ڈالتے ہوئے طریقہ کار اور پالیسی کا اظہار کیا ۔ اور اپیل کی کہ ایک انجمن قائم کی جائے جو صدر انجمن کے اصولوں پر یہاں تحریک کی اشاعت کرتی ہے ۔
جناب سوامی راؤ صاحب عامل انجمن ہائے امداد باہمی (میاندھال) نے اپنی تقریر " نشہ بازی " کے معاشی نقصانات کو تفصیل سے بتایا اور کہا کہ نشہ نہ صرف فضول خرچی ہے ۔ بلکہ خطرناک اور ناگہانی نقصانات کا باعث ہے ۔ امداد باہمی کا مقصد عوام کو کفایت شعار بنانا ہے ۔ نشہ بازی اس اصول کے بالکل منافی ہے ۔
لہذا اس امر کی شدید ضرورت ہے کہ لگاتار تبلیغ کرنے کے لئے ایک انجمن ترک مسکرات تشکیل دی جائے ۔ ازاں بعد جناب سنگپا صاحب صدر مدرس مدرسہ

تحتانیہ میاندھال نے بدوران تقریر کہا کہ سرکار عالی کی آبکاری پالیسی کا رجحان ترک مسکرات کی طرف ہے۔ محصول میں اضافہ اور کھپت میں تخفیف اس کا معلنہ پالیسی ہے۔ علاوہ بریں صدر انجمن ترک مسکرات کا قیام خود سرکار عالی کے منشا کو ظاہر کرتا ہے۔ اب عوام کا فرض ہے کہ وہ اس موقع سے فائدہ اٹھائیں۔ نشہ بازی کو ترک کریں۔ کفایت شعار بنائیں اور آئے دن کے گھریلو جھگڑوں سے پاک ہوجائیں۔

انکے بعد جناب ہنمنت راؤ صاحب سابق صدر مدرس مدرسہ میاندھال وحال قصبہ لنگسگور نے صدر جلسہ کی خواہش پر حاضرین کو مخاطب کیا۔

نشہ بازی کے مضر اثرات کو بیان کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ اگر اس مرض کا مستقل علاج کرنا ہو تو بچپن ہی سے "ترک مسکرات" کی تعلیم دینی چاہیئے۔ تاکہ وہ عملی دنیا میں قدم رکھنے تک ان کے دل میں منشیات کے بارے میں نفرت پیدا ہوجائے۔ اس کام کو مدرسین ہی حسن خوبی سے انجام دے سکتے ہیں۔ لہذا ہر مدرس صاحب سے میری اپیل ہے کہ اس خصوص میں دلچسپی لے کر قوم کو اس وبا سے نجات دلائیں۔

جناب نارائن آچاری صاحب مدرس مدرسہ مقامی نے اپنی پرجوش تقریر سے حاضرین کو متاثر کیا۔

زاں بعد صدر محترم نے پر از معلومات تقریر فرمائی اور مندرجہ ذیل تحریکات پیش و باتفاق آرا منظور ہوئیں۔

(۱) طے پایا کہ ایک انجمن موسومہ "انجمن ترک مسکرات میاندھال" تعلقہ کشٹگی قائم کیجائے جو حسب ذیل اراکین پر مشتمل ہوگی۔

(۱) میر مجلس جناب راجہ سوامی راؤ صاحب دیسائی
(۲) معتمد " سنگپا صاحب صدر مدرس مدرسہ تحتانیہ
(۳) نائب معتمد " سرخواش راؤ صاحب محاسب بالمقطعہ ہذا

اراکان (۴) جناب کشن راؤ صاحب معتمد بالمقطعہ (۵) جناب واسدیو راؤ صاحب نائب معتمد بالمقطعہ (۶) جناب ہنمنت راؤ صاحب نول پلی (۷) جناب وجئے راؤ صاحب (۸) جناب سوامی راؤ صاحب عامل (۹) ڈاکٹر بالاجی راؤ صاحب (۱۰) جناب جرمبراؤ صاحب زراعت (۱۱) جناب ہنڈیا چاری صاحب جوشی (۱۲) جناب نبی محی الدین صاحب نبیل

(۱۳) جناب رتنیا صاحب کیبڈمل (۱۴) جناب سومنا صاحب ہنچیندال (۱۵) جناب نیکیا صاحب کتاب (۱۶) جناب اوبھنیا صاحب کوتاب (۱۷) جناب بنٹیا صاحب کونڈ کنڈہ (۱۸) جناب وٹھو با صاحب کونڈ کنڈی (۱۹) جناب مرکپا صاحب گڈی (۲۰) جناب بیرسدر پاشا صاحب۔

(۳) طے پایا کہ انجمن ہذا کا دائرہ عمل میانہ حال بالمتعلقہ ہوگا۔ اور یہ انجمن صدر انجمن ترکِ مسکرات کی شاخ کی حیثیت سے اسکے تحت کام کرے گی۔

آخر میں جناب وٹھل راؤ صاحب نے میجک لنٹرن کا مظاہرہ کرتے ہوئے تقریباً ڈھائی گھنٹے تقریر کی جس سے عوام پر کافی اثر ہوا۔

شکریہ و دعائے سلامتی پر کارروائی جلسہ اختتام کو پہنچی۔

ٹمپرنس روورکرو کے معروضیات

ناظرین اس امر سے واقف ہیں کہ صدر انجمن کے زیر اہتمام ایک کشافی جماعت موسوم بہ "ٹمپرنس روورکرو" ۱۳۵۰ف میں قائم کی گئی ہے۔ اس جماعت میں اکثریت طالب علموں کی ہے۔ تعلیمی سال ختم ہوکر گرمائی تعطیلات آغاز ہونے ہی طلبار کو کافی فرصت ہوئی۔ چنانچہ اس جماعت کا ایک جلسہ ۱۲ خورداد ۱۳۵۲ف کو دفتر ہذا پر منعقد ہوا۔ مسٹر سد معاپور کر روور لیڈر و جناب مانک راؤ صاحب انچارج معتمد نے آئندہ پروگرام کی نسبت خاکہ پیش کیا۔ ہر روور نے اپنا اپنا خیال ظاہر کیا۔ ازاں بعد یہ طے کیا گیا کہ ایک سیر پروگرام کا آغاز کیا جائے اس کے لئے زعفران گیری منتخب کیا گیا۔ چنانچہ ۱۵ خورداد ۱۳۵۲ف کو گیارہ ٹمپرنس روورس کی ایک جماعت سیکلوں پر زعفران گیری روانہ ہوئی۔ مسٹر سدمعاپورکر قیادت کر رہے تھے۔ راستہ میں کشن باغ اور رام باغ میں ادب تقسیم کیا گیا۔ اور ان لوگوں کو جو دن بھر کی محنت کا معاوضہ متھیوں میں لے کر سیندھی خانہ کا راستہ لے رہے تھے۔ نشہ بازی کے نقصانات کو سمجھایا۔ زعفران گیری کے ایک بلند مقام پر پہنچکر "ترکِ مسکرات کے گیت" گائے گئے۔ عوام میں ادب تقسیم کیا گیا۔ نمایاں مقامات پر بڑے بڑے پوسٹرس چسپاں کئے گئے۔ رات کے دس بجے یہ جماعت بلدہ واپس ہوئی۔

خدمت ۔ بوقت ساڑھے بارہ ساعت دن جلسے کانفرنس کی کلی میقات میں باشرکت
زبس نے تحریک ترک مسکرات پر موثر تقسیم کی۔ اور ترک مسکرات کافی تعداد میں تقسیم
کیا۔ مقامی عہدہ داران صاحبان و مقامی کارکنان کی دلچسپی سے ترک مسکرات کی اشاعت و
تبلیغ میں کافی مدد ملی۔

بتاریخ ۱۲ خورداد ۱۳۵۲ ف ٹمپرنس ہو ورس کا ایک جلسہ دفتر صدر انجمن پر منعقد ہوا۔ جناب
سید معاپورکر صاحب نے اسکوٹنگ (تحریک کشافہ) کی اہمیت کو بتلاتے ہوئے رفاہی امور سے
اس کو جو گہرا تعلق ہے واضح کیا۔

ازاں بعد یہ طے کیا گیا کہ ایک ایک اور ایک کیمپ عنقریب میں کیا جائے کیمپ
کے لئے باتفاق آراء شاہ میر پیٹھ (اسٹیٹ نواب کمال یار جنگ بہادر) منتخب کیا گیا۔

ازاں بعد مسٹر مانک راؤ نے کہا کہ یہ تحریک غریبوں کے لئے ایک مژدہ ہے۔ اگر
معاشی مشکلات سے فی الفور نجات دلاتا ہے تو عمرانی ترقی کے لئے مدد ومعاون ہوتا ہے۔
علاوہ بریں یہ وہ تحریک ہے جو سارے عالم میں پھیلی ہوئی ہے۔ علیٰ الترتیب تنظیمیں اس
تحریک کو پروان چڑھانے میں کارفرما ہیں۔ اور اپیل کی کہ ہر ر وور جذبہ خدمت لے کر
میدان عمل میں آئے۔ اور اس بلائے بے درماں کو جھوڑا چھڑا کر رہے۔

بتاریخ ۲۰ خورداد ۱۳۵۲ ف ٹمپرنس روورس کا خاص جلسہ بصدارت عالیجناب
نواب یسین جنگ بہادر بدفتر صدر انجمن ترک مسکرات بوقت ۵ ½ بجے شام منعقد ہوا۔ منجملہ (۱۲)
روورس کے (۹) حاضر جلسہ تھے۔ جناب سید معاپورکر صاحب گروپ اسکوٹ ماسٹر نے روورس
کی رپورٹ کارگزاری بیان کی۔ اور کہا کہ از روئے قواعد کشافہ ہائیک اور کیمپ کرنے
اور اس موقع پر بطور خاص ترک مسکرات کی اشاعت کرنے کی ضرورت ہے۔ چنانچہ مدارس کو
طویل گرمائی تعطیلات مل گئی ہیں اور یہ روورس کی اکثریت کا تعلق مدارس سے ہے۔ اس لئے
گرمائی تعطیلات اشاعت تحریک ترک مسکرات کے لئے بہتر ہیں۔ آخر میں جناب محترم
صدر نے درخواست کی کہ روورس کو مخاطب فرمائیں۔

عالیجناب صدر محترم نے اس امر پر زور دیا کہ نبی نوع انسان کی خدمت بڑا انسانی

کا فرض اولین ہونا چاہیئے۔ عمر کے مقابلہ میں نوجوان زیادہ کام کرسکتے ہیں۔ اور بہتر ہے کہ ان کی جسمانی طاقت اور دماغی قوت نیک تحریکوں پر صرف ہوں مسکرات سے ہونے والے نقصانات کو گنا تے ہوئے رووڑس سے توقع ظاہر فرمائی کہ مہینہ میں کم از کم (۴) جلسے بلدہ و مضافات میں منعقد کئے جائیں۔ اور رووڑس کے مجلہ کم از کم (نصف) رووڑس میجک لنٹرن شو کی تعلیم حاصل کریں۔ تاکہ ترک مسکرات کے ناشروں کو تائید و مدد ملے اور وہ خود بھی مظاہرہ کرسکیں۔

ان بعد مسٹر مانک راؤ منصرم معتمد نے تعلیم کی اہمیت کو واضح کیا۔ اور اشاعت کے طریقوں کو ظاہر کرتے ہوئے بتلایا کہ صدر انجمن ترک مسکرات ہر ممکنہ طریقہ پر ممالک محروسہ سرکار عالی کے کونہ کونہ تک تحریک کی آواز کو پہنچا رہی ہے۔ آخر میں ماہ تیر کے لیئے ایک نظام العمل مرتب کرنے پر زور دیا تاکہ فوراً خیالات کو عملی جامہ پہنایا جاسکے۔ چنانچہ مختلف محلہ جات میں میجک لنٹرن کے مظاہرے اور شاہ میر پیٹھ کے کیمپ کی تواریخ کا تعین کیا گیا۔

قابل توجہ خریداران و قارئین کرام

ف۔ از روئے قواعد صدر انجمن ترک مسکرات (۲) ضمن (د) عام شرکاء وہ ہونگے جو رسالۂ ترک مسکرات کے مستقل خریدار ہوں یا کم از کم ایک روپیہ چندہ دیں۔

ف۔ واضح باد کہ رسالۂ ترک مسکرات کا سالانہ چندہ صرف عہ/ ہے۔

ف۔ ان خریداران رسالۂ ترک مسکرات کی توجہ ادائی چندہ کی جانب مبذول کرائی جاتی ہے جنکی مدت خریداری ختم ہوچکی ہے۔

ازادارہ